مترجم: عبدالوہاب ظہو

قوتِ ارادی

نفسِ انسانی کی حیرت انگیز اور کرشمہ ساز قوت کا تذکرہ جو انسان کو شک و یاس کی تاریکیوں سے نکال کر یقین و کامرانی کی درخشاں منزل تک پہنچاتی اور کائنات کی مخفی قوتوں کو ابھرنے اور جلوہ آرا ہونے کی دعوت دیتی ہے۔

نفیس اکیڈمی کراچی

قوتِ ارادی

نفسِ انسانی کی اس حیرت انگیز اور کرشمہ ساز
قوت کا تذکرہ جو انسان کو شک و یاس کی تاریکیوں سے
نکال کر یقین و کامرانی کی درخشاں منزل تک پہنچاتی، اور
کائنات کی مخفی قوتوں کو ابھرنے اور جلوہ آرا ہونے کی
دعوت دیتی ہے

مصنفہ
ولیم ووکر اٹکنسن امریکی

مترجمہ
محمد عبدالوہاب ظہوری

نفیس اکیڈمی
اسٹریچن روڈ ـــــــ کراچی۔

طبع ہفتم ______ اپریل ۱۹۷۷ء
آفسٹ پروسس
باہتمام ______ طارق اقبال گاہندری
ٹیلیفون ______ ۲۱۳۳۰۳
قیمت ______ روپے

مطبوعہ :- رشید اینڈ سنز پرنٹرز، کراچی

فہرست

ہماری نئی پیشکش!

از چوہدری محمد اقبال سلیم گاہندری

نفیس اکیڈیمی کو قائم ہوئے تین سال سے کچھ زاید عرصہ ہوتا ہے اس قلیل مدت میں علم و ادب کے وسیع گوشوں کی چھان بین کر کے بہت سے جواہر ریزے ملک کے مختلف اربابِ ذوق کے روبرو پیش کئے جوہر شناس طبائع نے ان کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور ہماری حوصلہ افزائی کی۔ اب ہم نفسیات کا بے حد دلچسپ و دلکش مرقع دلدادگانِ علم و ادب کی خدمت میں پیش کرنے کا فخر حاصل کر رہے ہیں۔

کون نہیں جانتا کہ ہماری زندگی کا کوئی شعبہ نفسیات سے خالی نہیں ہے بچپن سے لے کر جوانی تک اور بڑھاپے سے لے کر موت تک یہی نفسیات گوناگوں اور صاف اور رنگا رنگ جلووں کے ساتھ اجاگر ہوا کرتی ہیں، نوعِ انسانی کے مختلف افراد، خاندان، طبقات اور جماعتیں بیشمار نفسیاتی آثار کا مظاہرہ کیا کرتی ہیں۔ یہ آثار و مظاہر بعض میں ہم آہنگ و مربوط ہوتے ہیں، جن کا مطالعہ ایک مورخ و مصنف، ادیب و شاعر،

انشا پرداز و افسانہ نگار، فلسفی و طبیب، غرض کہ ہر فرقہ و طبقہ کے لئے اتنا ہی ضروری و اہم ہوتا ہے جتنا کہ ماہر نفسیات کے لئے ضروری ہے، ہمارے جذبات و احساسات، ہماری خواہشات و خیالات اور ہمارے عقائد و افکار نفسِ انسانی کے بے پایاں سمندر کی اتھاہ گہرائیوں سے موجوں اور لہروں کی صورت میں نمودار ہوا کرتے ہیں جو ہماری زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی و محیط ہو جاتی ہیں، جن کا مطالعہ کئے بغیر ماں باپ اپنے بچوں کی پرورش اور معلمین طلبا کی تربیت و تعلیم خوش اسلوبی سے انجام نہیں دے سکتے اور جن سے آشنا ہوئے بغیر نوجوان نہ تو اپنے کردار و سیرت کی تعمیر کر سکتے ہیں، اور نہ مستقبل حیات کو خوشگوار بنا سکتے ہیں نہ ہی وہ عنفوانِ شباب کی ذہنی الجھنوں، جنسی پیچیدگیوں اور خواہش نفسانی کے سیلاب میں بہہ جانے سے نجات پا سکتے ہیں اور نہ ارادہ کی بے پناہ قوت اور خود اعتمادی اور عزتِ نفس کے ناقابلِ شکست جذبات کو کام میں لا کر ایک کامیاب انسان بن سکتے ہیں۔

ہمارے محترم دوست مولوی عبدالوہاب صاحب ظہوری نے مصر کے نامور مصنف و ادیب جناب سلامہ موسیٰ کی کتاب "العقل الباطن" شعور و

لاشعور کے نام سے پہلی مرتبہ اردو زبان میں منتقل کیا ہے جسے ملک کے گوشہ گوشہ میں پسند کیا گیا، اسی سلسلے کی ایک اور کتاب جسے مشہور امریکی ماہر نفسیات "ولیم ووکر اٹکنسن" نے لکھا ہے "قوت ارادی" کے نام سے جناب ظہوری کے قلم کا نتیجہ ہے جس کو انھوں نے عربی سے اردو زبان میں منتقل کیا ہے۔ جناب ظہوری ہمارے ادارے کے ایک مخلص اور سرگرم رکن ہیں۔

ہماری خواہش ہے کہ ملک کے وہ اہلِ قلم جو علمِ نفسیات سے گہرا شغف اور دلچسپی رکھتے ہیں اپنے خیالات و معلومات سے ہم کو آگاہ فرمائیں تاکہ ہم ان کی ذہنی کاوشوں کو عملی جامہ پہنا سکیں۔

حرف آغاز

یہ کتاب عظیم الشان اہمیّت کی حامل ہے، کیونکہ مصنف نے ایک نئی راہ ایجاد کی ہے، تاکہ انسان اس دنیوی زندگی میں اس پر گام فرسا ہو اور ہر فرد اس کی پیروی کر سکے۔

اس لحاظ سے مصنف لغو اور بیہودہ نظریات کے ذکر کرنے میں وقت ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ براہِ راست مقصد و مطلوب کی نشان دہی کرتا ہے جو اس کے پیشِ نظر ہے۔ چنانچہ وہ قارئین کے روبرو صراحت سے کہتا ہے کہ کس قسم کا کام کیونکر انجام دینا چاہیئے۔

صداقت بیانی اور وضاحت تعبیر یہی دو خصوصیات ہیں جنھوں نے اس کتاب کی قدر و قوت میں اضافہ کر دیا ہے۔ یہی قوت قدرت نفس اور خود اعتمادی کی بیّن دلیل ہے۔ اس کتاب میں ان ہی دونوں قوتوں یعنی قوتِ ارادی اور خود اعتمادی کی معقول اور بسیط تشریح محسوس مادّی بنیادوں پر کی گئی ہے۔

اگر آپ مندرجہ ذیل سوال کریں کہ:۔

کیا میں اپنی زندگی کو اپنی قوتِ ارادی کے ذریعہ زیادہ خوش حال، خوشگوار اور کامیاب بنا سکتا ہوں؟

کیا میں اس قوت کو نشو و نما دے کر حادثاتِ زندگانی پر اثر انداز ہو سکتا ہوں؟

میں کس طرح ناکامی و خوف اور کمزوری و پریشان خیالی سے چھٹکارا پا سکتا ہوں؟

جو لوگ مجھ سے زیادہ قوی و طاقتور ہیں، میں ان پر کس طرح اثر ڈال سکتا ہوں اور ان سے اپنے فلاح و بہبود کی امید کر سکتا ہوں؟

میں اپنی ناکامی کے اسباب کو کیونکر معلوم کر سکتا ہوں اور کیا میرے اندر ان اسباب کو زائل کرنے کی قدرت ہے؟

کیا میں اپنے احتیاجات کی کفالت کر سکتا ہوں اور کیونکر میں ذلّت و رسوائی پر غلبہ پا سکتا اور رسوخ و اقتدار کے صفات سے آراستہ ہو سکتا ہوں۔

وہ کون سے مسائل ہیں جن سے حیاتی ادبی اور جسمانی قوتیں حاصل کی جاتی ہیں؟

وہ کون سا وسیلہ ہے جس سے میں دوسروں کی محبت اور ان کی دوستی کا مستحق ہو سکتا ہوں۔ وہ کیا طریقہ ہے جس پر چل کر میں اپنے اشارہ نفس اور قوتِ ارادی کے ذریعہ بنی نوع انسان پر خوشگوار اثر پیدا کر سکتا ہوں؟

میں کیونکر بڑھاپے کے دشوار گذار زمانے کو پیچھے کر سکتا ہوں۔ تاکہ میں

اپنی صحت جسمانی کی حفاظت اور اپنی وضع قطع کی دیکھ بھال کر سکوں، اور کس طرح میں نفس و جسم پر طاری ہونے والے امراض و آفات سے نجات پا سکتا ہوں۔؟

یہ کتاب

مذکورہ بالا تمام سوالات کا ایسے واضح اور صاف اسلوب میں آپ کو جواب دے گی جس میں نہ کوئی دشواری ہوگی اور نہ کوئی ابہام۔

حیرت انگیز امر یہ ہے کہ اس کتاب میں بیشتر اہم فائدے اور گراں قدر نصائح و ارشادات شامل کئے گئے ہیں۔

جس انسان کی بھی نظر بعض نفسیاتی مظاہر پر پڑے اور ان کے اسباب و علل کی تہ تک نہ پہنچے تو وہ اس کتاب کے ذریعہ بیشتر نفسیاتی آثار و مظاہر کا تجزیہ اور ان کی تحلیل پر قابو اور اکثر نفسیاتی چیستانوں اور معموں کو حل کرنے پر دسترس حاصل کرے گا۔

پہلا باب

تمہید

کششِ حیوانی کے بارے میں مؤلفین کے آراء و نظریات۔

انسان کی کامیابی کا مدار تجربہ و امتحان پر ہے نہ کہ نظریات پر۔ تجربہ و مشاہدہ نے ثابت کر دیا ہے کہ کششِ حیوانی کے وجود میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہی۔ کسی مسئلہ کو تسلیم کرنا صرف اسی وقت ضروری ہے جبکہ تجربے کی مدد سے وہ واقعہ پیش کیا گیا ہو۔

آراء و نظریات کی حقیقت تو صرف اتنی ہے کہ وہ صابون کے بڑے بڑے بلبلے ہیں، جن سے ارباب علم و عرفان دل بہلایا کرتے ہیں۔

جن اکثر مؤلفین نے کششِ حیوانی کے موضوع پر قلم اٹھایا ہے، ان کا مطمح نظر یہ تھا کہ کشش حیوانی کے وجود کی حقیقت کی طرف رہنمائی اور اس کی تفسیر و شرح بعض ایسے نظریات سے کر دیں جن کو وہ اچھا سمجھتے

تھے۔ ان کی تمام تر کوششوں کا محور و مرکز و مقصد و مدعا تھا جس کی طرف
وہ بیشمار اخباروں کے کالم سیاہ کرکے پہنچنا چاہتے تھے۔

ان میں سے ایک گروہ کا یہ نظریہ ہے کہ دوسروں پر تاثیر کی قوت
کا سرچشمہ صرف نباتات کے ذریعہ جسم کا تغذیہ ہے حالانکہ یہ گروہ بھول بیٹھا
کہ جن اکثر و بیشتر اشخاص کی مقناطیسی قوت زبردست ہے وہ اپنے معدے
سے چند لمحی خلاصے تیار کر لیتے ہیں۔

ایک جماعت نے بیانگِ دہل یہ دعویٰ کیا کہ تجرد و تنہائی انسان کے
اندر مقناطیسی قوت پیدا کردیتی ہے حالانکہ بارہا مشاہدہ میں آچکا ہے کہ
شادی شدہ اور ناکتخدا کے درمیان مذکورہ بالا قوت کی رُو سے کسی فرق
کا وجود ناپید ہے۔

ایک تیسرے فریق کا خیال ہے کہ ہر طرف سے جو ہوا ہمیں گھیرے
ہوئے ہے (ہوائے محیط) وہی قوت مقناطیسی کی حامل ہے، اس لئے
ان کا دعویٰ یہ ہے کہ جو شخص اپنے دونوں پھیپھڑوں کی گنجائش کے مطابق
سانس لے جس میں بالیدگی بخش مواد کی بڑی مقدار حاصل ہو تو جسم کے
اندر مقناطیسی قوت پیدا ہوتی ہے۔

اس طرح ہر شخص نے اٹکل سے اندھیرے میں تیر چلایا ہے، اور
یہ سمجھتا ہے کہ اس کا تیر نشانہ پر جا لگا ہے۔ ہر فریق اپنے ہی نظریہ کو سراہتا
ہے اور خیال کرتا ہے کہ اوروں کے مقابلہ میں اسی کا نظریہ صحیح ہے۔

میں نہ تو قطعی طور پر ان نظریات کا انکار کرتا ہوں اور نہ انھیں بلا
کسی تحفظ کے تسلیم کرتا ہوں۔ میں اس گروہ میں سے نہیں ہوں، جو صرف
نباتات سے تغذیہ اور نشو و نما حاصل کرتا ہے لیکن میں اس قسم کے تغذیہ
کو ایک پہلو سے کچھ مفید شمار کرتا ہوں۔

میں تجرد پسندی کے ہم نواؤں اور حامیوں میں سے بھی نہیں ہوں،
حالانکہ میں اکثر ان لوگوں کو مرحبا و آفرین کہتا ہوں جو اپنی زندگی پاکبازی
اور تنہائی میں گزارتے ہیں۔

اگرچہ میں "بکثرت تنفس ہوا" کے نظریہ کو تسلیم نہیں کرتا ہوں لیکن
میں امکان بھر بہت بڑی مقدار میں ہوا کو تنفس کی راہ اندر کھینچا کرتا ہوں
میرا خیال یہ ہے کہ اگر تمام لوگ پاک و صاف ہوا کو کثیر مقدار میں پھیپھڑوں
کے اندر پہنچاتے رہیں تو ان تمام امراض و آفات میں کمی ہو جائے، جو
کرۂ ارض پر پھیلے ہوئے ہیں۔

مذکورہ بالا نظریات میں جو امور پیش کئے ہیں وہ بذاتِ خود بہتر ہیں
لیکن سرسری غور و فکر سے یہ پتہ چلے گا کہ یہ اشیا رتولید قوت ہیں جس کا نام
کششِ حیوانی ہے اہم عوامل وعناصر میں سے نہیں ہیں۔

جن مؤلفین نے اس موضوع پر بحث کی ہے۔ وہ اپنے مباحث
تحقیقات کو قارئین کی نظروں کے سامنے اس بیان پر ختم کر دیتے ہیں
کہ اس کا عمل وہی خوش نصیب کر سکتا ہے جس کو اس قوت کے حصول
کی توفیق اور اس کو اپنے اعمال میں استعمال کرنے کی استعداد عطا کی گئی۔
لیکن وہ یہ ذکر نہیں کرتے کہ کس نوعیت وکیفیت سے اس قوت کو حاصل
کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کے حصول کا طریقہ کیا ہے، اس پہلو پر ان
نظریات شامل نہیں ہوتے۔ اس لئے وہ معلمین کے مقابلہ میں راوی
اور داستان سراؤں کے زیادہ مشابہ قرار پاتے ہیں۔ کیونکہ ان
آزاد خیالات ایسے نظریات پر مبنی ہوتے ہیں، جن کو واقعات
حقائق سے دور کا بھی لگاؤ نہیں ہوتا۔

اس موضوع کے ارتقا کا سہرا چند ایسے اشخاص کے سر باندھا
جاتا ہے جنھوں نے عملی طور پر اس فن کی مشق کی۔ چنانچہ انھوں نے

تجربات انجام دیئے۔ اور بہ نفس نفیس اپنے تجربات و امتحانات کے نتائج
کا قریبی مشاہدہ کیا۔ یہی وہ حیرت انگیز نتائج ہیں جنھوں نے اس موضوع
کو ٹھوس علمی حقائق کی بلند سطح پر پہنچا دیا۔

مصنف نے اس موضوع کا مطالعہ کیا اور بذاتِ خود کئی سال تک
اس کا تجربہ کیا وہ اس کتاب کے ذریعے یہ ارادہ رکھتا ہے کہ قارئین کے
روبرو اساسی اور بنیادی حقائق و واقعات پیش کردے جو اس کے طویل
تجربہ اور دقیق بحث و نظر کا نتیجہ ہے۔ نیز یہ ثمرہ ہے ان اشخاص کے مباحثہ
اور باہمی تجربہ و مشاہدہ کا جنھوں نے اس کی اعانت کی اور اس کے ساتھ
اشتراکِ عمل کیا۔

حتی الامکان ہمارے اسباق حسب ذیل فہرست کے ساتھ مخصوص
ہوں گے۔ ٹھوس حقائق کا اظہار اور ان کی عقلی طریقہ پر تلقین جس کے لئے
نظریات کو پیش نہیں کیا جائے گا۔ بجز ان احوال کے جن میں ان کو پیش
کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو۔

ہر انسان میں ایک عجیب وغریب قوت پوشیدہ ہے جس کو چند
ہی افراد بروئے کار لاتے ہیں۔ حالانکہ ہر شخص اپنے ارادہ فکر کے ذریعہ

اس قوت سے کام لے سکتا ہے۔ اس قوت کا نام کششِ حیوانی یا حیوانی
مقناطیسیت ہے۔ اس قوت کے وجود کو ثابت کرنے کے لئے کسی دلیل و
حجت کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس پر دلیل و برہان پیش کرنا گویا ایسا ہی ہے
جیسا کہ اس بات پر دلیل قائم کی جائے کہ مقناطیس کا سوئی پر اثر ہوتا
ہے۔ اور ر کی شعاعیں (اکسرے ←) انسانی جسم میں نفوذ کر جاتی ہیں
یا اس کو ثابت کرنے کی کوشش ایسی ہے جیسے کوئی شخص ٹیلیفون کے وجود
کو ثابت کرنے کی کوشش کرے۔

ہر دانا ہوش مند کو ان اشیاء کے وجود میں تھوڑا بہت علم حاصل
ہے، ان کے وجود میں مزید دلائل پیش کرنا محض تضیع اوقات ہے۔
جو شخص ان چیزوں سے دلچسپی رکھتا ہے، اس کی تمام تر خواہش یہ معلوم کرنا
ہوتا ہے کہ ان قوتوں کو کس طرح حاصل کیا جائے تاکہ وہ ان سے اپنے حسب
منشا کام لے سکے۔

یہی مثال اس شخص پر بھی صادق آتی ہے جو حیوانی مقناطیسیت سے
کام لینے کے طریقے سے واقف ہونا چاہتا ہے۔ وہ روزانہ ہر لمحہ اپنے اردگرد
اس قوت کی کارکردگی اور اس کے حیرت انگیز نتائج کا مشاہدہ کیا کرتا ہے۔

ہو سکتا ہے کہ اس نے کسی وقت اس قوت کے وجود کو کسی حد
تک محسوس کر لیا ہو اور اسے یہ معلوم کرنے کی تمنا ہو کہ وہ اپنے اندر اس پوشیدہ
قوت کو کیونکر نشوونما دے۔ یا اس قوت کو عالمِ مدہوشی سے دنیائے بیداری
میں کس طرح لے آئے تاکہ وہ اپنے دنیوی کاروبار میں اس سے کام لے سکے
اس لئے میں اس قوت کے وجود کو ثابت کرنے کی کوشش نہیں کرنا چاہتا اس
لئے کہ اس کی ضرورت اب نہیں رہی اور نہ میں ان آراء و نظریات پر بحث کرنا
چاہتا ہوں۔ جو اس قوت کے بارے میں پیش کئے گئے ہیں۔ کیونکہ ان نظریات
سے کوئی فائدہ نہیں بلکہ میرا اصل مقصد یہ ہے کہ میں آپ کو معلوم کرا دوں کہ
آپ کس طرح نتائج کو برآمد کر سکتے ہیں۔ اس کے اندر تجربہ و مہارت حاصل
ہو جانے کے بعد آپ ان نظریات سے آگاہی حاصل کر سکتے ہیں جو آپ کے
پیش نظر ہیں۔ بلکہ آپ بسا اوقات ایک خاص نظریہ کے موجد بھی بن جائیں گے۔

یہ امر بھی آپ کو ذہن نشین ہونا چاہئے کہ دوسرے شخص کو جو نتائج
حاصل ہوتے ہیں ان کا دارومدار نظریات پر نہیں ہوتا بلکہ ان کا اکثر و بیشتر
حصہ ذاتی مشاہدات اور شخصی تجربات کا نتیجہ ہوتا ہے۔

اس تمہید کے بعد جس کا ذکر ضروری سمجھا گیا۔ میں آپ کے لئے نظریات

کا باب نظر انداز کئے دیتا ہوں۔ اب ہم بزم عمل میں داخل ہوں گے۔

میں آپ کو یہ معلوم کرانا چاہتا ہوں کہ آپ اس عظیم الشان قوت کو کیونکر نشو ونما دیں گے اور اپنی ہم آہنگ بنالیں گے تاکہ آپ ان نتائج کو برآمد کرنے کے قابل ہو جائیں جنھیں دوسروں نے حاصل کیا ہے ممکن ہے آپ کسی دن اس فن کے ماہر بن جائیں اور اس فن پر جو تاریک اور کثیف پردے پڑے ہوئے ہیں اُن کو چاک کر دیں اور اُس کے حسن وجمال کو اُس کے اصلی روپ میں منظر عام پر لے آئیں۔

پھر میں آپ سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ کسی نظریہ کو قبول نہ کریں۔ تا وقتیکہ اُس کی صداقت کا ذاتی مشاہدہ نہ کرلیں اور یقین و اذعان کی کسوٹی پر وہ کھرا نہ اُترے۔

دوسرا باب

قوتِ مقناطیسی کیا ہے

قوتِ مقناطیسی جسم میں پوشیدہ نہیں ہے، بلکہ وہ فکری دقیق تموّج ہے۔ افکار محسوس اشیاء ہیں، افکار کا اثر ہم پر اور دوسروں پر، افکار عملی جامہ پہننے کے وقت مختلف اشکال اختیار کر لیتے ہیں۔ فکر کائنات کے اندر ایک عظیم الشان قوت ہے۔ میرا اندازہ اور میرا ارادہ عملی تعلیم ہی کے ذریعہ ہوا کرتا ہے۔ نہ کہ نظری رہنمائی سے۔ فکری قوت جاذبہ۔

اکثر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ حیوانی مقناطیسیت ایک طرح کا تموّج ہے، جو جسم سے پیدا ہوتا ہے۔ اور تمام چیزوں کو جو اس کی راہ میں ملتی ہیں، اپنے مؤثر دائرہ کے اردگرد جمع کر لیتا ہے۔

یہ تعریف اگرچہ علی العموم صحیح نہیں ہے لیکن یہ بنیادی حقائق پر مشتمل ہے درحقیقت ایک جاذب تموّج پایا جاتا ہے۔ جو انسان سے رونما ہوا کرتا ہے لیکن

وہ مقناطیسی قوت نہیں ہے۔ جبکہ یہ تسلیم کر لیا جائے کہ مقناطیسیت کے معنی یہ ہیں کہ اس تموّج کے مابین اور فولادی مقناطیس یا بجلی کے درمیان کوئی تعلق ہو۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جب انسانی کشش و جاذبیت کے نتائج پر غور و خوض کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس میں اور معدنی مقناطیس اور بجلی میں کچھ مشابہت پائی جاتی ہے۔ لیکن سرچشمہ یا ماہیت کی نسبت کشش انسانی اور معدنی اور کہربائی مقناطیسیت کے درمیان کوئی علاقہ و رابطہ نہیں پایا جاتا۔

انسانی مقناطیسیت سے مراد قوائے فکر کے وہ دقیق تموجات یا اہتزازات ہیں جو نفس بشری سے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

ہر فکر جو نفس کی پیداوار ہے ایک ایسی قوت کی قائم مقام ہے جو مختلف مراحل پر کم و بیش ہوا کرتی ہے یہ کمی بیشی ان جذبات و محرکات کے تابع ہے جو اس فکر کے نشو و نما پانے کے وقت ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

اس لحاظ سے جس وقت ہم سوچتے ہیں تو ہم سے ایک ایثری تموّج شعاع نور کے مشابہ پھیلنے لگتا اور دوسرے اشخاص کے نفوس میں نفوذ کر جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر وہ ہم سے کئی میل کی مسافت سے دور بھی ہوں، تب بھی ان میں موثر ہو جاتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ قوی تفکیر گویا ایک شعاع ہے پھیلی ہوئی اور نفوذ پذیر اس کے بعد اب وہ کیا چیز ہے جو قوی تفکیر پر پیش آتی ہے۔

فکر اپنی مدافعانہ قوت کے ذریعہ اس طبیعی مقاومت پر غالب آجاتی ہے۔ جس کو بعض اشخاص یا نفوس اس وقت استعمال کرتے ہیں جب کہ خارجی تاثیرات ان سے آکر ٹکرائیں۔

لیکن کمزور فکر نفس کے قلعہ کے اندر داخل نہیں ہو سکتی تا وقتیکہ یہ قلعہ وسائل دفاع سے خالی ہو۔

جو افکار ایک غرض اور ایک مقصد پر مسلسل طور پر اور بار بار مرکوز کئے جاتے ہیں ان سے اکثر اوقات اس مقصد میں کامیابی حاصل ہو جاتی ہے۔

جہاں تک مستقل ایک فکر کے ساتھ رسائی نہیں ہو سکتی۔ اگرچہ یہ فکر انفرادی طور پر کتنی ہی قوی ہو، یہ چیز جہاں نفسی پر طبعی قوانین کو ہم آہنگ کرنے سے حاصل ہوتی ہے اس حقیقت کا اظہار اس ضرب المثل سے ہوتا ہے کہ اتحاد ہی قوت کا سرچشمہ ہے، موجودہ دور میں اس مثال سے بڑھ کر اور کوئی مثال نہیں ہے۔

دوسروں کے افکار ہم پر اس قدر گہرا اثر ڈالتے ہیں کہ ہم ان کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ دوسروں کے آراء و نظریات یا ان کی آرزو میں اُن کے

افکار ہی تو ہیں جو ہمیں نظر آیا کرتے ہیں ایک مصنف نے جو اس موضوع کا
گہرا مطالعہ کر چکا ہے، کتنا درست اور صحیح قول پیش کیا ہے کہ "افکار محسوس
اشیا ہیں۔"

بلاشبہ افکار وہ اشیا ہیں جو بذات خود قوی و مؤثر ہیں۔ اگر ہم اس
حقیقت کا اعتراف نہ کریں تو ہمیں ایک ایسی عظیم الشان قوت کے رحم و کرم پر
چھوڑ دیا جائے گا جس کی ماہیت و نوعیت سے ہم ناآشنا ہیں اور جس کے وجود
میں ہمارے ماحول کا ایک کثیر طبقہ شک و شبہ کرتا ہے۔

لیکن اگر ہم اس قوت کی ماہیت سے آشنا اور ان قوانین و نوامیس
سے واقف ہو جائیں جو اس قوت کو بروئے کار لانے میں سہولت بہم پہنچاتے
ہیں تو اس وقت ہم اس قوت کو اپنا ممد و معاون بنا سکتے ہیں۔ اور ان سے
اپنے اغراض و مقاصد میں کام لے سکتے اور ان کو اپنے ارادہ کا تابع بنا سکتے ہیں۔

جو فکر بھی ہمارے دل و دماغ پر گزرتی ہے خواہ وہ کمزور ہو یا قوی، خوب
ہو یا زشت، روحانی ہو یا مادی وہ ہمارے تمام ملنے جلنے والوں پر باہم
سے قریبی تعلق رکھنے والوں پر ہمارے فکری تموجات کے مطابق اثر انداز ہوا
کرتی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ ہر خیال اپنے اندر چند ایسے تیز رفتار تموجات رکھتا ہے

جو دوسروں میں نفوذ پذیر ہو سکتے ہیں۔

ان اہتزازات و تموجات کا تصور کرنے کے لئے ہمیں اس حادثہ یا کیفیت
کا مشاہدہ کافی ہوگا جو پانی پر پتھر پھینکنے کے بعد واقع ہوتا ہے چنانچہ ہم کو چند دائرے
نظر آئیں گے جوں جوں وہ مرکز سے دور ہوں گے بڑھتے اور پھیلتے جائیں گے۔

لیکن جب کوئی خیال اپنی پوری قوت کے ساتھ کسی مقصد کی طرف رخ کر کے
روانہ ہوتا ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ اس قوت کی تاثیر بھی مرکز نشانہ
میں شدید و قوی ہوگی۔

ہمارے افکار و خیالات نہ صرف دوسروں پر اپنا اثر ڈالتے ہیں بلکہ
وہ ہماری شخصیتوں پر بھی موثر ہوتے ہیں یہ تاثیر عارضی اور ہنگامی نہیں ہوتی
بلکہ اس کا اثر ہمارے اندر پائیدار ہوتا ہے اس موضوع پر تورات کا یہ قول کس
قدر منطبق ہوتا ہے کہ "تم مجھے بتاؤ کہ میرے متعلق تم کیا خیال کرتے ہو کہ میں تمھیں
کہوں کہ تم کون ہو؟

یہ امر واقعہ ہے کہ نفس کے وجود کے بغیر جسم کا نہ تو کوئی وجود ہے اور
نہ وہ نشو و نما پا سکتا ہے۔

آپ نفرت کا اور بیزاری کا تو مظاہرہ کر سکتے ہیں اور اپنے نفس میں

اس کو محسوس بھی کر سکتے ہیں لیکن آپ یہ نہیں جانتے کہ آپ سے اس قسم کے احساسات کا ظہور اور تکرار صرف آپ کے اخلاق و کردار پر موثر ہو گا بلکہ آپ کے خارجی مظہر پر بھی اثر انداز ہو گا۔ یہ امر واقعہ ہے جس میں نہ کوئی جدال ہے اور نہ اس کا انکار کیا جا سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ اگر آپ اپنے ارد گرد غور کریں تو اس کی تحقیق آپ کو بخوبی ہو جائے۔

کیا آپ ہر روز مشاہدہ نہیں کرتے کہ انسان کی سیرت اس کی ظاہری وضع قطع یہ دونوں اس کے پیشہ پر دلالت کرتے ہیں اس کا سبب آپ کس چیز کو قرار دیں گے۔ کیا اس کی تعلیل بجز قوت فکر و خیال کے اور کوئی چیز ہو سکتی ہے۔؟

جب آپ اتفاق سے اپنا پرانا پیشہ چھوڑ کر کوئی اور پیشہ اختیار کریں تو آپ کے کردار اور آپ کے خارجی مظہر پر ایک محسوس تغیر رونما ہو جائے گا۔ یہ تبدیلی آپ کے ان افکار و خیالات کے مماثل ہو گی جو جدید پیشہ کے ساتھ موجودہ طبیعت کے مطابق متغیر ہو چکے ہیں یہ تغیر و تبدل موجب تعجب و حیرت نہیں ہے کیونکہ آپ کے نئے پیشہ کا تقاضہ ہی یہ تھا کہ وہ نئے افکار اور نئے خیالات کے قالب میں ڈھل جائے اس لحاظ سے افکار و خیالات نے آپ کے

اعمال و افعال میں ایک مستقل و مستحکم شکل و صورت اختیار کر لی۔

ہو سکتا ہے کہ آپ کی توجہ اس امر پر مبذول نہ ہو، یہ ایک ہی واقعہ نہیں ہے جس کی جانب آپ کو متوجہ کیا جائے۔ بلکہ آپکے ارد گرد جتنی اشیاء ہیں، ان کی طرف بھی آپ کی نظرِ التفات ضروری ہے تاکہ وہ زبان حال سے میرے مذکورہ بالا بیانات کی صحت و صداقت پر گواہی دیں۔

جو انسان افکارِ صالحہ سے لبریز ہو اور عزم و ثبات کا پیکر ہو وہ ہمیشہ زندگی میں عقل و دانائی کا مظاہرہ کیا کرتا ہے، جو شخص حوصلہ مند خیالات اور ہمت افزا افکار سے سیراب ہو، اس سے شجاعت و مردانگی کا اظہار ہوتا ہے۔

جو انسان یہ سوچتا ہے کہ میرے اندر ارادہ ہے اور اس کو پورا کرنے کی قدرت ہے تو وہ کامران ہو گا۔ بخلاف اس کے کمزور رائے والا انسان ناکام و نامراد ہو جائے گا۔

آپ اس حقیقت کو تو بخوبی جانتے ہیں لیکن اگر آپ مجھ سے اس تضاد کا سبب دریافت کریں تو میں جواب دوں گا کہ خیال و فکر ہی اس کا سبب ہے یہ ایک فطری شے ہے کیونکہ عمل ہی فکر و خیال کا منطقی نتیجہ ہے لیکن اس نتیجہ کی علت غائی کیا ہے۔ اس لئے کہ اس کے علاوہ کوئی اور نتیجہ پیدا ہی نہیں ہو سکتا

عمل ہی فکر و خیال کا طبیعی و فطری نتیجہ ہے آپ ہمیشہ قوت کے ساتھ غور و فکر کیجئے۔ آپ کے قصرِ تمنا کی بنیاد فکر ہو گی۔ اور عمل باقی عمارت کو تعمیر کر دے گا۔

خیال ہی کائنات کی عظیم ترین قوت ہے۔ اگر آپ نے اس نکتہ کو اس سے پہلے نہیں معلوم کیا ہے تو اس کتاب کے مطالعہ کو ختم کرنے سے بیشتر ہی اس سے واقف ہو جائیں گے۔

آپ کے دل میں یہ خلجان بلاشبہ پیدا ہو گا کہ سوچ بچار تو کوئی نئی چیز نہیں ہے کیونکہ میں ایک زمانے سے جانتا ہوں کہ کمزور اور مذبذب رائے رکھنے والا عقلمند آسانی سے کامیاب نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے لئے عمل کی پختگی لازمی ہے جس کے بغیر اس کا ارادہ پورا نہیں ہو سکتا۔

آپ نے بہت اچھی بات کہی لیکن آپ اپنے اس علم و تجربے پر عمل کیوں نہیں کرتے۔ اور کیوں آپ اس حقیقت کو اپنے نفس میں جاگزیں اور اپنے جسم کی ہر رگ و پے میں سرایت نہیں کر لیتے میں بتاؤں کہ اس کا سبب کیا ہے؟

جس وقت آپ کے خیال پر کوئی واقعہ گزرتا ہے تو آپ بجائے

کہنے کے کہ ”میرے اندر اس کام کے کرنے کی طاقت ہے“ یہ بول اٹھتے ہیں کہ مجھ میں اتنی ہمت و قدرت کہاں؟

لیکن میں آپ کو اس قابل بنائے دیتا ہوں کہ آپ ”میں طاقت نہیں رکھتا“ کے بجائے ”میں طاقت رکھتا ہوں“ استعمال کیجئے۔ پھر اس لفظ کے بعد ہی ”میں ارادہ کرتا ہوں“ کا لفظ ادا کیجئے اپنے اس ارادے پر عزم و استقلال اور دانشمندی کے ساتھ غور و فکر کرتے رہیئے۔

اس انقلابی تصور کے ذریعہ میں آپ کو موجودہ احساس کمتری اور پست خیالی کے بھنور سے نکال کر انسانیت اور بلند خیالی کی سازگار فضا میں پہنچا رہا ہوں اور آپ کو ایک اور ہی انسان بنا رہا ہوں۔

ممکن ہے کہ آپ مجھ سے اس امر کے منتظر اور امیدوار ہوں کہ میں آپ کے روبرو خیالی اور موہوم اشیاء کے متعلق تقریر کروں اور میں یہ توقع رکھوں کہ آپ مجھ سے ایک ایسا طریقہ سیکھ جائیں جو خطا و لغزش سے پاک ہو، اور وہ آپ کے اندر ایسی مقناطیسی لہریں پیدا کر دے جن کے ذریعہ آپ اپنی انگلیوں کے مجرد لمس سے چراغ روشن کر دیں یا آپ اپنی طرف ہر چیز کو اس طرح جذب کر لیں جیسا کہ مقناطیس لوہے کو کھینچ لیتا ہے۔

اس قسم کی توقع مجھ سے ازبس عبث ہے اور نہ میری منشاء اس
سے یہ ہے بلکہ میرا مقصد محض آپ کو یہ سکھا دینا ہے کہ آپ کس طرح اپنے
نفس میں ایک ایسی قوت کو بیدار کریں جس کے مقابلہ میں قوت مقناطیس
بھی ہیچ معلوم ہو۔ ایک ایسی قوت جو آپ کو مرد بنادے، جو آپ کو اس قابل بنا
دے کہ آپ اپنی شخصیت کو اور اپنے ظرف کو محسوس کریں۔

میرا ارادہ ہے اور میں اس پر قادر ہوں کہ آپ کو اس قوت سے
آگاہ کردوں جو آپ کو روشن صفات وکردار کا حامل مرد بنادے۔ ایک ایسا
مرد جو اوروں پر اثر ڈالتا ہے۔ الغرض یہ وہ قوت ہے جو آپ کو اپنے
تمام اعمال میں کامیاب ہونے کے قابل بنا دیتی ہے۔

میں قریب میں آپ کو بتلادوں گا کہ آپ کس طرح حیوانی مقناطیسیت
کو اپنے اندر نشوونما دیں۔ بشرطیکہ آپ اپنے نفس کو ایک مفید اور کارآمد طریقہ سے
اس قوت کا ہمنوا اور عادی بنالیں۔ اس لئے کہ یہ آپ کی توجہ اور کامل اہتمام
کی مستحق ہے، جب آپ اپنے اندر اس نئی قوت کو نشوونما پاتے ہوئے خود اپنے
نفس میں رفتہ رفتہ گھر کرتے اور دبے پاؤں داخل ہوتے ہوئے محسوس کریں
گے۔ تو اس کے بعد آپ کو اگر اس کے معاوضہ میں دنیا کی ساری دولت وثروت

بھی دیدی جائے تو بھی آپ کسی قیمت پر اس کو چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہوں گے
یقیناً آپ نے اپنے عزم وارادے میں زیادتی وپختگی کو محسوس کرنا شروع
کردیا ہے۔ کہ یہ حقیقت نہیں ہے؟ یہ تو ایک فطری امر ہے جس میں کوئی شک
وشبہ کی گنجائش نہیں۔ اس لئے کہ مجھے اپنے شاگردوں کے روبرو یہ
سحرطراز کلمات کو کہے ہوئے کہ "میں ارادہ کرتا ہوں اس کو پورا کرنے کی
قدرت رکھتا ہوں اور اس پر عمل کرتا ہوں" پانچ منٹ بھی نہ گذرے تھے کہ اُن کے
سینوں میں نئی اُمنگیں رقصاں اور نئے ولولے پیدا ہوگئے۔ طلبا وطالبات
دونوں میری طرف نگاہیں جمائے ہوئے تھے۔

اس کا سبب یہ ہے کہ فکر وخیال عقل میں ایک خاص شکل وصورت
میں سرایت کرجاتا ہے۔ آپ اس مرکز کی طرف نظر کیجئے جس کے اردگرد تمام
چیزیں گھومتی پھرتی ہیں۔

ابھی میں نے تخم ریزی کی اور نمو یاب ہونا شروع ہوگئے۔

اس درس کے ختم کرنے سے پہلے میں آپ کی نظروں کو تفکیر کے اہم
خاصہ کی طرف مرکوز کرنا چاہتا ہوں۔ اس سے میری مراد تفکیر کی قوت
جاذبہ سے ہے۔

مجھے آپ سے امید ہے کہ آپ اس قوت کی عظمت داہمیت
اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے۔

میں آپ کے روبرو اس مسئلہ کو نظری اور اصطلاحی پہلو سے بیا
کرنا نہیں چاہتا بلکہ میں چند کلمات میں اپنا مدعا اور ماحصل پیش کرتا ہوں
افکار ایک جاذبی اثر پیدا کرتے ہیں۔ یہ اثر ہمیشہ ان افکار
جاری ہوا کرتا ہے جو ان کے مشابہ وہم جنس ہوتے ہیں۔ چنانچہ پاکیزہ خیالا
صالح اشیاء کو اور بُرے افکار فاسد اشیاء ہی کو اپنی طرف جذب کر
ہیں جیسا کہ۔

کند ہم جنس باہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

اس طرح افکار خواہ وہ بلند ہوں یا پست، قوی ہوں یا کم
یقین سے متعلق ہوں یا شک و ریب سے۔ سب کے سب
قانون کے تابع ہیں۔

آپ کے اپنے افکار اپنی جانب اوروں کے وہی خیالات د
اثرات پیدا کریں گے جو اُن کے مشابہ و مماثل ہوں۔ اس طرح آپ کے خیا

ہم جنس افکار کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ میری کیا مراد ہے؟

جب آپ کسی شے میں خوف کا خیال کرتے ہیں تو وہ تمام مشابہ افکار
و خیالات جو آپ کے مخالف کی طرف سے صادر ہو رہے ہیں، آپ کے افکار
کی جانب کھنچے چلے آتے ہیں۔ جوں جوں آپ ان افکار خوف انگیز کی گہرائیوں
میں اُترتے جائیں گے آپ کے اوپر خوف کے گھنے بادل چھاتے جائیں گے
اور رعب و دہشت میں شدت پیدا ہوتی جائے گی۔

آپ یہ خیال کر لیجئے کہ "میں کسی چیز سے خوف نہیں کھاتا۔" آپ
مشاہدہ کریں گے کہ قوی شجاعت انگیز اور حوصلہ افزا خیالات آپ کے
ارد گرد سے آپ پر ہجوم کرتے آئیں گے اور آپ کی امداد و اعانت کریں گے۔

اس کا تجربہ کیجئے اور اپنے سے ہر خوف و دہشت کو دور کر دیجئے
قلق و اضطراب اور خوف و دہشت کو جو ایک طرح کی بدبختی اور مصیبت و آفت
ہیں، انسانیت کے دیگر تمام بیشتر عیوب و نقائص میں شمار کیجئے۔

خوف اور بغض یہی وہ دو اہم خیالات ہیں، جن سے تمام پست اور
ذلیل افکار پیدا ہوا کرتے ہیں، میں آئندہ باب میں اس کی تشریح کروں گا

لیکن میں آپ سے سختی سے مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ اپنے صفحۂ خیال
سے خوف اور بغض کو نکال دیں۔ کیونکہ ان کے ساتھ جس قدر بھی صفات
تعلق رکھتی ہیں یہ ان کو آلودہ کر دیتے ہیں اور ان سے قلق و اضطراب
شک و شبہ احساسِ کمتری، حسد، سوءِ ظن اور تمام وہمی امراض
و نقائص پیدا ہوتے ہیں۔

میں آپ کے سامنے مذہبی وعظ و نصیحت کا دفتر نہیں کھولتا
لیکن میں معلوم کرا دینا چاہتا ہوں کہ یہ افکارِ فاسدہ آپ کی ترقی
کے راستہ میں ایک سنگِ گراں بن کر حائل ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ
ان کے متعلق لمحہ بھر ہی یہ خیال کر لیں تو میری صداقت بیانی کا
ادراک کر لیں گے۔

آپ اپنے دل کے کواڑ اور دماغ کے گوشے وسیع طور پر
کھول دیجئے۔ اور خوشگوار، پاکیزہ، اور صالح افکار و خیالات
کی شعاعوں کو اندر داخل ہونے دیجئے تاکہ وشک و یاس
اور ان توہمات کے جراثیم کو ہلاک کر ڈالیں جو ممکن ہے کہ
آپ کے دل کے علاوہ کسی اور دل میں اپنے لئے شاداب

مقام بنا لیں۔

اگر آپ میرے عزیز دوست ہوتے اور اگر یہ میرا آخری
درس ہوتا جس کو میں اس دنیا میں آپ کے سامنے پیش کر رہا
ہوں تو میں آپ کے کانوں میں پوری قوت کے ساتھ پکار کر
یہ کہہ دیتا کہ:۔

"آپ کسی چیز کا دل میں خوف نہ کریں اور کسی سے
بغض نہ رکھیں۔"

تیسرا باب

قوتِ فکریہ سے کس طرح مدد لے سکتے ہیں

کامیابی منحصر ہے شخصی تاثیر پر۔ قوی اشخاص ہی فوز و فلاح پاتے ہیں۔ متاثر اشخاص کا جو انجام ہوا کرتا ہے اس سے مؤثر اشخاص پرہیز کرتے ہیں مال ہی فلاح و بہبودی کے لئے محسوس اثر ہے۔ مال ایک واسطہ ہے، مقصد نہیں ہے، ادبی مملکت کا قانون، ترغیب کا اثر، اہتزاز فکری کی تاثیر، قوتِ جاذبہ کی تاثیر۔

میں آنے والے ابواب میں یہ فرض کر لوں گا کہ آپ نے اپنی

باطنی قوتوں کو نشو و نما دینے کا پختہ ارادہ کرلیا ہے۔ تاکہ آپ نے اپنے لئے زندگی کا جو راستہ انتخاب کرلیا ہے اس پر امن و اطمینان کے ساتھ گام فرسائی کریں۔ زیادہ تر فلاح و کامیابی کا انحصار اس امر پر ہے کہ آپ اپنے ابنائے جنس کی نظروں کو اپنی طرف پھیرنے کے لئے اپنی خداداد قوت سے کہاں تک بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ اگر آپ ممکنہ طور پر ان کی پسند کے مطابق ان پر اثر ڈال رہے ہیں تو وہ کس حد تک آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کی منفعت کے لئے ان کی کوشش کس درجہ تک ہے۔ یہ تمام چیزیں آپ کی کامیابی کے راستہ کو ہموار کرنے والے امور میں سے ہیں۔

اگر آپ جملہ صفات کاملہ سے آراستہ ہیں لیکن اس عظیم الشان قوت سے جس کو ہم عام طور سے حیوانی مقناطیسیت سے نامزد کرتے ہیں، بہرہ یاب نہیں ہیں تو لازم امر ہے کہ جو لوگ اس قوت کو اپنے قابو میں کئے ہوئے ہیں وہ آپ پر حکومت کریں بعض مستثنیات کو جنھیں آپ مشاہدہ کر رہے ہیں نظرانداز کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ہر قاعدہ کلیہ میں بعض استثنائی اشکال پائے جاتے ہیں۔

چنانچہ جو اشخاص اس عام قاعدے سے منفرد اور علیحدہ ہیں ان کی کامرانی کا سبب اکثر اوقات یہ ہوتا ہے کہ وہ علوم و فنون میں مہارت اور اختراعات اور ادبی تصنیفات میں کمال پیدا کرلیتے ہیں۔ ہمیں یہ معلوم کرنا سہل ہے کہ ان کو جو کامیابی اور شہرت نصیب ہوئی ہے، وہ بہ نسبت مشہور ہستیوں سے تعارف پیدا کرنے، اُمراء کی صحبت میں بیٹھنے اور بڑے لوگوں کے ساتھ میل جول بڑھانے کے زیادہ اجتہاد فکر کا نتیجہ ہے۔ اس قسم کے لوگ کام اور محنت تو زیادہ کرتے ہیں لیکن ان کو ان کے عمل کا پھل نہیں ملتا۔ بلکہ وہ بوتے ہیں اور دوسرے خوشہ چینی کرتے ہیں۔

کبھی یہ واقعہ بھی درپیش ہوتا ہے کہ ایک عالم و محقق کئی طویل راتیں ٹمٹماتے ہوئے چراغ کی روشنی کے ذریعہ علوم کے مطالعہ میں گذارتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اپنا معاوضہ پالیتا ہے۔ لیکن اس کا یہ معاوضہ اکثر اوقات مالی فائدہ ہوا کرتا ہے۔

مگر عموماً آدمی کو کامیابی دوسروں کے ہاتھوں حاصل ہوا کرتی ہے جو اس کے علمی و عملی کارناموں کی دنیا میں نشر و اشاعت کرنے کا

اشاعت کرنے کا ذمہ لیتا ہے۔ اس کے باوجود مخدوم کا حصہ خادم کے
حصے سے کئی گنا ہوتا ہے۔ یا مناسب الفاظ میں ناشر بہ نسبت
مصنف و عالم کے بہت زیادہ نفع کماتا ہے۔

جب کاروبار کا یہ عالم ہے تو کامیابی اور مالی فائدہ کو ایک
ہی معنی کے دو مترادف لفظ سمجھنے میں کوئی امر مانع نہیں ہے۔

بیشتر فائدہ حیوانی مقناطیسیت سے حاصل ہو جاتا ہے۔ کشش ایسے
شخص میں موجود ہوتی ہے جو اس کا شعور رکھتا اور اس سے کام لیتا ہو۔

اس لحاظ سے موجد، مصنف، عالم اور ہر طالب علم یہ تمام اشخاص
مملکت فکری سے نفع اندوز ہو سکتے، اس کے رموز و نکات سے واقف
اور اس سے ایک معقول دائرے میں کام لے سکتے ہیں۔

لیکن جو تمدن یافتہ انسان اپنے ابنائے جنس سے دائمی قربت و
اتصال رکھتا ہے اسی کے لئے اس حیرت انگیز قوت کو استعمال کرنے کے
اکثر مواقع پیش آتے ہیں۔ جس سے وہ نہ صرف کامیابی، فلاح حاصل کرتا
ہے۔ بلکہ اس کو مادی منفعت یعنی دولت و ثروت بھی نصیب ہوتی ہے
اس لحاظ سے مال اپنی ذاتی صفت و خاصیت کے اعتبار

ے زندگی کا مقصد اعلیٰ نہیں ہے۔ بلکہ اس کی تمنا ایک ایسا واسطہ
قرار دے کر کی جائے جس کے ذریعہ انسان زندگی کی خواہشات
کے حصول اور حسین و جمیل اشیاء کی فراہمی کے لئے جنھیں مال ہمارے
سامنے پیش کیا کرتا ہے، قابو پایا جائے۔

لیکن اگر مال کو مقصد و منتہیٰ سمجھ لیا جائے تو عقل مند
انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ اس کو اپنی ذات کے لئے حاصل
کرنے کی کوشش نہ کرے۔

جب حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ ہم نے اوپر پیش کی، تو ہم یہ
کہہ سکتے ہیں کہ انسان کے تمام سیراب اغراض و مقاصد اپنے دورانِ
سفر میں اس نقطۂ اتصال کے پاس آکر باہم مل جاتے ہیں اور یہ
نکتۂ اتصال مال ہے۔

اوپر ہم بیان کر چکے ہیں کہ انسان کی بیشتر کامیابی کا انحصار اس
امر پر ہے کہ اوروں کا اعتماد پیدا کرنے، ان کی توجہ کو اپنی طرف
مبذول کرنے اور اپنی منفعت کی خاطر ان پر اثر ڈالنے کی اس
کے اندر کتنی مہارت ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس کو ثابت کرنے کے لئے

بالخصوص اس شخص کے رو برو کسی تشریح کی ضرورت ہو، جس کا ہمیشہ
تاجروں یا مزدوروں سے تعلق رہا ہو۔

اب ہمارا مقصد قارئین کو یہ معلوم کرا دینا ہے کہ عجیب و غریب
بے بہا قوت انسان کے جسم میں قانون فکری کے اثر سے
نشو و نما پاتی ہے۔

یہ قوت نہ صرف حیوانی مقناطیسیت کا راز ہے۔
بلکہ اس کے اندر خوشگوار زندگی اور کامل نجاح و فلاح کا
راز بھی مضمر ہے۔

اس خزانے کا وہی شخص مالک بن سکتا ہے جس کی نظر وسیع
اور گہری ہو، جو اس خزانے کو کھول سکتا اور اپنی حسب منشا اس
سے لذت یاب ہو سکتا ہے۔

لیکن جس شخص کو اپنی پوشیدہ قوتوں کے اظہار کا یارا نہ ہو
اور اس کے اندر اپنے نفس کی مخفی قوتوں کو نشو و نما دینے کے لئے
اپنے نفس کو ضروری ریاضتوں کا عادی بنانے کی سکت نہ ہو،
وہ بھی اپنے اندر ایک ایسی قوت کو محسوس کرتا ہے جو اس موضوع کا

نظری علم رکھنے کی وجہ سے اس کے اندر رینگتی رہتی ہے۔

لیکن میں قارئین کو یہ کہتے ہوئے سنتا ہوں کہ تم نے جو کچھ
بیان کیا ہے نہایت خوب ہے اور ہم اس کیفیت و طریقۂ کار کو معلوم
کرنا چاہتے ہیں جن کی پیروی کر کے اس قوت تک رسائی حاصل
کر سکیں۔

ہماری غرض بھی یہی ہے۔ لیکن ہم قارئین کو اس نظریہ کی
دریافت اور اس کے انکشاف کے راستہ میں رفتہ رفتہ قدم بقدم
لے جانا چاہتے ہیں تاکہ لغزش کا خطرہ نہ رہے۔

تفصیلات میں داخل ہونے سے قبل ہم اولاً ان مختلف طریقوں
کو پیش کر دینا ضروری سمجھتے ہیں جو لوگوں پر اثر ڈالنے کے لئے مستعمل
ہیں تاکہ ہم اپنا مقصد و مدعا فلاح و نجاح سے حاصل کر لیں۔

مندرجہ ذیل چار طریقوں میں سے کسی ایک طریقہ کے ذریعہ فکر و
خیال آپ کا مددگار ہو سکتا ہے۔

۱ــــــ آپ دوسروں پر براہ راست اپنی قوتِ فکر
کے ذریعہ اثر ڈالئے۔ اس کے لئے ایحاء (SUGGATION.)

یعنی عمل توجہ یا اثر آفرینی کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جس
کے معنی یہ ہیں کہ اس عمل کے ذریعے آپ لوگوں کی نظر کو اپنے اصولوں
اور آرزوؤں کی طرف مبذول کر سکتے ہیں۔ ان سے ان چیزوں
کے حاصل کرنے میں مدد لے سکتے اور اپنے کام کے لئے یعنی ان پر
اثر ڈالنے کے سلسلے میں ان کی حمایت حاصل کر سکتے ہیں۔

اس خصوصیت کو بجز چند شاذ و نادر حالتوں کے ہر فرد خواہ
وہ مرد ہو یا عورت، حاصل کر سکتا ہے۔ جبکہ اس کے پاس قوت ارادی
و ثبات موجود ہوں جو اس بیش قیمت عطائے ایزدی کے لئے لازمی
و ضروری عناصر ہیں۔

اکثر طلباء مملکت فکری کے درخت کی اس شاخ کو دوسرے
تمام اجزاء کی شناخت سے پہلے معلوم کرنے کے متمنی ہیں۔ یہی وجہ
کہ ہم آئندہ باب میں اس موضوع پر سیر حاصل تبصرہ و بحث کرنے
کی طرف رجوع کرتے ہیں

۲ ـــــ دوسرا طریقہ جس سے خیال ہمارا معین
مددگار بن سکتا ہے، فکری اہتزازات کی قوت کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے

جو براہِ راست نفس سے پیدا ہوتے رہتے ہیں، تاکہ دوسروں کے
نفوس پر قوی اثر ڈالیں۔ جب تک کہ ان کو وہ معرفت حاصل
نہ ہو جس کے ذریعہ وہ ان قوتوں کے خلاف مدافعت کرتے ہیں،
اس طرح وہ اثر آفرینی میں اگلوں کی طرح موثر و عامل ہوں گے
نہ کہ منفعل و اثر پذیر۔

اس قانون فکری کی معرفت سے آپ اس قابل بن جائیں
گے کہ نفسِ مؤثر و عامل کی حالت میں باقی رہیں اور دوسرے
نفوس کے فکری اہتزازات و تموجات پر نظر رکھیں۔

۳ ـــــ تیسرا طریقہ فکری صفات و خصوصیات
کو ایک مرکز پر جمع کرنے کی قوت کا ہے جو "الجنس یمیل علی الجنس"
یعنی جو شے کسی مشاکل و ہم جنس شے کے مشابہ ہوگی۔ وہ اس کی
طرف منجذب ہوگی" کے نظریہ پر مبنی ہے۔

کیونکہ آپ کسی شے میں مسلسل فکر و خیال کے ذریعہ ان افکار
و خیالات کو جذب کرتے ہیں جو آپ کی فکر کے مشابہ ہیں نیز آپ اپنے
اردگرد ہر جانب سے گھری ہوئی اشیاء کو بھی کھینچتے ہیں۔

اس لحاظ سے یہ قوت ان عظیم ترین موثرات میں سے ایک
ہے جو انتہائی نزاکت سے استعمال کئے جاتے اور ہر جانب سے اپنی ہم
آہنگی و ہم نوائی حاصل کرتے ہیں جن پر ہم زیادہ توجہ نہیں دیتے۔

افکار و خیالات محسوس اشیاء ہیں اور ان کے اندر دوسر
ایسے افکار و خیالات کے تموّجات و اہتزازات کو جذب کرنے
عجیب و غریب خاصیت پائی جاتی ہے جو ایک ہی جنس اور مش
صفات میں سے ہیں۔

۴ ـــــ چوتھا طریقہ اپنے اخلاق اور اپنے مزا
کو قوت فکریہ کے ذریعے قوت پہنچانے کا ہے، تاکہ اپنے نفسا
خواہشات و مطالبات کا سدّباب کرنے پر قادر ہو سکیں۔

آپ کے اندر بعض ایسے صفات کی کمی ہو جو آپ کی فلا
نجاح کے لئے ساز گار ہیں، حالانکہ آپ دوسرے کسی انسان
نسبت ان سے زیادہ باخبر اور واقف ہیں۔ لیکن آپ ایک دوسر
مظہر میں ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ آپ کا یہ گمان ہے کہ اخلا
کردار میں یہ خلا آپ کے اندر فطری و طبعی ہے۔ اس کی اصلاح د

آپ کے بس کی بات نہیں۔

یہ امر ذہن نشین رہے کہ مملکتِ فکری کا قانون ہی ان
عیوب و نقائص پر غلبہ پانے اور نئے صفات کی تحصیل میں علاوہ صفات
حسنہ و اخلاق حمیدہ کو تقویت بہم پہنچانے کے آپ کا زبردست
ممد و معاون ہے۔

آئندہ ابواب میں ان طریقوں کی طرف اشارہ کرنے کی کوشش
کروں گا جن پر کار بند ہونا ضروری ہے۔

چوتھا باب

نفسیاتی اثر آفرینی

بلند آواز سے گفتگو کرنے کا اثر ، تین اہم طریقے،
براہِ راست اثر آفرینی ، تموّجاتِ افکار
جاذب قوتِ خیال ترغیب کیا ہے نفس دوگانہ
ترغیب مقناطیسی، عمل اثر آفریں ، عمل اثر
پذیر۔ ان دونوں کی ماہیت ، اثر پذیر انسانی
طبقہ ، دو قسم کے دوست ، رفیق مؤثر،
رفیق متاثر ، اور ان دونوں کے خصائص،
مردِ سادہ لوح اور مردِ شاطر۔ آخر الذکر

سے کس طرح پرہیز کیا جائے۔ آپ اپنے سوال
کے جواب میں لفظ "نہیں" پر اکتفا نہ کیجئے اپنے
مقصد و غایت پر ثابت قدم رہیے تاکہ آپ کو
کامیابی نصیب ہو۔

یہ اور آئندہ باب اس طریقۂ کار کی تشریح کے لئے مختص ہوگا
جس کے ذریعہ فرد اپنے دوران گفتگو میں جس کے ساتھ بلند آوازی
بھی ہو، اوروں پر اثر انداز ہو سکے۔ کس طرح وہ اپنی ارادوں کی
تکمیل کر سکتا اور دوسروں کو اپنا ہم نوا اور حامی و مددگار بنا سکتا
ہے۔ مختصر یہ کہ وہ کیوں کر اوروں پر اپنا بالکلیہ اثر ڈال سکتا ہے۔

ہم میں سے ہر شخص کو لامحالہ مقتدر اور بارسوخ ہستیوں
سے سابقہ پڑا ہوگا اور ان کے اندر اس عجیب و غریب قوت اور
اس کے حیرت انگیز نتائج کو دیکھ کر تعجب دامن گیر ہوا ہوگا ..... لیکن
اس کے باوجود کسی نے بھی اس قسم کی قوت حاصل کرنے کی
کوشش نہیں کی۔

مردوں اور عورتوں پر اثر ڈالنے کے فن کو بغور ملاحظہ کیا جائے

تو پتہ چلے گا کہ یہ فن نفوذ فکری کے ان تمام وسائل و ذرائع پر مشتمل
ہے جو گذشتہ ابواب میں ذکر کئے گئے اور یہ فن ان میں سے ہر وسیلہ
کی طبیعت و فطرت سے تعلق رکھتا ہے۔

قوت ارادی کی دوسری قسموں کا بیان کئے بغیر جن کی ہم باب
میں تشریح کریں گے۔ مذکورہ بالا قسم کی فکری تاثیر کی گہرائیوں
میں جانا نہایت دشوار ہے۔ اس لئے ہمارا یہ فریضہ ہے کہ ہم قوت تاثیر
کی ان قسموں کو یہاں ذکر کرنے پر اکتفا کریں۔ حتیٰ کہ جب ان میں ہر قسم پر
بحث کرنے کا وقت آئے گا تو ہم وہاں اس پر سیر حاصل روشنی ڈالیں گے

ہمارا تو یہ خیال یہ ہے کہ قارئین جب اس کتاب کے پندرہ
ابواب کو مکمل پڑھ لیں گے تو دوبارہ اس باب کے مطالعہ کی طرف
رجوع کریں گے تاکہ یہ موضوع پورے طور پر واضح ہو جائے اور جو مسائل
ان کو پہلے پہل مبہم اور تاریک نظر آرہے تھے۔ اب وہ روز روشن
کی طرح عیاں ہو جائیں۔

لوگوں پر نفوذ و اثر پیدا کرنے کے متعدد وسائل پائے
جاتے ہیں۔ ہم سہولتِ تقسیم کی وجہ سے انھیں تین درجوں میں منقسم

کرتے ہیں۔

۱ ــــــــ پہلا درجہ۔ جس سے ترغیبی اثر حاصل ہوتا ہے
آواز مظہر خارجی اور آنکھ ہے۔

۲ ــــــــ دوسرا درجہ ان فکری توجہات کا ہے جو
مرکوزہ مقصد پر نفس کے عمل اختیاری کے ذریعہ سرزد ہوا
کرتے ہیں۔

۳ ــــــــ جاذب فکری خاصیت سے پیدا ہوتا ہے

یہ جاذب خاصیت اس منجذب خیال سے نمودار ہوتی ہے، جس پر
ہم آئندہ باب میں گفتگو کریں گے۔ یہ قوت حیوانی مقناطیسیت
کے اہم مظاہر میں سے ہے۔ جب ہم اس پر قابو پا جائیں اور
اس کو حاصل کر لیں تو وہ اپنے اس کام میں کسی ارادے کو دخل
دیئے بغیر اپنی ذات سے عمل کرتی ہے۔

یہ درجہ مشکل ہے۔ کہ ہم ترغیب (SUGGATION.) کی
ماہیت وحقیقت کی واضح تعریف کریں۔ اگر آپ کو تنویم
مقناطیسی اور ترغیب مقناطیسی کے اُصول کے متعلق کچھ معلومات

ہیں تو آپ ترغیب یا تلقین کے معنی با آسانی سمجھ سکتے ہیں۔

لیکن ان اشخاص کو ان کے متعلق کچھ بھی معلومات حاصل
نہیں ہیں تو ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ان الفاظ کی ان کے
لئے حسب ذیل تعریف کر دی جائے:۔

تلقین سے مراد وہ تاثیر ہے جو حواس کے ذریعے حاصل
ہوتی ہے۔ خواہ حواس کو اس تاثیر کی حقیقت و ماہیت کا ادراک
ہو یا نہ ہو۔

ہم پر بالعموم ان دو حالات میں سے کوئی ایک حال طاری
ہوا کرتا ہے۔ یا تو ہم اوروں پر اپنا اثر ڈالنے والے ہوتے یا دوسروں
کے اثر سے متاثر۔ اس اثنا میں تاثیر کا خاصہ ہمارے اس درجۂ
استعداد سے متعلق ہوتا ہے۔ جہاں تک ہم تلقین و ترغیب
کے وقت پہنچے ہیں۔

یہ درجہ بھی اوروں کے ان صفات کی نشو و نما اور ان کی بالیدگی
کے درجہ سے تعلق رکھتا ہے جو ترغیب نفس کے قابل ہیں۔

ہم یہاں اس مسئلہ کی تحلیل کا دعویٰ نہیں کرتے جو دوگانہ

نفس انسانی کے نام سے مشہور ہے۔ جس نے متعدد مختلف ناموں
کی شکل وصورت اختیار کرلی ہے۔ منجملہ ان کے یہ نفس حسب ذیل
ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ نفس فاعلہ، نفس منفعلہ، نفس مُدرکہ وغیر
مدرکہ، مریدہ ومکرہہ وعلیٰ ہذا القیاس۔

اگر قارئین اس موضوع سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں تو ہم
انھیں کتاب "تنویم مقناطیسی" کے مطالعہ کا مشورہ دیتے ہیں۔ جس
کو انجمن مباحث نفسیات PSYCHIC RESEARCH COMPANY
نے شائع کیا ہے۔

قارئین ہمارے اقوال کے معنی بالخصوص تلقین کو شخصی تاثیر
کے ذریعے کام میں لانے کے طریقے کو بآسانی سمجھنے کے لئے
یہ معلوم کرادینا چاہتے ہیں کہ نفس انسانی کے دو عام فعل ہیں۔ جن کو
ہم عمل فاعل یا موثر اور عمل منفعل یا متاثر سے نامزد کرتے ہیں۔

چنانچہ عمل موثر فکر ارادی کی پیداوار ہے اور اس کا ظہور
قوتِ ارادی سے ہوتا ہے۔

یہی وہ قوت ہے جو ہمیشہ عقل مند، محتاط اور سرگرم انسان

میں کام کرتی رہتی ہے اور یہ انسان اپنے ماحول پر بالکلیہ اپنا
ارادہ نافذ کرتا ہے۔

باقی رہی قوت منفعلہ یا متاثرہ تو وہ فطری وطبعی افکار کے
ذریعہ سوچتی رہتی ہے۔ ان افکار میں اس کے ارادے کو مطلق
دخل نہیں ہوتا۔ یہ قوتِ فاعلہ کے برعکس خطِ مستقیم پر رواں
دواں ہے۔

قوتِ منفعلہ انسان کی عظیم الشان خدمت گزار ہے۔ اس
لئے کہ وہ اس کے فکری عمل کے ایک بڑے حصّہ کو انجام دیتی ہے
یہی سخت اور مشکل اعمال کو بغیر مدح وقدح کے جاری رکھتی ہے۔
یہ بغیر کسی قیاسی یا ظاہری جد وجہد کے اور بدون تکان و
اضمحلال کے اپنا کام کرتی ہے۔

لیکن قوت فاعلہ کا حال قوت منفعلہ کے برعکس ہے۔ وہ بجز
ارادے کے دباؤ کے کام نہیں کرتی۔ قوت منفعلہ جس قدر اس
عجیب وغریب قوت کو ضائع کرتی ہے اس سے کہیں بڑھ کر
قوت فاعلہ رائگاں کردیتی ہے۔

یہی وہ قوت ہے جو ایسا کام انجام دیتی ہے جس میں نفس سرگرم رہتا اور جد وجہد کیا کرتا ہے۔ اس میں مشقت آمیز عمل کے بعد تکان پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس وقت اسے آرام و راحت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

قارئین اس تکان کا کم و بیش احساس اس وقت کریں گے جب کہ وہ اپنی قوتِ فاعلہ سے کام لیں۔ لیکن ان کو تکان کا ذرا بھر شعور نہ ہوگا جبکہ وہ قوتِ منفعلہ سے جو نرم رو، اور مطیع و منقاد ہے، کام لیں۔

میرا خیال ہے کہ اس مجمل و جامع تشریح کے بعد آپ نے ان دونوں قوتوں کے خصائص کا ادراک کر لیا ہوگا۔

بعض ایسے اشخاص پائے جاتے ہیں جن کے خیالات و افکار قوت متاثرہ کو اختیار کرنا افضل سمجھتے ہیں، یہ لوگ جو اجتہاد و فکر سے باز رہتے ہیں صرف غیروں کے ان افکار سے کام لیتے ہیں جن کو وہ اپنے لئے ہموار اور قابل پاتے ہیں۔ درحقیقت وہ مرعوب ذہنیت رکھنے والے ہیں جو ہر اس چیز پر آمنا و صدقنا کہنے کے لئے

آمادہ ہو جاتے ہیں جس کا تذکرہ ان کے حسب پسند مفید شکل اور شاندار صورت میں کر دیا جاتا ہے۔

یہ واضح ہے کہ اس قسم کے لوگ ایسے اشخاص کے رحم و کرم پر چھوڑ دیئے جاتے ہیں جن کا اجتہاد اور جد وجہد زیادہ اور جو عملی طور نمایاں ہیں اس لئے کہ ان کے لئے کسی چیز کے متعلق ان کا ہاں کہہ دینا کافی ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ ان کے افکار پر بھی اثر انداز ہو جاتے ہیں، اس قسم کے متاثر طبقہ کے لئے بہ نسبت "نہیں" کہنے کے "ہاں" کا لفظ کہنا زیادہ آسان ہوتا ہے۔

اس طرح ایسے اشخاص بھی پائے جاتے ہیں جن کی ترغیب یا تلقین میں اس وقت تک سہولت نہیں پیدا ہوتی جب تک کہ ان کی قوتِ فاعلہ کو کچھ دیر آرام و راحت نہ پہنچائی جائے۔

اگر آپ یہ تمنا رکھتے ہیں کہ مذکورہ بالا دونوں قوتوں کے درجہ تک رسائی حاصل کریں حتیٰ کہ آپ اس کتاب کے گراں قدر نصائح کو کام میں لا سکیں تو ہمیں آپ سے یہ امید ہے کہ آپ اپنے آئینہ فکر میں دو جڑواں اشخاص کو اُجاگر کیجئے جو کسی عمل تجارت میں باہم مشترک

ہوں۔

آپ کو یہ دونوں اس طرح دکھائی دیں گے کہ گویا وہ دونوں پانی کے دو قطرے ہیں۔ لیکن ان دونوں کے صفات وخصائص مختلف اور جداگانہ ہیں، ان میں سے ہرایک کے اندر وہ تمام صفات پائی جاتی ہیں جو اس اہم معاملہ کو ادا کرنے کے لئے لازمی ہیں۔ اسی طرح ہرایک کے لئے فائدہ ونقصان میں سے مساوی حصہ ہے۔

چنانچہ منفعل دوست سامان کے وصول ہونے کا انتظار کرے گا گاہکوں کو ان کی مرضی پر چھوڑ دے گا۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کو نگاہ میں رکھے گا۔ اس کے برخلاف اس کا موثر دوست بیع کا معاملہ ختم کرے گا۔ مال کو منتقل کرنے کے لئے عملی نقل وحرکت جاری کردے گا۔ اور مال کس مقام سے فروخت کیا جائے گا اس کا اعلان کردے گا۔ مختصر یہ کہ اس کی شخصیت اقتدار واثر کی مجسم شکل وصورت اختیار کرے گی جو فی الواقع روح عمل ہے۔

باقی رہا سامان کی خریداری کا مسئلہ تو دونوں دوست اس میں یکساں عمل کرتے ہیں منفعل دوست پاکیزہ قلب اور صلح جُو

ہوگا اور ایک قسم کے آلۂ کار کی طرح ہوگا۔ کند ذہن ہوگا اس کے دل میں بیشتر وسوسے اور موہوم خیالات رینگتے رہتے ہیں۔ اس کا ادراک محدود ہوتا ہے لیکن یہ زیادہ بھروسہ والا ہے وہ اس خیال میں رہتا ہے کہ آپ جو چاہتے ہیں اس کا ذکر اس کے سامنے کردیں۔ لیکن اگر آپ کا یہ ارادہ اس سابقہ خیال کے مخالف ہو جو اس کے ذہن میں مستحکم طور پر جاگزیں ہوگیا ہے اور آپ اس کو اس قابل بنانا چاہتے ہیں کہ وہ آپ کے لئے خیال کو قبول کرے تو آپ کا فریضہ ہے کہ آپ اس کو اس خیال کے چھوٹے چھوٹے جُرعے مسلسل اور پیہم نوش کراتے رہیں۔

اگر اس کا دوست اس کے سامنے موجود ہو تو وہ اپنے دوست کے آراء وافکار کی طرف مائل رہتا ہے اور اگر وہ موجود نہ ہو تو دوسروں کے خیالات ونظریات کی جانب ہوجاتا ہے۔

وہ ہمیشہ اس بات پر آمادہ رہتا ہے کہ آپ اس سے جو کچھ طلب کریں وہ آپ کو عطا کردے بشرطیکہ آپ کا مطالبہ عقلمندی، احتیاط اور وثوق کے ساتھ ہو۔ اس لئے کہ اس کو یہ خوف رہتا ہے کہ اگر آپ کے مطالبہ سے وہ انکار کر بیٹھے تو آپ کی اس میں توہین ہے۔ یہی وجہ ہے کہ

وہ آپ کی خواہش کو قبول کرلیتا ہے۔ تاکہ وہ آپ کی باربار کی درخواست
سے نجات پائے۔ اور آپ کے مطالبہ کا انکار نہ کرکے آپ کی اہانت و
رسوائی سے دور رہے۔

یہ تمام چیزیں آپ اس سے اس وقت حاصل کرتے ہیں جب
کہ اس کا دوست اس سے دُور رہے۔ اس صورت میں آپ کو اس پر قابو
پانے کے لئے آپ کی وضع قطع جاذب نظر اور آپ کی روش صداقت
اور منفعت پر مبنی ہونا ضروری ہے۔ نیز اس کو آپ کی پسندیدہ
روش پر اعتماد و وثوق حاصل ہو۔

لیکن رفیق مؤثر کی فطرت ایک اور ہی خمیر سے تیار ہوئی ہے
وہ پتھر کی طرح سخت اور ایسے اشخاص میں سے ہے جو ہر چیز کو شک و
شبہ کی نظر سے دیکھتے ہیں اور عملی میدان میں جوش اور سرگرمی سے
حصّہ لیا کرتے ہیں۔

اثر آفریں دوست اس بات کو لازمی سمجھتا ہے کہ اپنے اثر پذیر
دوست سے ایک لمحہ بھی غافل نہ رہے۔ مبادا ان دونوں کے مشترک
مصالح ضائع ہوجائیں اس لئے کہ اگر آپ اس کو لمحہ بھر اپنی نگرانی سے

محروم کردیں تو بہت جلد یہ بگاڑ پیدا کردے گا۔ یہی وجہ ہے کہ
مؤثر رفیق اس امر کو پسند نہیں کرتا کہ آپ اس کے متاثر دوست سے
ملاقات کریں۔ مبادا آپ اس کی کمزوری سے فائدہ اُٹھاکر دونوں
کے نقصان کا باعث بن جائیں۔ اس قسم کا خیال آپ کو اس وقت
ہوگا جبکہ آپ کے اندر حُسنِ نیت مفقود ہوجائے۔

اس وجہ سے آپ اس کے مؤثر دوست کو دیکھیں گے کہ وہ
آپ کی طرف متجسّسانہ نگاہ کرتا رہے گا تاکہ وہ آپ کو اس کے دوست
سے ملنے کا موقع فراہم کرنے سے پیشتر آپ کی مُلاقات کے مقصد سے
آگاہ ہوجائے۔ جب آپ کو وہ اس ملاقات کی اجازت عطا کردے گا
تو آپ کی دورانِ ملاقات میں آپ کے تمام حرکات و سکنات کا جائزہ
لیتا رہے گا اور آپ کی باتوں کو چوری سے سُنتا رہے گا۔ تاکہ آپ
کی مخفی غرض و غایت سے واقف ہوجائے اور آپ کے افعال
کی نگرانی کرتا رہے۔

آپ کا اس وقت یہ فرض ہونا چاہئے کہ آپ مناسب وقت
اور موزوں موقع کی تلاش میں رہیں۔ تاکہ اپنی مرادیں آپ کامیاب

ہو جائیں۔

یہ امر مخفی نہیں کہ نفس انسانی بھی ایسی دو متشابہ قوتوں میں باہم شریک ہے۔ لیکن یہ مشارکت بالکلیہ ایک ہی طرز اور ایک ہی قسم کی نہیں ہے۔

چنانچہ اثر پذیر ساتھی کبھی نہیں بدلتا۔ اس کے باوجود بعض ایسے حالات پائے جاتے ہیں، جن میں اس کی رائے کو قابل سماعت اور اس کے قول کو لائق اطاعت بنا دیا جاتا ہے۔ لیکن وہ اکثر اوقات ایک مطیع و منقاد سامع کی طرح باقی رہتا ہے۔ اس حالت کا سبب وہ درجہ ہے جہاں موثر ساتھی پہنچ چکا ہے۔

اس کے برعکس دو موثر و فاعل ساتھیوں کے درمیان بہت بڑا فرق پایا جاتا ہے۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جو ذہانت و دانائی، سرگرمیٔ عمل اور دور اندیشی کی مثال ہیں۔ اور ان میں سے ایک طبقہ ایسا ہے جو مذکورہ بالا اشخاص کے مقابلہ میں ان صفات سے بہت کم متصف ہے۔ یہ طبقہ منفعل و متاثر ساتھیوں کی طرح تساہل پسند واقع ہوا ہے۔

بعض ان میں سے ہوش و حواس گُم کردہ اور بعض بیدار اور چوکنے ہیں۔ اس سختی، نرمی، چستی، سستی، قوت و کمزوری اور کند ذہنی و دانائی کی صفات کے لحاظ سے مختلف درجہ کے انسان پائے جاتے ہیں۔

اس لحاظ سے کامیابی کا حصول اس امر پر موقوف ہے کہ "موثر ساتھی میں کمزوری کے مقام کو معلوم کیا جائے۔ اپنی طلب و خواہش میں ثابت قدمی کو اپنا شعار بنایا جائے۔ اور اس کے ساتھی کے اعتماد کو حاصل کرنے کی مہارت پیدا کی جائے۔ اگر آپ ابتداء امر میں اپنے مقصد میں ناکام ہو جائیں تو اس لئے سبکدوش نہ ہو جایئے اور اگر آپ کو منزلِ مقصود تک رسائی حاصل نہ ہو تو نا امید اور مایوس نہ ہو جایئے بلکہ راہِ عمل پر ثابت قدم رہیے جس شخص نے مشکلات کا مقابلہ نہ کیا اسے کوئی چیز حاصل نہیں ہوئی۔ بالکل اسی طرح جیسا کہ خوف زدہ اور شرمندہ دل حسین وجمیل عورت کی محبت سے مستفید نہیں ہو سکتا۔

اگر ہم اس ضرب المثل کو صحیح تسلیم کرلیں کہ جری اور

بہادر ہی لذت یاب ہوا کرتا ہے۔ تو ہمیں یہ جان لینا ضروری
ہے کہ بعض لوگ وہ ہوتے ہیں جو آسانی سے مطیع و فرماں بردار ہو جاتے
اور بعض مشکل ہی سے قابو میں آتے ہیں اس صورت میں یہ لازمی
ہے کہ مراد حاصل کرنے کے لئے صبر و استقامت اور ثابت قدمی
کو کام میں لایا جائے۔

آپ اپنے سوال کے جواب میں لفظ "ہرگز نہیں" پر اکتفا نہ
کیجئے۔ بلکہ اپنے تمام افعال کو اس طرح جاری رکھئے جیسا کہ آپ
کا طرز حسین عورت کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ آپ اس سے محبت
کرتے ہیں و ناز و انداز سے آپ کا دل بے قرار کیے دیتی ہے،
اس میں کوئی شک نہیں وہ جوں جوں آپ کے عشق و محبت کا جواب
محبت سے دینے میں انکار کرتی جائے گی ویسے ویسے آپ کی آتشِ
عشق تیز تر ہوتی جائے گی اور آپ اس کے بار بار انکار کی پروا
نہ کریں گے۔

یہی طرز روش آپ کو اعمال کے انجام دینے میں اختیار
کرنی چاہیے۔ آپ تکان اور پستی کی بنا پر اپنی جدّ و جہد کے میدان

کو نہ چھوڑیئے جب کہ آپ کو پہلی مرتبہ اپنے مقصد و خواہش میں کامیابی
حاصل نہ ہو۔ قسمت گویا ایک حسین و جمیل عورت ہے، اس کے اندر
جو جاذب نظر کشش پائی جاتی ہے قسمت بھی ان سے آراستہ ہے۔

ترغیبات اور تلقینی خیالات میں جیسے جیسے تکرار ہو گی ان کی قوت
اور ان کی تاثیر میں بھی زیادتی ہو گی۔ ہو سکتا ہے کہ ایک انسان
پہلی مرتبہ اس مسئلہ کا انکار کر بیٹھے جو اس پر پیش کیا گیا ہے لیکن جب
اس کو وہ مسلسل سُن لے اور اس کے کانوں کو بار بار وہی مسئلہ
سُنایا جائے۔ تو انجام کار وہ اس کو تسلیم کر لے گا۔ یہ کوئی اجنبی
اور تعجب خیز امر نہیں ہے اس لئے کہ آپ بذات خود اس دعوے
کی صحت کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ بھلا دوسرا کیونکر آپ کی طرح اس کا عقیدہ
نہ رکھے گا۔ تلقین اس بیج کی طرح ہے جس کو آپ ایک زرخیز و شاداب
زمین میں بوتے ہیں اس تخم کے بارآور ہونے کے وقت آپ واپس
آ کر دیکھیں گے تو آپ کو بارآور فصل نظر آئے گی۔

اس طرح اگر آپ اپنی دل کش گفتگو کے ذریعہ مؤثر ساتھی کو
اپنی طرف متوجہ کریں گے تو اس سے اثر پذیر ساتھی کو آپ سے قریب

ہونے اور آپ کی گفتگو سُننے کا آپ کے لئے ایک بہتر موقع ہاتھ آجائے گا۔ چنانچہ وہ آپ کی باتوں میں غور کرے گا دوبارہ آپ سے ملاقات کرنے کی کوشش اور آپ سے گفتگو کرنے کی سعی کرے گا۔ برخلاف اس کے اثر آفریں ساتھی اس طرح کا طرز اختیار کرنے سے احتیاط برتے گا۔

"محبت ایک ماہر اور باکمال شعبدہ گر ہے" اس قول میں کسی قسم کا شک نہیں ہے۔ کیونکہ محبت ہماری اس موجودہ حالت میں اثر پذیر سادہ لوح ساتھی کو اثر آفریں ساتھی کی رقابت سے نجات پانے کے قابل بنادے گی اس وقت آپ قوت تلقین کو اس کی طرف اس انداز سے متوجہ کرسکتے ہیں کہ جو آپ کے عظیم الشان ممکنہ نتائج حاصل کرنے کے قابل بنادے۔ اور آپ کے اندر اتنی استعداد پیدا کردے کہ آپ دوسروں کی ترغیبات اور تلقینات سے جو آپ کے نفس میں کی جارہی ہیں، محفوظ رہیں۔

کسی فرد پر مطلوبہ تاثیر حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ آپ اس سے تعلق اور ربط رکھیں۔ آپ اپنے روبرو نہ صرف قوتِ تلقین

کو پاتے ہیں بلکہ دو مساعد قوتیں بھی آپ کو میسر ہوں گی۔ ایک فکری توجہات جو براہ راست نفس سے سرزد ہوتے ہیں، دوسری جاذب قوتِ فکری۔

آپ ان قوتوں کو ان بیشتر تمرینوں اور ریاضتوں کے ذریعے نشو ونما دے سکتے ہیں جن کا ذکر ہم آپ کے روبرو ان طریقوں کی بھی تعلیم دیں گے، جن کی بدولت آپ ایسے صفات وخصوصیات کے اکتساب پر قابو پالیں گے جو آپ کو ان مؤثر اشخاص پر جو صرف انسان کی ظاہری صفات کے لحاظ سے حکم لگایا کرتے ہیں اثر انداز ہونے کے قابل بنادیں گے

علاوہ بریں ایک ایسا امر پایا جاتا ہے جس کا حصول آپ کے لئے ضروری ہے خواہ حالات کیسے ہی کیوں نہ ہوں۔ وہ امر یہ ہے کہ آپ کو اچھی طرح یہ وثوق اور اعتماد حاصل ہے کہ آپ کے اندر اس موضوع پر حاوی ہونے کی مکمل استعداد پائی جاتی ہے

یہ واقعہ حسب ذیل حادثہ کے مشابہ ہے۔

ایک نوجوان پیراکی سیکھنا چاہتا ہے۔ یہ وہ اعتقاد نہیں رکھتا کہ تمام نوجوانوں میں اس فن کو سیکھنے کی قابلیت نہیں رہتی

اور نہ اس کو سیکھنے کی ان کے اندر طاقت و استطاعت ہے۔

جس وقت سے وہ اپنے نفس میں یہ خیال اور عقیدہ رکھے گا تو لامحالہ وہ پیراکی کی طاقت رکھتا ہے اور اس کو ضرور تیرنا چاہیے۔ برعکس اس کے اگر اس کے دل میں یہ خیال گزرنے لگے کہ تیرنے کی اس کے اندر طاقت نہیں ہے، تو اس کی پیراکی کی کوشش کرنا بے کار ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ پانی میں ڈوب جائے۔

الغرض ہم مشق اور تمرین کے ذریعے ہر چیز میں مہارت اور کمال حاصل کر سکتے ہیں۔ اہم شے صرف اس بات کا اعتقاد اور خیال کر لینا ہے کہ ہم میں اس شے کے حصول کی استطاعت و قدرت موجود ہے۔

آپ کے اندر اوروں پر اثر کرنے کی قوت مخفی طور پر پائی جاتی ہے۔ لیکن اس کے متعلق اور اس کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کے بارے میں آپ کے پاس معلومات کی کمی ہے۔

ابتداءً اگر اس فن اور اس قوت کے حاصل کرنے میں آپ کو دشواری نظر آئے تو آپ کمزوری اور پست ہمتی کا شکار

نہ ہو جائیں۔ بلکہ آپ کو کامیابی پر بھروسہ ہونا چاہیئے اور آپ عملی اقدام کو برابر جاری رکھیئے۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ ان عظیم الشان ہستیوں میں سے ہو جائیں گے جو اتفاقات سے کامیاب ہوتے ہیں۔ لیکن آپ اپنی کامیابی کے سبب سے آشنا ہوں گے۔

پانچواں باب

اثر آفرینی کے بعض اصول

آپ کس طرح مؤثر ساتھی پر اثر ڈال سکتے ہیں،
گفتگو ، توجہ کارلائل اور اس کا
ملاقاتی ۔ آپ کیونکر دوسروں کو پہچان سکتے
ہیں ۔ انسانی شخصیت ، خوشبو، نفاست
وضع قطع ، حزم و احتیاط، وقار، اقدام،
اور آنکھوں کا سلام ۔ ایک مفید قاعدہ ،
وضع قطع کے عیوب کی اصلاح ۔

گذشتہ باب میں ہم نے نفسِ انسانی کی دو قوتوں یا اس

کے دو افعال کو ایسے ساتھیوں سے تشبیہہ دی ہے جو ایک
تجارتی معاملہ میں شریک ہیں۔ اس موضوع کی آئندہ تشریح میں
سہولت کی خاطر ہم اس تشبیہ پر کاربند ہو کر روشنی ڈالیں گے
اس لئے کہ یہ تشبیہہ ان علامات و آثار کی بہترین مظہر ہے جو نفس
کے افعال و وظائف کے درمیان موجود ہیں۔

اس لحاظ سے اس مؤثر ساتھی کے ساتھ پوری نگرانی اور واجبی
احترام کو ملحوظ رکھ کر معاملہ کرنا چاہیئے۔

چنانچہ انداز تخاطب، تعارف، آواز اور آنکھ، یہ چیزیں
مؤثر ساتھی پر کسی حد تک اثر انداز ہوتی ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر مؤثر ساتھی کے لئے چند ذاتی خصوصیات
اور شخصی امتیازات ہوا کرتے ہیں۔ لیکن ان کے موجود ہونے سے
یہ امر مانع نہیں ہے کہ ان تمام ساتھیوں کے اندر عمومی صفات
نہ پائے جاتے ہوں۔

باقی رہا گفتگو کے موضوع کے بارے میں تو آپ کا یہ لازمی
فریضہ ہے کہ مؤثر ساتھی کو جس چیز میں دلچسپی ہو اور اس کی نظر اور توجہ

کا مرکز جو شے ہو آپ اس کو معلوم کر لیں۔

اگر آپ نے اس کی خواہشات کے ساتھ موافقت کر لی تو
آپ خود کو اثر پذیر ساتھی کی رقابت کے فرائض سے محفوظ رکھ سکتے
ہیں اس غرض کے لئے آپ پر یہ لازمی ہو جاتا ہے کہ اس کے ساتھ آپ
رفتہ رفتہ گفتگو کریں۔ تاکہ آپ اس کی خواہشات اور آرزوؤں سے
واقف ہو جائیں اور اس کی توجہ اپنی طرف مائل کر لیں لیکن اس کو حاصل
کرنے کے لئے آپ زیادہ خوشامد اور چاپلوسی کرنے سے باز رہیں۔

آپ کو چاہیئے کہ اپنے نفس کو توجہ سے سننے کا عادی بنائیں
کیونکہ ہر فن اہم ترین ادبی صفات میں سے ہے

بیشتر ایسے لوگ ہیں جو اپنے مقاصد و اغراض میں صرف ایک ہی
خصوصیت سے کامیاب ہو جاتے ہیں اور وہ خصوصیت اس بات کی
شناخت ہے کہ کس طرح کسی چیز کو توجہ سے سنا جائے اور اس سے استفادہ کیا جائے

کارلائل کا ایک مشہور لطیفہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص جس کو
عام طور سے انسانی اخلاق و کردار کے متعلق معلومات بہم پہنچانے کا شوق
تھا، شہرۂ آفاق مصنف کارلائل سے ملاقات کرنے کے لئے اس سے اِدھر اُدھر

کی باتیں کرنا شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ بتدریج اس نے کارلائل کو ایک
اہم مسئلہ میں گفتگو کرنے پر ہموار کر لیا۔ چنانچہ کارلائل اس مسئلہ کے
بارے میں تقریباً تین گھنٹے تک گفتگو کرتا رہا۔ ملاقاتی اس کی تقریر کو
توجہ سے سُنتا رہا۔ درمیان میں ایک لفظ بھی زبان سے نہیں نکالا
جب واپس جانے لگا تو کارلائل نے اس کو الوداعی سلام کے ساتھ
اُس سے گرم جوشانہ مصافحہ کیا اور اسے دوبارہ اپنی ملاقات کی دعوت
دی۔ اس لئے کہ وہ اس کی صحبت سے بے انتہا خوش ہوا

اب آپ کے سامنے مسئلہ کے تمام پہلو واضح ہو گئے ہیں اس
لئے آپ مؤثر ساتھی کی گفتگو کان دھر کر سنئے۔ اور یہ سمجھئے کہ گویا اس
کی باتیں بے بہا ہیں۔ لیکن اس بات کا خیال ضرور رکھئے کہ کہیں وہ آپ
پر اثر انداز نہ ہو جائے۔ اس طرح آپ بجائے اس کے کہ اثر پیدا کرنے
والے ہوں اثر قبول کرنے والے بن جائیں گے۔

آپ کی توجہ نہایت ہوشیاری اور احتیاط کے ساتھ ہونی
چاہئے۔ یہاں تک کہ اگر آپ کو یہ یقین ہو جائے کہ وہ آپ کی گفتگو کی
طرف مائل ہے تو فرصت کو غنیمت سمجھئے اور اپنے مؤثر ساتھی پر اثر ڈالئے

اس طرح آپ کو اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہو جائے گی۔

باقی رہیں وہ چیزیں جو آپ کی وضع قطع اور آپ کے خارجی مظہر
کے ساتھ خاص ہیں تو میں ان کے متعلق آپ کو یہ مشورہ دیتا ہوں کہ آپ
حشو و زوائد سے پرہیز کیجیے۔ نہ آپ زرق و برق لباس پہنئے اور نہ لباس
کی طرف سے بے اعتنائی برتیئے۔ بلکہ آپ کو ایک اوسط راہ اختیار
کرنی چاہئے۔ چنانچہ یہ ضروری ہے کہ آپ کی وضع قطع سلیقہ اور نفاست
کے ساتھ سادہ ہو۔ آپ نہ تو پھٹے ہوئے پرانے پیوند لگے ہوئے جوتے
پہنئے، اور نہ بوسیدہ اور دقیانوسی ٹوپی زیب سر فرمائیے۔ کیونکہ جوتے
اور ٹوپی لباس کی بہ نسبت زیادہ جاذب نظر ہوا کرتے ہیں۔ اس میں کوئی
مضائقہ نہیں کہ آپ کا لباس قدیم وضع کا ہو لیکن وہ صاف ستھرا ہونا
چاہئے۔ کیونکہ سب سے پہلے جس چیز پر نظر پڑتی ہے وہ جوتے اور ٹوپی ہیں۔
ان ہی دو کے ذریعہ کسی کی شخصیت کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

آپ کے کپڑے سفید اور نہایت صاف ستھرے ہونے چاہئیں اور آپ زیادہ
مہکنے والے عطریات کا استعمال نہ کیجیے خواہ وہ کسی قسم کے بھی ہوں۔

اسی طرح جب آپ کسی شخص کی ملاقات کے لئے جائیں تو

آپ کے چہرے پر بشاشت موجزن ہو آپ کے اخلاق و کردار میں طمانیت
کی جھلک پائی جائے۔ آپ کو اپنے نفس پر قابو ہو، نہ تو طبیعت میں تیزی ہو
نہ ترش روئی۔ نہ آپ سے نفرت کا اظہار ہو نہ اضطراب نمایاں ہو۔
شرمندگی اور خوف و ہراسانی کو اپنے سے دُور کر دیجئے۔ آپ کی آواز
میں یکسانیت اور رسیلا پن ہو۔ اگر اپنے مخاطب سے سرگرم گفتگو ہوں
تو بہت جلد آپ اس کو مشاہدہ کریں گے کہ وہ اپنی تیز طبعی اور حدتِ مزاج
سے پشیمان اور نادم ہو چکا ہے۔ بشرطیکہ آپ کے جواب میں سکون و
طمانیت و لطافت و وقار پایا گیا ہو۔

آپ کو وقار اور طمانیت کے سانچے میں ڈھل جانا چاہیئے۔ یہی
طریقہ ہے جس سے آپ نفس کا احترام کر سکتے اور دوسروں کو مجبور بنا سکتے
ہیں کہ وہ آپ کا احترام کریں۔ اس ضمن میں دوسرے بھی اپنے آراء
معتقدات اپنے عواطف و جذبات میں آکر احترام کرنے لگتے ہیں۔

اگر آپ اس وصف اور خصوصیت سے آراستہ نہیں ہیں تو لامحالہ آپ
کو اس کے اکتساب کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس لئے کہ یہ آپ کو اکثر مرتبہ
اپنے دوستوں اور عزیزوں کی محبت حاصل کرنے میں امداد

دے گی۔

اس طریقہ پر کاربند ہو کر آپ جس شخص سے گفتگو یا ملاقات
کرتے ہیں، گویا اس سے یہ کہتے ہیں کہ جس طرح میں آپ سے سلوک
اور برتاؤ کر رہا ہوں، میں بھی آپ سے ویسے ہی سلوک اور معاملہ
کا آپ کی طرف سے متمنی ہوں۔

جب آپ گفتگو کریں تو آپ کی باتیں منفعت بخش ہوں تاکہ
آپ لوگوں کی نگاہوں کو اپنی طرف مبذول کر لیں۔ اور ان کو اپنا
زبردست ممد و معاون بنا لیں۔ تاکہ آپ ان میں اپنے خیال و فکر کی
تخم ریزی کریں۔ علاوہ بریں لوگوں کی توجہ کا حصول آپ کے فکری
اہتزازات اور تموجات کی تقویت میں اہل عوامل و عناصر
میں سے ہے۔

جب آپ کسی سے مصافحہ کریں تو اپنا ہاتھ اس طرح ملائیں کہ
نہ تو وہ سخت اور ٹھوس ہو اور نہ ڈھیلا۔ آپ تمام لوگوں کو اس
طرح سلام کیجئے جیسا کہ آپ کسی بڑے تونگر کو کرتے ہیں۔ جب کہ وہ
آپ کو بیش قیمت انعام دے۔ اس سلام کے ساتھ ساتھ اپنی نگاہوں سے

بھی زبردست اثر پیدا کیجیے۔

آئندہ باب میں ہم آپ کے روبرو آنکھوں کی قدرت اور
کرشمۂ نظر پر تفصیل سے روشنی ڈالیں گے۔ لیکن ہم یہاں آپ کے
روبرو اس مضبوط رابطہ کو بیان کریں گے جو آنکھوں کے درمیان
اور ہاتھوں سے سلام کرنے کے مابین ہے۔ اس لئے کہ دونوں
ایک دوسرے کے ساتھ جاری ہوتے اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر
اپنی تاثیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔

اگر آپ مذکورہ بالا صفات و نقائص سے آراستہ نہیں ہوئے
تو ناامید نہ ہو جائیے بلکہ آپ اس حقیقت کو پیشِ نظر رکھئے کہ جس قدر
فطری قوتیں اور خداداد استعدادیں ہیں ان تمام کا حصول ممکن ہے
جب کہ آپ ان کی طرف توجہ کریں۔ اور ان کو حاصل کرنے کے لئے
ہاتھ بڑھائیں۔

کسی باب میں ہم تشکیل سیرت اور تعمیر کردار کی کیفیت و
نوعیت پر بحث کریں گے جو ہمارا مددگار پایا جاتا ہے جس کے
اندر حیرت انگیز طاقت ہے۔ اس کا نشیمن آنکھ ہے۔ اگر ہم اوروں

پر اثر انداز ہونا چاہیں اور موثر ساتھی کے عمل میں اعانت کرنے
کا ارادہ رکھیں تو آنکھ سے کام لے سکتے ہیں۔

آنکھ کی اس طاقت سے کون واقف نہیں۔ اس کے باوجود
بہت کم لوگ ایسے ہیں جو اس طاقت سے خدمت لینے اور اس کو
کام میں لانے کے راز سے واقف ہوں۔

آنکھ کی یہ قوت سلاحِ حرب یا آلۂ دفاع کی مانند ہے اور
انسان و حیوان پر اثر ڈالنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس کے طریقہ استعمال کے
بارے میں کئی ضخیم جلدیں درکار ہیں۔ چنانچہ آنکھ ہمیشہ ایک ایسا مخزن
ہے جس سے وہ مواد اخذ کئے جاتے ہیں جو ایک محقق کو اپنی تحقیق و
مطالعہ کے لئے ضروری ہیں۔

ہم آئندہ باب کو آنکھ کی تاثیر ثابت کرنے کے لئے مخصوص
کرتے ہیں۔ پھر ہم یہ بیان کریں گے کہ مقناطیسی نظر کس طرح نشو ونما
پاتی ہے۔ اور ہم کیونکر دوسروں کی تاثیر سے اپنے آپ کو بچا
سکتے ہیں۔

چھٹا باب

آنکھوں کی قوت

دوسروں پر اثر انداز ہونے کے لئے
انسان کا سب سے بڑا ذریعہ اسباب اور نتائج
وہ فکری اہتزازات جو آنکھ کے ذریعہ منتقل
ہوتے ہیں مانوس حیوانات اور درندہ جانوروں
پر آنکھ کا اثر۔ عمل، توجہ اور کششِ مقناطیسی،
نگاہِ مقناطیسی نظر اور آگاہی، مقصد تک
رسائی، دوسرے کی نظر کی تاثیر کے خلاف
حفاظت آپ کس طرح اوروں کے دل
پر ڈال سکتے ہیں۔

آنکھ تاثیرِ شخصی کا ایک اہم ترین ذریعہ ہے وہ مخاطب
کے ذہن کو چونکاتی، اس کو متاثر کرتی اور اس قابل بنادیتی ہے
کہ وہ آپ کے ترغیب یا تحریک ذہنی کو مکمل طور پر قبول کرلے۔

علاوہ بریں آنکھ کے اندر ایک زبردست خاصیت ہے،
جس کے ذریعہ آپ اپنے ارادوں کو دوسروں کے نفس میں جاگزیں
کرسکتے ہیں۔ بشرطیکہ آپ اپنی اس قوت کو معقول طریقہ سے استعمال
کریں۔ کیونکہ آنکھ موثر ساتھی کو اپنی طرف جذب کرتی اور اس پر
جادو کا سا اثر کرتی ہے اور آپ کے لئے ایک ایسا راستہ اختیار
کرتی ہے جس کی بدولت آپ متاثر ساتھی کو بآسانی مخاطب
کرسکتے ہیں۔

جو شخص مملکت فکریہ کے قانون کو معلوم کرنا چاہتا ہے
اس کے لئے آنکھ ایک خوفناک ہتھیار ہے۔ اس قسم کے شخص کے
نفس سے جو اہتزازات پیدا ہوتے ہیں تارِ نظر بھی ان کے ساتھ
ساتھ نکلتے ہیں تاکہ ان اہتزازات کو اپنے مخاطب کے نفس میں
منتقل وجاگزیں کردیں۔

بلاشک وشبہ آپ نے سُنا ہوگا اور مشاہدہ کیا ہوگا کہ
درندوں اور وحشی جانوروں پر انسانی آنکھ کا کتنا اثر ہوتا ہے
اسی طرح متمدن یافتہ انسان اور جاہل بھائی پر اثر انداز ہوتا ہے۔

ہم میں سے بیشتر افراد نے ایسے اشخاص سے ملاقات کی ہوگی
جو اپنی قیافہ شناس نظروں اور بصیرت افروز نگاہوں کی قوت
سے غیروں کے نفس کے مضامین وافکار کا مطالعہ کرتے ہیں۔

ہم اس کے بعد کے باب میں بعض تمرینوں اور ریاضتوں کی
توضیح کریں گے جو قارئین کو نگاہ مقناطیسی کے حصول میں ممد و
معاون ہوں گی۔ کیونکہ نگاہ مقناطیسی ہی اس شخص کے لئے گراں قدر
مددگار ہے جو حیوانی مقناطیسیت میں دلچسپی رکھتا ہے۔

اگر آپ تمام تخاطب کے دوران اپنی نظر کو مناسب رخ پر مرکوز
رکھیں تو اس سے آپ کے اندر اتنی قابلیت پیدا ہوجائے گی کہ
آپ اپنے مخاطب پر ایسا اثر ڈال سکیں گے جو سحر یا مقناطیسی جاذبیت
کے مشابہ ہے اس کا سبب وہ قوی فکری اہتزازات ہیں جو مقناطیسی
نظر کے ذریعہ برپا ہوتے ہیں جن کا سرچشمہ آنکھ ہے۔

ہر وہ واقعہ جو مخصوص حالات اور مخصوص ماحول میں رونما ہوتا ہے
فطری طور پر اس کے چند خاص طریقے ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے چند
ایسے عام قواعد واصول کی تلقین دشوار ہے جو زندگی کے تمام
پہلوؤں پر منطبق ہوں۔

اس لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ آپ عام قواعد واصول کو ان
نامعلوم پیچیدگیوں کے ہم آہنگ کرنے کی مشق کیجئے جو ہر حالت
میں آپ کو درپیش ہوا کرتی ہیں۔

لیکن یہ امر نہایت ہی اہم ہے کہ آپ اپنی گفتگو اپنے مخاطب کے
چہرے پر نفوذ پذیر مقناطیسی نظر جماتے ہوئے شروع کیجئے۔ یہ ضروری نہیں
کہ آپ اس کو گھورتے رہیں بلکہ اس قدر کافی ہے کہ آپ کی نظر ثابت و برقرار
ہو، مضطرب وپراگندہ نہ ہو اور اس میں قوت ارادی اور ارتکاز فکری کا
اظہار ہوتا ہو۔

دوران گفتگو میں آپ اپنی نظر کو دوسری سمت بھی کر سکتے ہیں
لیکن یہ ضروری ہے کہ آپ کا ہر جملہ ایسا ہو کہ اس سے آپ کا مقصد اپنے
مخاطب پر اثر ڈالنا ہو۔ اور اس کے ساتھ آپ مقناطیسی نگاہ سے کام لیں

گویا آپ اپنے مخاطب کو یہ معلوم کرانا چاہتے ہیں کہ میں یہی چاہتا ہوں
اور میں اس مقصد میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گا۔

آپ اس اصل الاصول کو فراموش نہ کیجئے اور نہ ہی اس سے تجاوز کیجئے
اگر آپ کو کسی چیز کی خواہش ہو تو آپ اس کو وضاحت وصراحت
اور عزتِ نفس کے ساتھ طلب کریں اپنی نگاہیں اس شخص پر مرکوز کردیں جس سے
آپ یہ چیز مانگ رہے ہیں۔ آپ اپنے دل میں یہ یقین رکھیں کہ آپ اپنی
مراد میں کامیاب ہوں گے۔

آپ اس امر کی کوشش کیجئے کہ اپنے مخاطب کو اس قابل بنادیں
کہ وہ آپ کی طرف سے اپنی نگاہ نہ پھیرے۔ یا اس مطالبہ کے دوران
میں وہ کسی اور سمت رُخ نہ کرے۔ بلکہ حد درجہ واجبی یہ چیز ہے کہ
آپ اپنی جانب اس کی توجہ مبذول کرائے رکھیں تاکہ موثر ساتھی متاثر
ہو اور اپنے اثر پذیر ساتھی کو اجازت دیدے کہ وہ آپ سے قریب ہو جائے
اور آپ کی باتوں کی طرف کان دھرے۔ بالطبع وہ آپ کی گفتگو کو
قبول کرنے کی طرف مائل ہو جائے اور اس پر عمل درآمد کرنے پر آمادہ۔

جب آپ اس کو اپنی نگاہوں سے بچتے ہوئے دیکھیں تو آپ

حسب ذیل طریقے سے اس کو اپنی جانب متوجہ کر سکتے ہیں۔

آپ بھی اپنی نگاہ دوسری جانب پھیر لیجئے لیکن شرط یہ ہے کہ آپ تیکھے چتون سے اس کو دیکھتے رہیں۔ بالطبع وہ اس سمت متوجہ ہو جائے گا جس سمت آپ نے اپنی نگاہ پھیر لی ہے۔ اس لمحہ آپ تیز نگاہوں سے سرعتِ نظر اور عزم قوی سے اس کی طرف دیکھتے رہیں کیونکہ یہی وہ نفسیاتی لمحہ ہے جو اس کو اپنے دامِ نظر کا اسیر کرنے اور اس پر قابو پانے کے لئے مناسب ہے

لیکن اگر اس تجربے سے آپ کی حسب منشا وہ آپ کی طرف متوجہ اور آپ کی گفتگو میں دلچسپی نہیں لے رہا ہے تو میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ آپ اس کے روبرو ایک ایسا نمونہ پیش کیجئے جس کا تعلق اس مقصد سے ہو جس کی خاطر آپ اُس کے پاس آئے ہیں۔

بہت جلد آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ نے جس چیز سے اس کو آگاہ کر دیا ہے اس کا جائزہ لینے کے بعد وہ آپ کی طرف دیکھنے لگے گا اس حالت میں آپ کے لئے یہ ضروری ہے کہ آپ اپنی آنکھیں اس کی آنکھوں میں ڈال دیں اور آپ کی نظر اس کی نظر کے ساتھ ساتھ رہے نیز آپ ثابت قدم رہیں اور اس کے دل میں اپنی مکمل قوت ارادی کے ذریعہ اپنا خیال

جاگزیں کرتے رہیں۔

جب آپ اس کی نظرِ التفات کو اپنی طرف مرکوز کر لیں اور اس کے ساتھ دوران گفتگو میں اس کے مافی الضمیر کو معلوم کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو لامحالہ آپ اس سے اپنی خواہش پوری کر لیں گے۔ الّا یہ کہ اس موضوع سے آگاہ و باخبر ہو اس صورت میں اس پر اثر ڈالنا آپ کے لئے دشوار ہے۔

آپ اکثر اپنے مخاطب کے ساتھ گفتگو کے دوران میں یہ محسوس کریں گے کہ وہ کنکھیوں سے آپ کو دیکھتا ہے آپ کی گفتگو کے لئے ایک حد مقرر کرنا چاہتا ہے تاکہ اس تاثیر سے گریز کرے جو اس کو پیش آتی ہے لیکن آپ اس کو ایسا کرنے کا موقع نہ دیں۔ کیونکہ یہی وہ نفسیاتی لمحہ ہے جو آپ کی تاثیر کے حصول اور اپنی محنت کے پھل کی خوشہ چینی کے لئے مناسب ہے۔

چونکہ مقناطیسی نظر کی تاثیر کے دوران میں غور و فکر یا رائے زنی دشوار ہے اس لئے میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ اس قوت کی کافی نگرانی رکھیں جس کو دوسرا شخص آپ کو اثر پذیر بنانے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ جیسا کہ آپ دوسرے کو اس قوت کے ذریعہ اثر پذیر کرنے کی

خواہش رکھتے ہیں، اسی لئے یہ ضروری ہے کہ آپ ہمیشہ محتاط رہیں اور اپنے نفس میں یہ سوچتے رہیں کہ آپ دوسرے سے زیادہ قوی ہیں اور اس پر غالب آجائیں گے اس لحاظ سے آپ اثر پذیر یا متاثر شخص نہ بن جائے جب آپ یہ مشاہدہ کریں کہ آپ کا مخاطب اپنی قوت نظر سے آپ کے دل میں اثر ڈالنا چاہتا ہے تو آپ اس کے برعکس یہ کوشش کیجئے کہ اپنی نظر کو دوسری جانب اس طریقے سے پھیر لیں کہ اس کو اس کا شعور واحساس نہ ہو اور گویا آپ اسی کی طرف متوجہ ہیں۔ اس طرح آپ کسی امر میں غور وتامل اور رائے زنی کر سکتے ہیں اور ایک ایسے غیر جانبدارانہ موقف میں ٹھیر سکتے ہیں، جو نہ تو موثر ہے اور نہ متاثر۔ جب آپ کے روبرو کوئی معاملہ پیش آجائے، تو اس میں آپ کافی غور وخوض کیجئے۔ اگر وہ آپ کی مرضی کے مطابق نہ ہو تو حزم واحتیاط کے ساتھ اس کا انکار کر دیجئے لیکن ادب واحترام کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیجئے۔

ہمیشہ آپ اپنے موثر ساتھی کو اثر پذیر ساتھی کا رقیب بنائیے اس کو ذہن نشین رکھئے کہ دوران گفتگو میں خواہ وہ کسی قسم کی کیوں نہ ہو بات کرنے والا اثر انداز اور سننے والا اثر پذیر یا منفعل ہوا کرتا ہے۔ جیسے جیسے

یہ منفعل شخص متوجہ ہوگا اور اس کا خیال توجہ کی طرف منحصر ہوگا ویسے ویسے وہ زیادہ اثر پذیر ہوگا اس طرح اس کی قوت ارادی کمزور ہوتی رہے گی اور گفتگو کرنے والے اور اثر ڈالنے والے کی قوتِ فکری مضبوط وقوی ہوتی جائے گی۔

اس لحاظ سے جس وقت آپ سلبی حالت میں ہوں اور آپ کا مخاطب ایجابی حالت میں تو آپ اپنی ذات کو پیش نظر رکھئے ذرا بھی اس کی مہلت نہ دیجئے کہ ترغیب وتحریک یا اثر پذیری آپکے فکر وخیال پر نقش ہو جائے گفتگو کرتے وقت آپ کی آواز کی یہ شان ہونی چاہئے کہ اس کے اندر اپنے مطلوب ومقصود تک رسائی حاصل کرنے کا وثوق واعتماد جھلکتا رہے۔ اور یہ یقین واشکار ہو کہ آپ اپنے مدعا ومراد میں کامیاب ہو جائیں گے۔

اگر آپ یہ چاہیں کہ یہ نفع بخش اور سود مند الفاظ آپ کے روبرو فکری صورت میں جلوہ گر ہو جائیں تو آپ تحریک ذہنی اور ترغیب کو ایک لطافت خیز طریقہ سے استعمال کیجئے اس طرح آپ میرے مذکورہ بالا بیان کو سمجھنے پر قابو پالیں گے "ارتکاز فکر" کے متعلق جو خاص باب ہے وہ آپ کو اس طریقے کی طرف رہنمائی کرے گا۔

لیکن ہم آنے والے باب کو نگاہ مقناطیسی کے لئے مخصوص کرتے ہیں۔

ساتواں باب

نگاہ مقناطیسی

نگاہ مقناطیسی کی ماہیت۔ اس کو کس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے۔ تحریک ذہنی کی مشقیں۔

پہلی مشق:۔ ثابت و نفوذ پذیر نظر کو حاصل کرنے کا طریقہ۔ اس کا اثر انسان و حیوان پر۔

دوسری مشق:۔ آئینہ کے روبرو نگاہ کی تقویت، دوسروں کی نگاہوں کا مقابلہ کس طرح کیا جاسکتا ہے۔

تیسری مشق:۔ بینائی کے اعصاب و عضلات کا نشو و نما۔

چوتھی مشق:۔ بینائی کے اعصاب و عضلات کی تقویت کا فن۔

پانچویں مشق:۔ انسانوں اور حیوانوں پر تجربات۔

چھٹی مشق :۔ نگاہ مقناطیسی کی قوت سے کام لینا۔

نگاہ جو عام طور سے نگاہ مقناطیسی سے نامزد ہے، اس آنکھ کے ذریعہ خواہشات نفس کا مظہر ہے جس کے اعصاب و عضلات اس طرح نشو و نما پا جائیں کہ آپ اس کے ذریعے ثابت، تیز اور نفوذ پذیر نگاہیں ڈالنے پر قادر ہو جائیں۔

فکری کوشش کی پیدائش کی نوعیت و کیفیت کیا ہے؟ ہم آنے والے باب میں اس کو شرح و بسط کے ساتھ بیان کریں گے۔

باقی رہے وہ تمرینات جو اب ذیل میں پیش کئے جانے والے ہیں، وہ بے حد اہم ہیں، ان کا مطالعہ کامل توجہ اور دقّتِ نظر کے ساتھ ضروری ہے اس لئے کہ اس کے ذریعے آپ تھوڑے سے عرصہ میں اپنی نگاہوں کو اس درجہ تک تقویت بہم پہنچا سکتے ہیں کہ آپ ان کے واسطہ سے دوسروں پر اثر ڈال سکتے ہیں۔ آپ رفتہ رفتہ ان تجربات و مشاہدات کی لذت کو محسوس کریں گے جبکہ آپ اپنے قریبی اشخاص کو اس پر چسپاں کریں گے۔ آپ کے سامنے یہ حقیقت عیاں ہو جائے گی کہ آپ جن اشخاص پر تیز نظریں ڈال رہے ہیں وہ ان کی خدمت کو برداشت

کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ جب آپ چند لمحات تک اپنی نگاہیں ان پر جماتے ہیں تو وہ اپنے جسم میں ایک خاص قسم کا لرزہ اور پھریری محسوس کرتے ہیں۔

جس وقت آپ اس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے اور آپ کو نگاہ مقناطیسی میسر ہو جائے گی تو آپ کو اگر اس کے معاوضہ میں دنیا کی ساری دولت بھی دے دی جائے تو آپ ہرگز قبول نہ کریں گے۔

آپ ذیل کی تمرینوں اور مشقوں کا مطالعہ کرنے پر اکتفا نہ کریں بلکہ ان کو ہمیشہ اور مسلسل استعمال کیجئے ان کو اپنے دوستوں ساتھیوں اور جاننے پہچاننے والوں پر آزمایئے۔ تاکہ آپ بذاتِ خود نگاہ مقناطیسی کی قوت کے اثرات سے واقف ہو جائیں۔

تمرینات

۱۔ ایک سفید چوکور کاغذ لو، جس کا مربع ۱۵۔ انچ ہو اس کے وسط میں ایک سیاہ دائرہ نصف پیسہ کے برابر کھینچو۔ دائرے کا خالی حصہ تمام تر سیاہ ہونا چاہئے۔ پھر

کاغذ کو دیوار پر اپنی نظر کے مقابل چسپاں کر دو، اور
اس کے روبرو ایک کرسی پر بیٹھ جاؤ۔ سیاہ دائرہ پر نظر
جماؤ۔ ایک لمحہ تک بغیر پلک جھپکائے اسی طرح گھورتے
رہو۔ پھر نظر کو لمحہ بھر آرام دو اور دوبارہ گھورنا شروع
کر دو۔ پھر تیسری مرتبہ یہی کر د اور پانچ مرتبہ یہی عمل
دُہراتے رہو۔

اپنی کرسی کو اسی مقام پر رہنے دو اور اُٹھ کر کاغذ
کو جس مقام پر وہ ہے اس کے دائیں جانب نصف
قدم کے فاصلہ پر منتقل کر دو۔

اب کرسی پر بیٹھ جاؤ جیسا پہلے بیٹھے تھے۔ اپنے روبرو
لمحہ بھر دیوار کی طرف دیکھو۔ پھر اپنی نظر کو بغیر اس کے
کہ اپنے سر کو جنبش دو۔ دائیں طرف پھیر دو اور سیاہ دائرہ
میں تقریباً ایک لمحہ گھورو۔

یہی عمل چار مرتبہ دہراؤ۔ پھر کاغذ کو دائیں جانب کے
بجائے بائیں طرف منتقل کر دو۔

یہی مشق تین دن تک جاری رکھو۔ اس کے ساتھ ساتھ
وقت کو ایک سکنڈ سے ڈیڑھ دو سکنڈ اور پھر دو سکنڈ تک
بڑھاتے جاؤ۔ تین دن کے بعد نظر جمانے کی مدت کو تین سکنڈ
بڑھاؤ۔ اسی طرح ہر تیسرے دن ایک سکنڈ بڑھا دیا کرو
یہاں تک کہ آپ اپنی دونوں کو بغیر پلک جھپکائے اور بغیر آنسو
ڈبڈبائے پندرہ منٹ تک گھورتے رہنے پر قادر ہو جائیں۔
جب آپ اس درجہ تک پہنچ جائیں تو یقین کر لیجئے کہ آپ کی نظر
مطلوبہ قوت مقناطیسی سے فیض یاب ہو گئی اور اب اس کے
ذریعہ آپ اپنے مخاطب پر اثر ڈال سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ حیوانات
بھی آپ کی نگاہوں سے مضطرب اور خوف زدہ ہو جاتے ہیں۔

اس تمرین اور مشق آزمائی سے بیزار نہ ہو جایئے۔ کیونکہ اس کے
اندر بے شمار فائدے پوشیدہ ہیں۔

۲۔ سابقہ تمرین کو ذیل کی تمرین کے ذریعے پایۂ تکمیل
تک آپ پہنچا سکتے ہیں۔ اس کے ذریعہ آپ غیروں کی نظر کا مقابلہ
کرنے پر قادر ہوں گے۔ وہ مشق یہ ہے، کہ آپ آئینے کے

سامنے کھڑے ہو جائیے۔ اور اس کے اندر آپ کی نظر کا جو عکس
پڑ رہا ہے اس پر نظر جما دیجئے۔ اس عمل کو متعدد مرتبہ کیجئے بتدریج
ایک سکنڈ سے دو سکنڈ بڑھاتے جائیے۔ یہاں تک کہ آپ پندرہ منٹ
تک پہنچ جائیں۔ اس طرح آپ اپنے نفس کو اپنے غیروں کی
نظر کے نفوذ کا مقابلہ کرنے کا عادی بنا دیں گے اور خود اپنی نظر
کو تقویت بہم پہنچائیں گے۔

۳۔ ایک قدم کے فاصلے سے دو دیواروں کے سامنے
کھڑے ہو جائیے۔ چوکور کاغذ کو اس پر چسپاں کر دیجئے اس
طرح کہ سیاہ دائرہ آپ کی نگاہ کے نشانہ سے اوپر ہو۔ پھر مذکورہ
دائرے میں اپنی نظر کو مرکوز کر دیجئے۔

اپنے سر کو کمان کی طرح دائرہ کھینچتے ہوئے حرکت دیں
بغیر اس کے کہ اپنی نظر کو سیاہ دائرے سے ہٹائیں۔

چونکہ اس مشق آزمائی میں دونوں آنکھوں کو ان کے چشم
خانوں میں گھماتے اور حرکت دینے کی ضرورت ہوتی ہے اس
بالطبع یہ تمرین اس امر کی متقاضی ہے کہ عضلات و اعصاب میں عظیم

الشان جد و جہد پائی جائے گی۔

مذکورہ تمرین کو اس طرح بار بار دہرائیے کہ اپنے سر کو مختلف
زاویوں میں جنبش دیجئے لیکن آپ کا یہ عمل اطمینان و سکون کے ساتھ
ہونا چاہئے تاکہ دونوں آنکھیں تھک نہ جائیں۔

۴۔ کمرہ کی دیوار سے اپنی پشت چسپاں کر دیجئے اور اس
کے مقابل کی دیوار سے نظر جمائے اور سر کو جنبش دیئے بغیر نظر کو اس دیوار
سے اس دیوار تک اوپر سے نیچے اور دائیں سے بائیں جانب نگاہیں
جمائیے۔ جب آپ اپنی آنکھوں میں تکان محسوس کریں تو آرام لیجئے۔
پھر دوبارہ عمل کو دہرائیے۔

اس تمرین کا مقصد بینائی کے اعصاب و عضلات کو قوت بہم پہنچانا ہے۔

۵۔ جب آپ کو قوت نظر پر قدرت حاصل ہو جائے تو اس کا
یقین کرنے کے لئے آپ اپنے کسی دوست سے کہیں کہ وہ آپکے روبرو
ایک کرسی پر بیٹھ جائے پھر آپ اس کو گھورنے لگیں اور اس سے بھی یہ
خواہش کریں کہ وہ آپ کی طرف اپنے امکان بھر ٹکٹکی باندھے رہے
آپ بہت جلد دیکھیں گے کہ وہ تھک جائے گا اور کہہ دے گا کہ بس کیجئے

اس وقت اسی کی حالت تنویم مقناطیسی کے مشابہ ہو جائے گی۔

آپ اپنی قوتِ نظر کا تجربہ کسی بھی حیوان پر کر سکتے ہیں۔

آپ کو بہت جلد اس کا علم ہو جائے گا کہ وہ حیوان آپ سے خوفزدہ ہوگا اور مارے خوف کے آپ کے روبرو سے بھاگ جائے گا

میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ آپ کو قوت مقناطیسی کے ساتھ جو دلچسپی اور شغف ہے اس کا اظہار کسی کے روبرو نہ کیجئے۔ اس کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ جب لوگوں کو اس کا علم ہو جائے گا کہ آپ قوتِ مقناطیسی سے دلچسپی رکھتے ہیں تو وہ آپ کی تاثیر سے کنارہ کشی اختیار کرلیں گے اور یہ چیز بالطبع آپ کی قوتِ مقناطیسی کو کم کر دے گی۔

آپ اپنے راز کی حفاظت کیجئے اور اپنی قوت کا عملی طور پر مظاہرہ کیجئے محض خیال آرائی اور مجذوب کی بڑ ہانکنے میں وقت ضائع نہ کیجئے ان ریاضتوں اور تمرینوں کی دیکھ بھال کے لئے کافی وقت دیجئے ان کا مطالعہ محض سرسری طور پر یا عجلت کے ساتھ نہ کیجئے۔ بلکہ کامل غور و فکر اور طبعی تدریج کے ساتھ ان کو پڑھئے۔

آپ اپنی آنکھوں کو اس طرح نہ بنائیے کہ وہ زیادہ جھپکتی رہیں اور نہ اپنی پلکوں کو ایک دم بند کر دیجئے قوت ارادی اور فکر د تامل ان عادات کو چھوڑنے پر آپ کی امداد کریں گے۔

ان تمرینوں اور مشق آزمائیوں کی وجہ سے اگر آپ اپنی آنکھوں میں تکان محسوس کریں تو آنکھوں کو ٹھنڈے پانی سے تر کر دیجئے اس طرح آپ کو آرام و راحت محسوس ہوگی۔ جب ان امتحانات اور تمرینات کو مسلسل چنداں پابندی کے ساتھ انجام دیں گے تو آپ کو ہرگز کسی تکان کا احساس نہ ہوگا۔

آٹھواں باب

قوتِ ارادی

جاذب قوت فکریہ اور قوت مریدہ کے درمیان
فرق، اہتزازات فکر کے مختلف مظاہر انسان
کا ظرف اور اس کی شخصیت کا شعور، نفس
بشری، ارادہ اور ان کے نشو و نما کا راز
تاثیر فکری، ایجابی و سلبی، فکری تموجات
کا برپا کرنا

ہم نے گذشتہ ابواب میں اس کی وضاحت کر دی ہے
کہ کس طرح ایک شخص بلند آواز سے گفتگو کے دوران میں عمل توجہ

یا تحریک ذہنی و ترغیب کے ذریعہ اثر انداز ہو سکتا ہے جو انسان
اس قسم کی تاثیر پر عمل کرتا ہے اس کو دو اور قوتیں بہم پہنچاتی ہیں۔
ان میں سے ایک جاذب قوت فکریہ ہے اور جس کو ہم آئندہ
باب میں شرح و بسط کے ساتھ بیان کریں گے اور دوسری
قوت ایک شخص کے نفس کے ارادے کی جو تاثیر دوسرے کے
نفس پر ہوتی ہے اس سے متعلق ہے

نفس انسانی کی قوت و طاقت کے یہ دو مظاہر واقعات
ہیں جو ایک دوسرے سے جداگانہ اور متضاد ہیں۔

چنانچہ جاذب قوتِ فکریہ جب براہ راست عمل سے وابستہ
ہو جاتی ہے تو نفس کی جد و جہد کے بغیر دوسروں پر اثر ڈالنا
شروع کر دیتی ہے۔ اس لحاظ سے کسی مخصوص و معین شے میں کسی
قوی خیال کو پیدا کر دینا ایسی قوت کو برانگیختہ کرنے کے لئے کافی ہوتا
ہے جو اوروں پر اثر انداز ہونے پر قادر ہو، لیکن اگر قوت مریدہ ہی
قوت نفس کو ظاہر کرنے والی ہو۔ تو وہ حسب ذیل کیفیت سے
حاصل ہوتی ہے :۔

وہ فکری اہتزازات کو برپا کرتی رہتی ہے اور جب ایک
قوی و جری شخص کی قوت ارادی جو اسے ایک معین و مخصوص سمت
پر آمادہ کرتی ہے اس پر اثر انداز ہوتی ہے تو وہ اس کی مطیع
ہو جاتی ہے۔ اور جب قوت محرکہ کا عمل باطل ہو جائے تو اہتزازات
بھی زائل ہو جاتے ہیں۔

اس لحاظ سے ارادے کا فکری اہتزازات کو برپا کرنے
کے لئے جد و جہد کرنا اور ایک مخصوص شے کی طرف متوجہ ہونا ایک
ایسی چیز ہے جس کو ہم قوت مریدہ کی اصطلاح سے یاد کرتے ہیں۔

یہ قوت ان طبعی قوتوں میں سے ایک ہے جن کی قوت و طاقت
بے پناہ ہے۔ اور جو فہم و ادراک میں بہت کم آتی ہیں۔ چنانچہ تمام
لوگ ان سے کام لیا کرتے ہیں۔ لیکن ان میں سے بہت ایسے ہیں جو
ان کی حقیقت و ماہیت سے آشنا ہیں۔ ان میں سے بعض ان کے
اثرات و نتائج سے نابلد و ناواقف تو نہیں ہیں لیکن ان کے
سرچشمہ اور ان کی نشو و نما کا علم ان کو نہیں ہے۔

اگر قارئین اپنا قیمتی وقت اور اپنی سعی و محنت جو اس

قوت کے لئے لازمی ہیں، دینا چاہتے ہیں تو وہ اس قوت کو اس
بے پناہ درجہ تک بڑھا سکتے ہیں جس کی قیمت کا اندازہ نہیں لگایا
جا سکتا۔ ہم اس قوت کو ترقی دینے کے لئے "ارتکاز فکری"
کے باب میں مخصوص تمرینوں کو بیان کریں گے۔

قوتِ مریدہ سے موزوں و مناسب کیفیت کے ساتھ کام
لینے کے لئے ارادے کی حقیقت و ماہیت کو سمجھ لینا ضروری
ہے۔ جس کو حاصل کرکے انسانیت کی ماہیت کا علم اپنے مکمل
معنی و مفہوم کے ساتھ جلوہ گر ہو سکتا ہے۔

اکثر لوگ ذاتِ انسانی کے متعلق یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ
ذاتِ انسانی محض ایک ایسا جسم ہے جو جوہر و عنصر کے اعتبار
سے طبعی ہے۔ یہ مذہب مادہ پرستوں کا ہے۔

دوسرے گروہ کا یہ اعتقاد ہے کہ ظرف اور شخصیت کا تعلق
خیال و فکر سے ہے۔ اور اس خیال کا مرکز دماغ میں ہے اور یہ
خیال پورے جسم پر حکمراں ہے۔

یہی نظریہ کچھ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ لیکن بالکلیہ درست

نہیں ہے۔ ایک اور جماعت کا خیال ہے کہ انسان کے باطن میں ایک
اور بلند شخصیت پائی جاتی ہے۔ اس گروہ میں سے چند ہی افراد
ایسے ہیں جنھوں نے اس بلند شخصیت کے معنی کا ادراک کیا اور
اپنی زندگی کو اس کے قوانین کے مطابق و ہم آہنگ بنایا ہو۔

بنابریں ذاتِ انسانی کی حقیقت نفسِ انسانی کے مقابلہ
میں زیادہ ترقی یافتہ درجہ پر ہے۔ جیسا کہ نفس جسم سے بلند مرتبہ
ہے۔ جسم اور نفس یہ دونوں اس کے مقابلہ میں کم درجہ میں
ہیں۔

انسان تو محض اس کا آلۂ کار ہے اور جب اس کو اس
کی ضرورت ہوتی ہے تو اس سے کام لیتا ہے۔

حقیقی ظرف و شخصیت وہی ہے، جس کو ہم اس وقت محسوس
کرتے ہیں جب کہ ہم اپنے نفوس کا جائزہ لینے کی حالت میں اپنے
وجود کے متعلق سوچتے اور محسوس کرتے ہیں۔

ہم میں سے ہر شخص کو کسی وقت اپنی حقیقت اپنے وجود اور
اپنی ذات کا شعور ہوا ہوگا۔ لیکن اس نے اس کی اہمیت کو معلوم

کرنے سے بے اعتنائی اور بے توجہی برتی۔

آپ ایک لمحہ کے لئے اس کتاب کو بند کرکے رکھ دیجئے، اپنے جسم کے عضلات ڈھیلے کر دیجئے اور مکمل استرخاء کی حالت اپنے اوپر طاری کر لیجئے۔ اس طرح کہ آپ کا نفس تاثر و انفعال کے قابل ہو جائے۔ پھر آپ سکون و طمانیت کے ساتھ اپنی شخصیت کے معنی میں اس تصور کے ساتھ فکر و غور کیجئے۔ وہ آپ کے نفس اور جسم کے مقابلہ میں انتہائی بلند و برتر ہے۔ چنانچہ اگر آپ اس وقت اس تجربے و مشاہدے کے لئے موزوں و مناسب حالت میں ہوں گے تو آپ کو اپنے اندر اس شخصیت کی حقیقت و ماہیت کا احساس ہونے لگے گا اور اس کا مظہر آپ کی ذات میں جلوہ گر ہوگا۔ یہاں تک کہ نفس اور جسم دونوں زائل ہو جائیں گے اور آپ کی شخصیت ابدی اور سرمدی لباس زیب تن کئے باقی رہے گی۔

شخصیت کو ہر طرح کی قدرت حاصل ہے۔ اس کی قوت و قدرت سے بڑھ کر اس وقت کوئی چیز نہ ہوگی جس میں نفس اس

کے ارادے کے تابع فرمان ہو جانے کو سیکھ جائے اس کے بعد انسان ایک نئے روپ میں آشکار ہوتا ہے۔ اور اس درجہ قوت حاصل کر لیتا ہے جس کا احساس اس کو اس سے پیشتر نہ تھا۔

جس غرض و غایت کے پیش نظر ہم نے یہ کتاب لکھی ہے وہ ہمیں اجازت نہیں دیتی کہ اس نظریئے کی تشریح اور اس کے ان فائدوں اور خوبیوں کے اظہار میں قلم اٹھائیں، جن کے لئے کئی ضخیم جلدیں درکار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں قارئین کی نگاہوں کو اس روشن حقیقت کی طرف متوجہ کرنے کے سوائے اور کچھ ہمارے بس میں نہیں ہے۔ قارئین اس نظریئے کو تسلیم کرنے میں آزاد ہیں جو ان کی خواہش و مرضی کے مطابق ہے خواہ اس کے تمام پہلوؤں کو قبول کر لیں یا اس کے بعض پہلو تسلیم کر لیں لیکن ہم ان کے روبرو نہایت شدت کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ حقیقت کبریٰ بس اس قدر ہے کہ تفکر و تخیل انسان کے وجود اور اس کی شخصیت کے مظہر کی زبردست دلیل ہے۔ جب آپ کا نفس اس کے حقیقی راز سے واقف ہو جائے تو زندگی کا راز اس

کے روبرو آشکارا ہو جائے گا۔

یقیناً میں نے آپ کے نفس میں تفکر و تخیل کی تخم ریزی کر دی لازمی طور پر اس میں عنقریب کونپلیں پھوٹیں گی، برگ و بار آئیں گے اور ایک ایسا عجیب و غریب درخت ہو جائے گا جس کے پھولوں کی بھینی بھینی بو سے مشام عالم معطر ہو جائے گا۔ جب اس درخت کی شاخیں پھیلیں گی اور اس کی کلیاں چٹکیں گی اس وقت آپ اپنے نفس کی حقیقت سے آشنا ہو جائیں گے گویا آپ اپنے نفس کو یہ کہتے ہوئے پائیں گے کہ:

اے پروردگارِ کائنات! میں نے گردشِ دوراں کی تخلیق سے پیشتر ایک نور پایا۔ جسے پے در پے صدیوں اور نسلوں تک مشاہدہ کرتا رہوں گا ایسا نور جو تاریکی کا پردہ چاک کرتا ہے۔ جس کے بعد ظلمت آتی ہے۔ ایسی رات جس کے بعد دن طلوع ہوا کرتا ہے۔ کائنات کے فنا ہو جانے تک نہ مجھے راحت ہوگی اور نہ چین۔ اس لئے میں نفس ہوں

اور انسان کے وجود کی علت غائی۔

ارادہ تو محض فرد کی فکر کا ایک مظہر ہے۔ ارادہ اور فکر کے درمیان وہی مماثلت اور مشابہت پائی جاتی ہے۔ جو نفس اور جسم کے درمیان تعلق سے وابستہ ہے۔

ارادے کے نشو و ارتقا سے ہماری مراد یہ ہے کہ نفس ارادہ کے وجود سے آشنا ہوتے ہوئے نشو و نما پائے اور قوت ارادی نفس پر غالب رہے۔

ارادہ بذات خود قوی ہے اسے نشو و نما پانے کی حاجت نہیں، اگرچہ یہ نظریہ عام طور سے صحیح ہے مگر مروّجہ نظریہ کے مخالف ہے

ارادے کی موجیں اور لہریں تمام نفسی سالک اور گذرگاہوں میں پھیلتی ہیں۔ لیکن راہ رو کے ساتھ ان راستوں کے اتصال کو ثابت کرنا ضروری ہے تاکہ آپ نفس کے دورانِ خیالات کو اس پر بآسانی رواں دواں کر سکیں۔

فکرِ انسانی کے دو طریقے اختیار کئے جا سکتے ہیں:۔

(۱) پہلا طریقہ وہ جس کو ہم نے اثر پذیر فکری تاثیر سے نامزد کیا

ہے یہ ایک فطری و مشابہ غریزی کوشش ہے جو بذاتہ رونما ہوا کرتی ہے جس میں کسی قوتِ ارادی کی ضرورت نہیں ہوتی ۔

(۲) دوسرا طریقہ وہ ہے جس کو ہم "اثر آفریں فکری تاثیر" سے یاد کرتے ہیں۔ جو ایسی قوت کے ذریعے وقوع پذیر ہوتا ہے جو نفس سے ارادہ کی طرف پھیلتی ہے۔ ہم یہاں اس کے سبب کی تشریح کرنے کے درپے نہیں ہوتے۔ کیونکہ اس کتاب کے لکھنے سے ہمارا مقصد قارئین کو یہ معلوم کرا دینا ہے کہ یہ اشیا رکس طرح پیدا ہوتی ہیں اور کس لئے سوال کا جواب ہمارے موضوع سے باہر ہے۔

انسان جیسے جیسے اپنے افکار و خیالات کے ذریعہ فعل واثر کے راستہ میں قدم دھرتا جائے گا ویسے ویسے اس کے افکار و خیالات کی رفتار میں سستی روا رکھے گا ان کی قوت میں بھی کمی ہوتی جائے گی

جو انسان مملکت فکریہ کے قانون سے واقف ہے وہ بیشتر اوقات ان لوگوں سے ممتاز ہوگا جو اثر پذیر فکر کے راستے پر چلتے ہیں۔

تمام افکار و خیالات خواہ وہ کسی قسم کے اور کسی نوعیت کے ہوں نفس ہی سے صادر ہوا کرتے ہیں۔ اور ان کے اہتزازات اور

تموجات دوسروں پر اس طرح اثر انداز ہوتے ہیں کہ قوت دافعہ اور قوت محرکہ کم و بیش طور پر ان اہتزازات کی پیروی کرنے لگتی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ انفعالی اور اثر پذیر افکار و خیالات اثر آفریں اور فاعلی افکار و خیالات کے مقابلہ میں کمزور ہیں۔ لیکن اگر وہ مسلسل رونما ہوتے رہیں اور ہجوم در ہجوم آتے رہیں تو ان کی قوت و قدرت میں زیادتی پیدا ہو جاتی ہے۔

جو انسان اس نظریہ کی تہ تک پہنچنا چاہتا ہے اس کے لئے ہر مرتبہ ارادے میں زور اور قوت پیدا کرنے کی ضرورت ہے جس سے وہ فکری اہتزازات کے ذریعہ براہ راست دوسروں پر اثر ڈالنے کا ارادہ کرتا رہے جوں جوں اس کی یہ کوشش وجد و جہد اور پُر زور ہوتی جائے گی۔ اسی سلسلہ سے تاثیر و عمل میں بھی قوت و تمکنت زیادہ ہوگی۔

نواں باب

قوتِ ارادی

اُصول اور تجربے

ارادہ کامیابی کا اصل الاصول ہے، قوتِ
اہتزازی افکار کو منتقل کرنا اور ان کا مطالعہ مخفی
قوت عمومی تعلیمات قوت سے اوروں کو نقصان
پہنچانے کے لئے کام نہ کیجیے۔ شیطانی تجربہ
تمرینات، کسی انسان کی نظر کو متوجہ کرلینا اور
شاہ راہِ عام پر اس پر اثر ڈالنا۔ اس پر
بدوں اس کی طرف دیکھے اثر ڈالنا، بھولی
بسری یاد دلاکر اس کو تحریک دینا، ایک جرمن

طالب علم کا نتیجہ، کھڑکی سے جھانک کر گزرنے
والوں پر اثر ڈالنا، وہ اغراض و مقاصد
جن میں آپ اپنی قوت کو استعمال کر سکتے ہیں

انسان ارادہ سے ہم آہنگ ہو کر جس درجہ پر پہنچتا ہے وہ بلحاظ افراد مختلف ہوا کرتا ہے۔ بہ الفاظ دیگر قوت ارادی سب میں یکساں نہیں ہوتی۔ بلکہ کسی میں کم اور کسی میں زیادہ ہوتی ہے۔ عام طور پر انسان کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ اپنے ابنائے جنس پر گہرا اثر ڈالے جبکہ اس کا ارادہ قوی اور اس کا حوصلہ بلند و برقرار ہو۔

انسانیت کے زعماء و مصلحین نے اپنی شخصیتوں میں اس قوت کو بلند درجہ تک پہنچا دیا تھا۔ بسا اوقات وہ اس قوت کی حقیقت و ماہیت سے نا آشنا تھے، جو ان کے اندر بکھری ہوئی تھی اور نہ ہی وہ اس کے سبب کو جانتے تھے جس کی بدولت وہ اپنے اثر و نفوذ سے اپنے ہم جنسوں اور ساتھیوں پر اثر انداز ہوتے تھے۔ بلکہ حد سے حد وہ اتنا سمجھتے تھے کہ ان کے اندر ایک طرح کی قوت ہے جو دوسروں میں موجود نہیں ہے۔ لیکن وہ نہ تو اس کی ماہیت سے

واقف تھے اور نہ ان قوانین سے آشنا جو اس قوت کے تابع ہیں۔

نپولین بونا پارٹ ایک ایسے انسان کی واضح اور کھلم کھلا مثال ہے جو قوت مریدہ کے ایک بڑے درجہ پر پہنچ چکا تھا۔ اور اس کا ارادہ لاکھوں انسانوں پر مؤثر تھا۔ چنانچہ وہ اسی کا حکم مانتے تھے۔ جن نتائج پر وہ پہنچا تھا وہ حد تصور سے بڑھے ہوئے تھے۔ ہم اس کی توجیہ یہ کر سکتے ہیں کہ وہ ان اقوال کی بدولت جو مختلف حالات میں زبان زدِ خاص و عام تھے، اپنی قوت و طاقت کی ماہیت سے واقف و باخبر تھا لیکن جب اس نے ان قوانین سے انحراف کیا اور ان کو استعمال کرنے میں حد سے تجاوز کر گیا تو اس کی قوت کمزور ہو گئی اور وہ اپنی مجد و عظمت کی بلندیوں سے نیچے گر پڑا۔

قارئین مشاہدہ کریں گے کہ جو لوگ کامیاب ہوتے ہیں، وہ تمام کے تمام اپنی شخصیت اور اپنے ظرف کی حقیقت سے آشنا ہوتے ہیں ان کو اپنی ذات پر بھروسہ ہے۔ جس کام کو وہ شروع کر رہے ہیں اس میں وہ فال نیک لیتے ہیں۔

وہ نپولین کی طرح اپنی خوش بختی کا احساس کرتے ہیں۔ یہی مفہوم

مطلب ہے شخصیت کے فطری تصور و ادراک کا۔ چنانچہ وہ اقتدار
کے پیاسے اور عظمت و دولت کے بھوکے ہوتے ہیں جن کی امنگیں ان کے
دلوں میں کروٹیں لیتی رہتی اور ان کو فطری طور پر "شخصیت" کی اعانت
پر بھروسہ رکھنے پر آمادہ کرتے ہیں۔

اکثر لوگ ایسے پائے جاتے ہیں جو اس حقیقت کو جانتے ہیں لیکن
افسوس کہ وہ کارزارِ حیات میں اس قوت سے کام نہیں لیتے۔ اس لئے وہ
تھوڑی سی کامیابی پر قناعت کر بیٹھتے ہیں اور ان کو اس بات کی پروا
نہیں ہوتی کہ اکثر لوگ کامیابی کا جو تقاضہ اور مدعا سمجھتے ہیں اس کو حاصل
کریں یا دوسروں پر اپنے رسوخ و اقتدار کا سکہ جمائیں۔

اکثر لوگ اپنی مخفی قوتوں کے مالک تو ہو جاتے ہیں لیکن وہ بلند
مرتبوں کو حقارت آمیز نگاہوں سے دیکھتے اور عظمت و شہرت کو پائے
استحقار سے ٹھکراتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کا مطمحِ نظر وہ باعظمت
مقصد نہیں جس کے لئے یہ کوشش اور جد و جہد کریں۔ وہ تو اپنی اس خداداد
طاقت کو جو ان کے اندر ہے ایسی چیزیں استعمال کرنے کو پسند کرتے
ہیں جو ان کی نگاہوں میں سب سے بلند و برتر ہے۔ گویا وہ پیغمبرانہ

دعوؤں کے قائل ہیں۔ یا بقول پاک (PUCK) افسوس ہے ان فنا
پذیر مجنونوں اور پاگلوں پر۔

قدرت کا قانونِ توازن کائنات کی ہر چیز پر جاری و ساری
ہے۔ تونگری و اقتدار اور بلند مرتبوں سے تو سعادت و خوشی حاصل
نہیں کی جاتی یہ مثالیں تو کسی قدر صحیح اور درست ہیں کہ "بادشاہ کو کبھی
چین میسر نہیں ہوتا اور پھول کبھی کانٹے سے نہیں ہوتا۔

مگر میرا مقصد کوئی مذہبی وعظ و نصیحت شروع کرنا یا کسی اخلاقی
نظریہ کو ثابت کرنا نہیں ہے اس لئے کہ ہر فرد کو اپنی مرضی کے مطابق نظریہ
اختیار کرنے کا حق ہے اور کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ دوسرے کو کسی نظریہ
کے اختیار کرنے پر مجبور کرے ہم تو قارئین کو صرف ایک ہی مشورہ دیتے
ہیں اور وہ یہ ہے کہ آپ جب کبھی کوئی کام کریں تو خوش اسلوبی سے انجام دیں۔

آپ اپنے ہاتھ میں ہتھیار اٹھا لیجئے اور پیچھے کی طرف مڑ کر نہ دیکھئے
اپنے مقصد اور منزل کو معین کر لیجئے اور بلا کسی پس و پیش کے براہِ راست
اس طرف متوجہ ہو جائیے اور جو رکاوٹیں آپ کے راستہ میں پیش آئیں
ان کو دور کرتے جائیے۔

اپنی منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ آپ اپنے اندر
کامیابی کی سچی تڑپ اور امنگ پیدا کیجئے یہ بھی لازمی ہے کہ آپ اپنی
حقیقی شخصیت کا جائزہ بھی لیجئے۔ اس جائزہ کا مطلب یہ ہے کہ آپ
اپنے اندر قوت ارادی اور بلند حوصلگی پائیں۔

ہم نے گذشتہ باب میں تشریح کر دی ہے کہ قوتِ مریدہ ہی وہ ماحصل
ہے جس کے لئے آپ ارادے کو صرف کر رہے ہیں تاکہ فکری اہتزازات
برپا کریں اور ایک معین ومخصوص مقصد کی طرف لے جائیں۔

اس لحاظ سے قوت اہتزازیہ کو عام طور پر بلند آواز کے ساتھ گفتگو
کے دوران میں برپا کیا جا سکتا ہے لیکن اس کو نامعلوم طریقہ سے اہتزازات
کے ذریعہ بعید مسافت پر بھی برپا کر سکتے ہیں۔ یہ وہی واقعہ ہے کہ
جو انتقال فکر کے نام سے موسوم ہے۔

پہلا طریقہ ہمارے نزدیک پسندیدہ اور مروجہ ہے اور اس
کے شواہد و آثار بے شمار ہیں۔

باقی رہا دوسرا طریقہ۔ یہ شاذ و نادر طور پر حاصل ہوا کرتا
ہے۔ جو لوگ اس طریقہ کی بخوبی مشق کرتے ہیں وہ اس کو افشا نہ کرنے

پر عمل پیرا ہیں، لیکن جو اشخاص اس قوت کی پوشیدہ طور پر مشق کرتے
ہیں ان کی تعداد بیشتر ہے۔ ان میں سے بعض افراد تو اس قوت کے
عجیب و غریب درجہ پر پہنچ چکے ہیں جن کو ہم عجائب و غرائب میں شمار
کر سکتے ہیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ اس قوت کو انسانی جماعت کے درمیان
آشکار کریں۔ اور اس کے راز کو کھول دیں کیونکہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ
اس حقیقت کو ہمہ گیر کرنے اور اس راز کو افشا کرنے کا زمانہ
ابھی نہیں آیا۔

قوتِ مریدہ کے نشو و ارتقا کے لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ
ذات انسان کی معرفت مکمل طور پر حاصل ہو، خواہ قوت کتنی ہی بے
پناہ کیوں نہ ہو۔ اس لئے سب سے پہلے اس قوت کا شعور ہونا چاہئے
پھر اس حقیقت سے واقفیت۔ اس کے بعد کسی انسان کو اس قوت کے
باوجود اور اس کی عظمت و قدرت میں کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہیں
رہے گا۔ یہ ایک بسیط تشبیہ ہے جس سے آپ قریب سے اس موضوع
کو سمجھ سکتے ہیں۔

آپ تصور کیجئے کہ آپ کا جسم بمنزلہ ایک چادر کے ہے، جس کو

آپ کچھ مدت اوڑھے رہتے ہیں۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ چادر آپ کا ایک جزو ہو جائے۔ اسی طرح آپ کی ذات آپ کے جسم سے جداگانہ ہے باوجودیکہ آپ کی ذات آپ کے جسم سے وقتی اور ہنگامی طور پر متصل وابستہ ہے لیکن یہ اس کی سطح سے بلند ہے۔

بنابریں آپ اچھی طرح یہ امر ذہن نشین کر لیجئے کہ آپ کا نفس آپ کی ذات کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ وہ ایک آلہ ہے جس کی بدولت آپ کی ذات ظہور پذیر ہوتی ہے۔ جوں جوں آپ اپنی شخصیت و ذات کی حقیقت کے متعلق گفتگو کریں گے یا سوچتے رہیں گے، آپ کے اندر ایک نئی قوت پیدا ہو گی۔ بعض اوقات وہ اپنے ابتدائے ظہور میں دھندلی اور مبہم ہوتی ہے لیکن فراوانی تخیل و تفکر کے ساتھ ساتھ زیادہ آشکار اور اجاگر ہوتی جائے گی یہ مثال انجیل مقدس کی اس آیت کے مفہوم کے عین مطابق ہے کہ:

جو شخص بخشش کرے گا اس کے مال میں اضافہ ہوگا
لیکن جو کنجوس بنا رہے گا اس کے پاس جس قدر دولت ہوگی
وہ سب اس سے چھین لی جائے گی۔

فکر و خیال کو ایک مرکز پر محصور کر دینا جیسا کہ ہم آئندہ ابواب میں اس کی وضاحت کریں گے۔ ہر شخص کو اس قابل بنا دیتا ہے کہ وہ اپنے ارادے کو قوی سے قوی کر لے اور دوں پر تاثیر کی تکمیل کے لئے تین شرطیں ہیں۔

۱۔ خواہش نفس میں خیال کو محصور کر دینا۔

۲۔ آپ کا عقیدہ یہ ہو کہ اس خواہش و رغبت کا جو مطالبہ کیا گیا ہے وہ برحق ہے۔

۳۔ اپنی خواہش و مراد اور اپنی جد و جہد میں کامیابی کا آپ کو کامل یقین و اعتماد ہو۔

اپنے مقصد و مدعا کو حاصل کرنے کے لئے آپ کے اندر خود اعتمادی کا ہونا لازمی ہے۔ لیکن اگر آپ اس کے حصول میں شک و شبہ میں پڑ جائیں تو کامیابی یقینی نہیں ہو گی۔ اس کے اصل سبب کو آپ آئندہ مضمون میں معلوم کریں گے۔

آپ یہ گمان نہ کیجئے کہ کسی چیز کا آپ محض ارادہ کر لینے سے وہ چیز آپ کو اوروں سے حاصل ہو جائے گی۔ کیونکہ یہ اسی وقت آپ کو دستیاب ہو گی جب کہ آپ کے شریک کے اندر اس قدر قوتِ ارادی نہیں

جتنی آپ کے اندر موجود ہے لیکن جس امر کی طرف ہم آپ کی توجہ مبذول
کرانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ آپ کو یہ قوت ہر اس شخص پر جس سے آپ کا
تعلق ہے اثر ڈالنے پر کسی حد تک امداد پہنچائے گی۔ لیکن تاثیر کا درجہ
اس قوت مریدہ کی تعداد سے وابستہ ہے جو آپ کے ساتھی میں موجود ہے۔

یہ بدیہی امر ہے کہ آپ اس قوت کو قوت تحریک یا قوت ترغیب کے
ساتھ استعمال کریں، جیسا کہ ہم نے گذشتہ ابواب میں اس کی تصریح کی ہے،
آپ اس قوت کو ان تمرینوں اور ریاضتوں کے ذریعہ محصور کر سکتے ہیں،
جن کو ہم قوت ارادی کے انحصار کے باب میں ذکر کریں گے۔

ان مخفی قوتوں کو ناشائستہ مقصد یا اپنے ابنائے جنس کو نقصان پہنچانے
کے لئے کبھی استعمال نہ کرنا چاہئے۔ خواہ کوئی مقصد اس سے وابستہ کیوں نہ ہو
کیونکہ یہ مسلک ادب میں ناجائز اور حرام فعل قرار دیا جاتا ہے۔ اس کی
ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ نقصان جلد یا بہ دیر، نقصان پہنچانے والے
ہی کی گردن پر آپڑتا ہے۔ اس کے کئی اسباب پائے جاتے ہیں جن کو
یہاں بیان کرنے کی گنجائش نہیں۔ اس لئے ہم قارئین سے یہ امید کرتے
ہیں کہ وہ اس قسم کے ضرر رساں عمل سے کنارہ کشی کریں گے۔

اگر آپ اپنی قوت کو اور اپنی معلومات کو اپنی مباح ضروریات
اور جائز مصلحتوں کی تکمیل پسندیدہ کارناموں اور اپنی موجودہ حالت کو
ترقی دینے کے لئے استعمال کریں تو کوئی اندیشہ ناک بات نہیں لیکن
یہاں بھی وہی شرط عائد ہوتی ہے کہ اثر پذیر شخص کے مصالح کو آپ
کوئی ضرر نہ پہنچائیں۔

آپ ایسے شخص پر اثر ڈال سکتے ہیں۔ جو آپ کے ساتھ کسی معاملہ کا
عہد و پیمان باندھیں تو آپ اپنی قوت اور اپنی تاثیر میں افراط کرنے
والے نہ ہوں گے لیکن آپ کی منشا اپنی تاثیر سے اپنے ساتھی کو فریب
دینا ہو، یا اس کا سرمایہ چرا لینا یا اس کو اذیت و تکلیف میں مبتلا
کر دینا ہو تو آپ ایک ایسے فعل کے مرتکب ہوں گے جو حد درجہ ناشائستہ
و نازیبا ہے اور لازمی طور پر یہ اذیت ضرور آپ کی ذات کی طرف
رجوع ہوگی اور آپ کی اس بدسلوکی کا خمیازہ کسی اور دنیا میں نہیں بلکہ
اسی دنیوی زندگی میں آپ کو بھگتنا پڑے گا۔ جو بوؤ گے وہ کاٹو گے۔

گندم از گندم بروید، جو ز جو
از مکافاتِ عمل غافل مشو

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض لوگ ایسے پائے جاتے ہیں، جو اپنی قوتوں کو اوروں کو نقصان پہنچانے کے لئے استعمال کرتے ہیں لیکن وہ درپردہ ایسے شیطان ہیں جن کے مقدر میں بدبختی اور ہلاکت لکھ دی گئی ہے۔ چنانچہ وہ دوزخ کے فرشتہ ہیں جو جنت الفردوس سے نکالے گئے۔

ہم یہاں بعض ایسے مشاہدے اور تجربے قلم بند کرتے ہیں جن پر کاربند ہوکر آپ اپنے نفس کی مشق آزمائی کرتے ہیں۔ سب سے پہلے یہ بات یاد رکھیئے کہ جب آپ ارادہ کے ساتھ سوچتے ہیں تو آپ کو نہ تو اپنے ابروؤں پر بل لانا چاہیئے اور نہ اپنے ہاتھوں کو جھٹکے دینا چاہئے اور نہ ہی ایسے پراگندہ اشارے کرنا چاہئے جو آپ کے جوش وہیجان پر دلالت کرتے ہیں۔ بلکہ کامیابی کا راز تو سکون ووقار میں مضمر ہے، اور مطالعہ بھی ہو تو اس طرح کہ آواز میں کوئی اضطراب یا تُرش روئی کا اظہار نہ ہو۔

۱۔ جب آپ سڑک پر چل رہے ہوں تو آپ کو چاہیئے کہ اپنی نگاہیں اپنے سامنے چلنے والے شخص پر جمائے رکھیں

آپ کے اور اس شخص کے درمیان زیادہ سے زیادہ تین قدم کی مسافت ہونی چاہیئے۔ شخص مذکور کو اپنی نگاہوں کا نشانہ بنائیے۔ اور اس کی گردن کی پشت پر دماغ کے قریب کی سمت تیز نفوذ پذیر نظر جمائیے۔ اس اثناء میں آپ اپنے دل میں یہ ارادہ کرلیجئے کہ وہ شخص آپ کی طرف مڑکر دیکھے۔

تھوڑی سی مشق سے یہ تجربہ آپ کو حاصل ہوجائے گا۔ جب آپ اس میں کامیاب ہوجائیں تو کسی اور پر اس تجربے کو دہرائیے۔ اور اس میں کامیابی کا یقین کرلیجئے۔

یہ حقیقت روشن ہوجائے گی کہ عورتیں مردوں کی نسبت اس تاثیر کو بہت تیزی سے محسوس کرنے والی ہیں۔

۲۔ مسجد میں یا تماشہ گاہ یا محفل رقص وسرود میں جو شخص آپ کے روبرو بیٹھا ہوا ہے، حسب تمرین سابق

اس کی گدی پر نظر جما دیجئے۔ اور دل میں یہ ارادہ رکھئے
کہ وہ شخص آپ کی جانب متوجہ ہو جائے۔ چنانچہ آپ
بہت جلد مشاہدہ کریں گے کہ وہ کرسی پر متحرک ہو جائے
گا اور تھوڑی ہی دیر میں آپ کو مڑ کر دیکھے گا یہ نتیجہ
بہ آسانی تیزی کے ساتھ حاصل کیا جا سکتا ہے جب کہ
وہ شخص آپ کے جاننے پہچاننے والوں میں سے ہو۔

اگر آپ اس نتیجہ پر نہ پہونچیں تو یہ اس بات کی دلیل
ہے کہ آپ فکر و خیال کو ایک مرکز پر محصور کرنے کی قوت
پر قابو نہیں پائے ہیں۔ نیز یہ کہ آپ کی قوت ارادہ
میں ابھی کمزوری باقی ہے۔

۳۔ جب آپ ریل میں سفر کر رہے ہیں یا موٹر میں بیٹھے ہوئے
ہیں تو آپ سے دور اور آپ کے سامنے جو شخص بیٹھا ہوا
ہے ان کی طرف کنکھیوں سے دیکھئے اور اس کے بعد کسی
اور سمت متوجہ ہو جایئے۔ اور دل میں یہ خواہش پیدا
کیجئے کہ وہ شخص بھی آپ کی تقلید کرے۔ چنانچہ آپ

بہت جلد اس کو دیکھیں گے کہ وہ آپ ہی کی سمت اس طرح
دیکھ رہا ہے گویا وہ آپ کی طرف قوت مقناطیسی کے ذریعے کشاں
کشاں کھنچا چلا آ رہا ہے۔

۴۔ جب آپ کسی انسان سے گفتگو کریں تو ہو سکتا
ہے کہ یہ شخص اپنے حافظہ میں کسی ایسی بات کی تلاش
کرے جو اس کے ذہن سے فراموش ہو گئی ہے آپ
اس وقت اپنی نگاہ اس پر جما دیجئے اور اپنی قوت
کے ذریعے اس کے دل میں ایک ایسی بات ڈال
دیجئے جس کو وہ پسند کرلے۔ اکثر اوقات آپ دیکھیں
گے کہ وہ آپ کی چاہی ہوئی بات ہی کہے گا۔ لیکن اس
کا خیال رہنا چاہیئے کہ وہ بات اس گفتگو کے ہم آہنگ
ہو۔ جو آپ دونوں کے درمیان جاری ہے۔ ورنہ اثر
پذیر ساتھی اس کو بیان کرنے سے پہلو تہی کرے گا۔
اور اثر آفریں ساتھی اس کے دل میں ایک دوسری
ہی بات ڈالے گا جو اس کے مزاج کے موافق ہو۔

ہم یہاں ایک واقعہ کا اظہار مناسب سمجھتے ہیں وہ یہ کہ ہم نے ایک کتاب میں جو جرمن زبان سے ترجمہ کی گئی ہے پڑھا ہے کہ ایک طالب علم اپنے اسباق سے بہت لاپروائی برتتا تھا۔ اور ہمیشہ ورزش اور جسمانی کھیلوں سے دلچسپی رکھتا تھا اس نے اتفاق سے اپنی بے پناہ قوتِ ارادی اور قوت خیالی کا انکشاف کرلیا چنانچہ اس کو اپنے امتحانوں میں استعمال کرنے لگا اس طرح اس نے کتابیں بند کر کے رکھ دیں اور بعض سوالات حفظ کرلئے جب ممتحن نے اس کا امتحان لینا شروع کیا تو نوجوان نے اپنی پوری قوت کے ساتھ اپنے فکری اہتزازات برپا کئے جو اس کے استاد کے دل میں یہ اثر پیدا کرتے تھے کہ استاد اس طالب علم سے وہی سوالات کرتا جنھیں وہ جانتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور نتیجہ یہ نکلا کہ نوجوان امتحان میں درجہ اول میں کامیاب ہوگیا۔

۵۔ جب آپ راستہ چل رہے ہوں اور کوئی شخص آپ کی آڑ

آجائے تو آپ تیز نظر سے اس کو دیکھئے اور یہ خواہش کیجئے کہ وہ آپ کے دائیں یا بائیں جانب چلے اور یہ شرط بھی کیجئے کہ آپ اپنے راستہ سے نہیں ہٹیں گے۔ چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ نتیجہ آپ کے حسب منشا برآمد ہوگا۔

۶۔ اپنی کھڑکی کے سامنے کھڑے ہوجایئے اور کسی گذرنے والے کی طرف اس ارادے سے دیکھئے کہ وہ آپ کو مڑ کر دیکھے اگر آپ کا خیال اس پر مرکوز ہوجائے اور آپ کا ارادہ مستقل اور قوی ہے تو ضرور آپ اپنے مطلب و مراد میں کامیاب ہوجائیں گے۔

اس طرح آپ اس طرز کے مختلف امتحانات اور تمرینات انجام دے سکتے ہیں۔ یہ امتحانات اور تجربات آپ کے اندر خوداعتمادی پیدا کرنے میں مدد دیں گے۔ آپ کے ارادے کو قوی اور آپ کے حوصلہ کو بلند کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوں گے اگر آپ ابتداء کار میں ناکام ہوجائیں اور شکست کھاجائیں تو ناامید اور مایوس نہ ہوجایئے۔ بلکہ

مسلسل اور مستقل مشقیں انجام دیتے رہیے۔ یہاں تک کہ آپ منزلِ مراد تک پہنچ جائیں۔

دسواں باب

ارادۂ فکریہ کو منتقل کرنا

انتقالِ فکری کا وجود، اہتزازات ۔ افراط کا خطرہ، ارادۂ فکریہ کا عملی استعمال ۔ آپ کس طرح عظیم الشان نتائج حاصل کر سکتے ہیں ۔ آپ کس طرح دور دور تک اپنا اثر ڈال سکتے ہیں ۔ منتقل ہونے والے فکری تموجات آپ کیونکر اوروں کی تاثیر کو دفع کر سکتے ہیں ۔

افکار کیونکر منتقل ہوتے ہیں ، اوروں کا مطالعہ کس طرح ہو سکتا ہے اس کے صحیح اور درست ہونے پر یہاں کوئی دلیل و برہان پیش کرنا نہیں چاہتے ۔ کیونکہ ماہرین و علمائے نفسیات کے

کے نزدیک انتقالِ فکری کا وجود ثابت ہو چکا ہے جس طرح لاشعاعوں
لاسلکی کے وجود کو ثابت کرنے کے لئے کسی دلیل وحجت کی ضرورت
نہیں ہے۔ اس طرح انتقالِ افکار کا وجود بھی کسی دلیل وبرہان کا
محتاج نہیں ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ لوگ انتقالِ افکار کے متعلق مبہم
طریقے سے عقیدہ رکھتے تھے۔ چنانچہ جدید علمی انکشافات اور تحقیقات
نے جمہور کے اس اعتقاد کو ثابت کر دکھایا۔

اس لحاظ سے اس باب کے لکھنے کا یہ مقصد نہیں ہے کہ انتقال
افکار کے امکان یا افکار کے مطالعہ کی توفیق پر کوئی دلیل پیش کی جائے۔
بلکہ اس سے یہ بتا دینا مقصود ہے کہ آپ انتقالِ افکار یا مطالعہ
افکار سے کس طرح فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

ہر فکر وخیال خواہ وہ اختیاری ہو یا اضطراری سبب وعلت
ہوا کرتا ہے۔ فکری تموجات یا اہتزازات کو فضا میں برپا کرنے کے
یہ اہتزازات ہمارے ابنائے جنس پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان کی
اثر آفرینی کی مقدار کم وبیش ہوا کرتی ہے۔

جب افکار وخیالات ابھرتے اور برپا ہوتے ہیں تو خطِ مستقیم

کی طرف روانہ ہوتے ہیں، اور جس شخص کی طرف رُخ کرتے ہیں اس کی توجہ
اور اس کے ذہن کو اپنی جانب جذب کر لیتے ہیں۔ یہاں یہ ذکر کر دینا
مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انتقالِ فکری کی یہ قوت سالہا سال کے مطالعہ
اور تجربے کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔ جن لوگوں کو یہ قوت نصیب
ہوئی انھوں نے اس کے راز کو افشا نہ کرنا چاہا۔ اس راز کو پوشیدہ
کرنے سے ان کا مقصد ان نقصانات کو دفع کرنا تھا جن کے درپے
وہ لوگ ہو سکتے تھے جو اخلاق وکردار کی سرحد کو توڑ کر اس قوت کو ناجائز
کاموں میں استعمال کرنا چاہتے تھے۔

اس کے باوجود اس قوت کے بعض اسرار عالم آشکار ہو گئے
جن اشخاص کو اس کی حقیقت اور گہرائی معلوم ہو گئی وہ اس کے عجیب و
غریب اور حیرت انگیز نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔

اس کتاب کے لکھنے سے ہمارا مقصد بجز اس کے کچھ اور نہیں ہے کہ
قارئین کو تاثیر شمسی کے قوانین سے روشناس ہونے کی طرف رہنمائی
کر دیں جو ان دو کلموں کشش حیوانی میں محصور ہے اسی لئے ہم یہاں
اساسی اصول وقواعد کو بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں تاکہ ان کے ذریعہ

ارادے کو منتقل کیا جاسکے۔ خواہ مسافت اثر پذیر واثر آفرین کے مابین
سو کیلو میٹر ہی کیوں نہ ہو۔

قارئین کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس علم کے ارتقائی درجہ تک پہنچنا
حد درجہ دشوار ہے باقی رہی اسکی ابتدائی معلومات تو ان کو معلوم کرنا سہل
ہے۔ یہی وہ معرفت ہے جس کی ہم ذیل میں تشریح کرنا چاہتے ہیں۔

آپ کے حافظہ میں یہ نقوش تازہ ہوں گے جو ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں
کہ فکر وخیال کے نتیجے میں ایسے اہتزازات پیدا ہوتے ہیں جو ان لہروں
اور ان دائروں کے مشابہ ہیں جو تالاب میں پتھر گرنے سے پانی کی سطح
پر پیدا ہو کر پھیلتے رہتے ہیں۔

چنانچہ یہ افکار اپنی تاثیرات تمام سمتوں میں روانہ کرتے ہیں۔
لیکن جب آپ افقی طور پر پتھر پانی میں پھینکیں تو دائرے اس جہت میں
پیدا ہوں گے اور پھیلیں گے جہاں پتھر جائے گیر ہو گیا ہے یہی حال معمولی
افکار کے اہتزازات اور منتقل ہونے والے ارادے کے تموجات کا
بھی ہے۔ اس نظریہ کو ہم ذیل کی مثال کے ذریعہ آپ کے ذہن نشین
کرتے ہیں۔

ہم یہ فرض کر لیتے ہیں کہ آپ نے ایک شخص سے اپنے متعلق اس
کی کیا رائے ہے، معلوم کرنے کا ارادہ کر لیا ہے آپ اپنے ذہن پر زور
دے کر یہ سوچیں کہ اس کی خواہش ورغبت اس رائے میں کیا ہے
نیز آپ اس کو اپنے فکر وخیال کے ذریعہ اس طرح تصور کر سکتے ہیں کہ وہ
آپ کے مسئلہ کو اہمیت دے رہا ہے۔ اس طرز عمل سے آپ تمام
سمتوں پر اپنے قوی فکری اہتزازات روانہ کر رہے ہیں۔ اس میں شک
نہیں کہ ان میں سے بعض اہتزازات اس شخص تک پہنچیں گے اور اس
پر اثر انداز ہوں گے یہ اثر اندازی اس کی فعّال واثر آفریں قوت
اور اس کی ایجابی واثر پذیر قوت کے تناسب پر ہوگی۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ شخص آپ کی تاثیر کو محسوس نہ کرے،
لیکن جب آپ کی فکر کا برقی آلہ اپنے تموجات حد درجہ نمایاں واضح
طور پر اس کو پہنچیں گے اور اہتزازات کا ٹکراؤ بے حد قوی ہوگا۔

اس قسم کے خاطر خواہ نتائج تک پہنچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ
اس کتاب میں جو مشقیں بالخصوص قوت فکریہ کو محصور و مرکوز کرنے کے
متعلق پیش کی گئی ہیں ان پر عمل درآمد کیا جائے۔ ہم ہنگامی طور پر یہ

فرض کئے لیتے ہیں کہ آپ نے ان مشقوں پر عبور حاصل کرلیا ہے اس لئے
اب ہمیں ان نتائج کا انتظار کرنا چاہیے۔ جو ان مشقوں کے بعد قوت
فکریہ سے برآمد ہوتے ہیں۔

آپ نے یہ عزم کیا ہے کہ چند دنوں بعد کسی شخص سے ایک خاص
اہم مسئلہ کے بارے میں گفتگو کریں۔ اس مسئلہ میں آپ اس کی ہمنوائی
اور تائید کا ارادہ رکھتے ہیں۔ حالانکہ آپ کے اور اس شخص کے درمیان
پہلے سے کوئی تعلق اور تعارف نہیں ہے۔

آپ یہ جانتے ہیں کہ آپ کے اندر اتنی طاقت و استعداد ہے کہ
آپ اس شخص پر ان طریقوں کے ذریعہ اثر ڈالیں گے جن کا ذکر اس
کتاب میں ہوچکا ہے۔ لیکن جس چیز کو ہم اہم سمجھتے ہیں یہ ہے کہ اس شخص
سے گفتگو کرنے سے پیشتر آپ اس کے قریب ہوجائیں اور اس سے
مناسبت پیدا کرلیں۔ یا بالفاظ دیگر آپ چاہتے ہیں کہ اس کے پاس
پہنچنے کے لئے راستہ ہموار کرلیں۔ اور اس کی تائید ہوجائے۔

اگر آپ اس کے اور اپنے درمیان تعلق خاطر پیدا کرنا چاہتے ہیں
تو انتقال فکری کے ذریعہ فکری تعلق پیدا کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ کار

نہیں ہے۔

اس کے علاوہ آپ کو یہ کرنا چاہئے کہ لوگوں سے آپ اپنے نفس کو
خلوت گزیں بنالیں پھر اپنے ذہن کو تمام افکار و خیالات سے صحرا کردیں اور
اپنے جسم کو مکمل حالت ارتخا میں کردیں۔ گویا کہ آپ ایک دھوئیں کا
ایک جال ہوگئے ہیں اور آپ کے جسم کا کوئی ذاتی وجود نہیں ہے پھر
آپ اپنے سے ہر قسم کے خوف دہراس اور اندیشہ ناک امور کو دور
کردیجئے۔ پھر سکون و اطمینان کے ساتھ اس شخص کا تصور باندھئے،
جس پر آپ اپنا اثر ڈالنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ آپ اس کو بذاتِ خود
نہ جانتے ہو آپ اس کا ایک خاکہ اور پیکر اپنے ذہن میں اجاگر
کرلیجئے۔

اس میں قوت کے ساتھ مسلسل سوچتے رہئے۔ بدون اس کے
کہ آپ کی پلک جھپکے یا آپ کے عضلات میں جھٹکے پیدا ہوں۔

جب آپ بذاتِ خود یہ محسوس کرلیں کہ آپ اس شخص کے
قریب اور اس سے متصل ہوگئے ہیں تو اس وقت آپ اپنی خواہشات کے
متعلق سوچئے اور اعتماد و وثوق کے ساتھ سوچئے کہ ان خواہشات

کو آپ یقینی طور سے حاصل کرلیں گے۔

جب آپ کو اپنے نفس میں کسی خارجی تاثیر کا احساس ہو جس کو آپ کے ارادے سے تعلق نہیں تو آپ اپنی شخصیت کا اور قوت نفسی کا جو آپ کے اندر موجود ہے خیال کرتے ہوئے اس کو دور کردیں۔ اس طرح خارجی اہتزازات آپ کی ذات میں داخل ہونے کے لئے کوئی راستہ نہ پائیں گے آپ کی تقویت کے لئے یہ کافی ہے کہ آپ اپنی ذات کو اس طرح تصور کیجئے کہ وہ فکری شعاعوں سے محیط ہے اور اہم خارجی تاثیر کو آپ سے لوٹا دیتی ہے۔ اگرچہ یہ تاثیر شخصی طور پر آپ سے متعلق ہو یا نہ ہو، یہ بھی آپ کو علم ہونا چاہئے کہ ہمارے ابنائے جنس کے افکار و خیالات، خواہ ان کا رخ کسی طرف کیوں نہ ہو ان کے دائرے ہم سے آکر ملتے ہیں اور ہمیں اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔ جبکہ ہم ان تاثیرات کو دفع کرنے کے لئے چوکنا نہ رہیں۔ اس واقعہ کی تصدیق کے لئے سب سے زیادہ قریبی مثال آپ اس شخص میں پائیں گے جو ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف منتقل ہوتا ہے اس لئے کہ جب وہ دوسرے مقام میں ابھی داخل ہی نہیں ہوتا کہ اس کے آراء و افکار اس ماحول و گرد و پیش کے افکار و

خیالات سے تبدیل ہوجاتے ہیں جس میں وہ زندگی گذارتا ہے۔ خواہ یہ افکار و نظریات مذہبی ہوں یا سیاسی یا اخلاقی ہوں یا معاشرتی۔ سب میں تغیر و تبدل واقع ہوجاتا ہے۔ چنانچہ ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ بسا اوقات ایک فکر و خیال کسی شہر پر غالب ہوجاتا اور ایک عقیدہ قوم پر مسلط ہوجاتا ہے۔ اس میں اس عقیدہ کا جڑ پکڑ جانا یا اکھڑ جانا موثرات و محرکات کی قوت پر اور قوم کی اس استعداد پر مبنی ہوتا ہے جو اس عقیدہ کو قبول کرنے یا انکار کردینے کے متعلق اس کے اندر پائی جاتی ہے۔

اب ہم اپنے پہلے مفروضہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ہم نے یہ فرض کرلیا کہ آپ کے اور اس شخص کے درمیان، جو آپ کی نظر سے اوجھل اور دور ہے، انتقال فکری کے ذریعہ تعلق و اتصال کرنے کے لئے ہم نے جن ہدایتوں کو بیان کیا ہے آپ نے ان کے مطابق عمل کیا۔ چنانچہ آپ اس اتصال کے بعد اس شخص کے روبرو ہوں گے اور اس کے سامنے اپنی خواہش کریں گے تو آپ اس کو خوش آمدید کہتا ہوا اور آپ کی فکر و خیال سے مانوس ہوتا ہوا پائیں گے۔ ایسا

محسوس کریں گے کہ گویا آپ دونوں عرصہ دراز کے جانے پہچانے
دوست ہیں۔ میں آپ سے یہ نہیں کہتا ہوں کہ وہ آپ کے سوال کا
فی الفور جواب دے بلکہ وہ معاملہ پر بتدریج غور کرے گا لیکن جو تاثیر
آپ نے اس کی سمت روانہ کی ہے اس کے تردد کو دور کردے گی اور
وہ بہت جلد آپ کا ہمنوا ہو جائے گا۔ یہ آپ کے پیش نظر رہنا چاہئے آپ
اس سے گفتگو کرتے وقت اپنی آنکھوں کی قوت میں کبھی تغافل نہ برتیں
اور نہ ہی آپ اپنے ذہن و خیال سے تسلی و تشفی بخش جذبات سے
گفتگو کرنے کو فراموش کریں۔

ہر وہ شخص جو ان ابواب کا مطالعہ کرتا ہے، اس کے اندر اتنی
قابلیت نہیں کہ ہم نے اس میں جن مشقوں کی نشاندہی کی ہے اس پر
کاربند ہو، بلکہ وہی شخص اس میں کامیاب ہو سکتا ہے جو ان ابواب کو
احتیاط، غور و تامل اور بصیرت کے ساتھ مطالعہ کرے اور اس
کے اصل مفہوم و مدعا کی گہرائی تک پہنچے۔

قارئین کی مثال تو پہنائے ارض کو ٹٹولنے والے کی طرح ہے۔
چنانچہ ایک شخص کو کوئلہ ملتا ہے اور دوسرا الماس درخشاں نکال لاتا ہے

حالانکہ کوئلہ اور الماس ایک مادہ سے پیدا ہوتے ہیں اس لئے آپ
ٹوہ لگاتے رہئے۔ آپ کو کچھ نہ کچھ ملتا ہی رہے گا اور تلاش و جستجو
کیجئے تو نئی نئی چیزیں آپ پائیں گے۔

ہم اس باب کو ذیل کے اس اشارے پر ختم کرتے ہیں۔

گذشتہ ابواب میں ہم نے نفس کی جن قوتوں کی تشریح کی ہے،
وہ عجیب و غریب اور حیرت انگیز ہیں، لیکن اس سے زیادہ تعجب خیز اور
موجب حیرت جاذب قوت فکر یہ ہے جس کو ہم آنے والے باب
میں بیان کریں گے۔

گیارھواں باب

جاذبِ قوّتِ فکریہ

نظریہ بلفورڈ، روح اور مادہ دونوں باہم مشابہ ہیں۔ عجائب فطرت، لامحدود افکار کا سلسلہ، سیر حاصل خیال، حیرت انگیز نفسیات واقعات، خوف واضطراب کے نتائج، تصور حقیقت بن گیا۔ کامیابی کی شرطیں، ارادہ واقتدار، عزمِ محکم سے ہر چیز حاصل ہو سکتی ہے۔ بعض مؤلفین کے نظریات۔

محقق مولفورڈ نے نفس کی قوتوں میں تفصیلی بحث کی ہے، اس
نے اس بیان کے دوران میں اپنے فلسفہ کے ایک حصّہ کا خلاصہ اس
جملہ میں پیش کر دیا ہے کہ افکار محض اشیاء ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ خیال صرف متحرک قوت ہی نہیں ہے
بلکہ وہ دیگر تمام مادی اشیاء کی طرح ایک ہستی ہے۔

خیال مادہ شکلوں میں سے ایک ترقی یافتہ شکل ہے۔ یا وہ روح
کی ایک کثیف اور بوجھل صورت ہے۔

کائنات فطرت کا صرف ایک ہی مادہ پایا جاتا ہے جو بے شمار
متضاد صورتوں میں ظہور پذیر ہوا کرتا ہے۔

چنانچہ ہم جب کسی کے متعلق سوچتے ہیں تو درحقیقت فضا میں ہم
مادی دقیق اور اثیری اہتزازات روانہ کرتے ہیں، ان اہتزازات
کے اندر بخارات بھی ہیں اور طیران پذیر غازات بھی۔ سیالات بھی ہیں
اور ٹھوس اجسام بھی۔ اگرچہ ہم ان کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھتے لیکن
اپنے حواس کے ذریعہ ان کو محسوس کر لیتے ہیں جیسا کہ ہم ان مقناطیسی
اہتزازات کو نہیں دیکھتے جو مقناطیسی پتھر سے لوہے کے ٹکڑے کو اپنی طرف

جذب کرنے کے وقت برپا ہوتے ہیں۔

موجودات عالم کی تمام قوتیں مقناطیسی ہیں۔ چنانچہ روشنی
اور حرارت سے بھی ایسے ہی اہتزازات صادر ہوتے ہیں جیسے فکرِ
انسانی کے اہتزازات ہیں۔ لیکن ان کی تاثیر بہ نسبت فکر انسانی کی تاثیر
کے کم ہوتی ہے۔ مگر ان دونوں کا اصول ایک ہی ہے۔ ان کے وجود میں
یہ شرط نہیں لگائی جاتی کہ ہم ان کو اپنے حواس خمسہ سے کسی ایک
کو ذریعہ محسوس کریں۔

اس حقیقت کو پروفیسر ایشیا گرائے نے اپنی تالیف "عجائب فطرت"
THE MIRCALES OF NATURE کے اندر حسب ذیل
بیان کے اندر ثابت کر دیا ہے:

"صوتی تموجات کے وجود نے، جن کو کان سن نہیں
سکتے اور گوناگوں و بوقلموں روشنی کی لہروں
نے جن کو انسانی آنکھ نہیں دیکھ سکتی فکر و غور
کے لئے ایک وسیع جولان گاہ پیدا کر دی اور علم کا
ایک ایسا دروازہ کھول دیا جو اس سے پہلے بند تھا

پروفیسر ولیمز نے اپنی کتاب "مختصر علمی ابواب" SHORT CHAPTERSIN SCIENCE میں یہ حقیقت واضح کی ہے کہ:۔

صوتی تیز رو تموجات یا اہتزازات کے درمیان
جنھیں ہمارے حواس محسوس کرتے ہیں اور ان
سست رو اہتزازات کے مابین جو لطیف حرارت
سے برپا ہوتے ہیں اس درجہ نہیں پائے جاتے۔
ان دونوں قسموں کے درمیان بڑا خلا پایا جاتا ہے۔
لیکن اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ فطرت ان دونوں
کے مابین درمیانی قوت ایجاد کرنے یا بالفاظ دیگر
اس خلاء کو پُر کرنے پر قادر نہیں ہے۔ یا یہ اعتقاد
نہ کر لیا جائے کہ قدرت اس امر پر قادر نہیں کہ اس
قوت کا شعور رکھنے والے کو پیدا کردے۔ اس طرح
کہ ایسے اعضا بنادے جو اس قوت سے اثر پذیر ہوں
اور اس کو محسوس شکل میں تصور کر لیں"

ہم نے ان مولفین و محققین کے آراء و نظریات کو محض اس لئے

پیش کردیا ہے کہ قارئین پر محض فکری اہتزازات کے وجود کو ثابت کردیں
ہم سے جو فکری اہتزازات برپا ہوا کرتے ہیں ان کی ماہیت و
نوعیت یہ ہے کہ وہ بالذات خیال سے پیوستہ و وابستہ ہوتے ہیں۔ اگر
افکار کے لئے رنگ ہوتے تو ہم خوف و اضطراب کے خیالات کو گرد آلود
سطح پر کثیف اور سیاہ بادلوں کی شکل میں پھیلے ہوئے دیکھتے اور اپنے سرور
وکیف آور خیالات کو مثلاً ارادہ و اقتدار ایسے صاف شفاف اور سفید
بادلوں کے ساتھ ملے جلے اجاگر پاتے جو ان اضطراب انگیز اور ندامت خیز
اور کمزور افکار و خیالات کے اوپر بلند ہوا کرتے ہیں۔

آپ کے فکری تموجات جس مسافت کو عبور کرتے ہیں وہ کتنے ہی فاصلہ
پر کیوں نہ ہو، بہر حال وہ آپ کے ساتھ ساتھ اور آپ سے متصل ہی رہیں گے
چنانچہ یہ تموجات آپ پر اور آپ کے ساتھیوں پر بہ لحاظ طبیعتوں اور مزاجوں
کے اثر انداز ہوں گے۔ خواہ وہ خوب ہوں یا زشت۔ نیز یہ تموجات
اس ہمہ گیر مثال کی تحقیق کی طرف ہمیشہ مائل ہوتے ہیں

کند ہم جنس باہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

یہی وہ میلان ہے جس کو ہم جاذب قوتِ فکریہ سے نامزد کرتے
ہیں۔ یہ مملکت نفسی کے مظاہر میں سے ایک مظہر ہے

اس لحاظ سے خوف واضطراب آمیز خیالات اپنی جانب انھیں افکار
وتصورات کو جذب کرتے ہیں جو ان کے مماثل ومشابہ ہیں۔ اس طرح
آپ نہ صرف اپنے ذاتی افکار وخیالات سے متاثر ہوتے ہیں بلکہ دوسروں
کے آراء ونظریات سے بھی اثر پذیر ہوتے ہیں۔ اس وقت ان بوجھل
اور کثیف افکار کے تلے آپ دب کے رہ جاتے ہیں۔ یہی حال ان افکار
وخیالات کا ہے جو نفس کے اندر نشاط وفرحت پیدا کرنے والے ہیں ان
کی طرف وہی افکار منجذب ہوتے ہیں جو ان کے مشابہ وہم جنس ہیں
ان کی مجموعی مقدار سے نفس مسرور وکیف کی لذتوں میں مدہوش ہوجاتا ہے

اس لئے آپ کے افکار کو ایسی چیزوں کی طرف رخ کرنا چاہئے
جن میں آپ کے نفس کی راحت آپ کے سینہ کی کشادگی اور دل
کی شجاعت مضمر ہو۔ آپ کے عزم وہمت کا تمام تر دارومدار اقتدار
کے حصول پر ہونا چاہئے۔ تاکہ تمام مشکلات آپ کے روبرو آسان
ہوجائیں اسی طرح آپ کی خواہش ورغبت کو ہمیشہ بھلائی ہی کی طرف

متوجہ اور دوسروں کو نقصان نہ پہنچانے کے جذبے پر کاربند ہونا چاہئے
تاکہ آپ کے خزانہ حافظہ میں اس قبیل کے افکار وخیالات کا جھمگھٹا ہوجائے
جس سے آپ کی قوت میں اضافہ ہو اور آپ ان کے ذریعہ مزید فائدہ
حاصل کرسکیں۔

آپ کو اپنے نفس سے ان دو خیالوں کو جڑ پیڑ سے اکھاڑ دینا
ضروری ہے، جن میں سے ہر فکر دوسرے خیال سے آپ کے لئے حد درجہ
شدید ضرر رساں ہے یہ دونوں خوف اور بغض کے جذبات ہیں کیونکہ
ان ہی کے پیڑ سے تمام فاسد اور برے خیالات کی شاخیں نکلتی ہیں
چنانچہ اضطراب خوف کا نوخیز نومولود ہے۔ اور بغض وحسد، خبث
اور تعصب کی فاسد پیداوار۔

اس قسم کے پیڑ کو آپ جڑ ہی سے اکھاڑ پھینکئے تاکہ ان کی
شاخوں کو پھیلنے کا موقع ہی نہ ملے۔ آپ کے دل میں جو بھی خیال
گذرتا ہے اس کو پورا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ سب سے پہلے آپ
پورے جوش وخروش کے ساتھ اس کی خواہش کریں۔ پھر آپ پختہ
یقین واذعان اس بات کا رکھیں کہ اس خواہش کو آپ حاصل کرکے

رہیں گے۔ پھر آپ اس کو حاصل کرنے کے لئے قطعی اور یقینی ارادہ
کر لیجئے۔ اس طرح سے نہ کہئے کہ میں اس چیز کی آرزو رکھتا ہوں غالباً
مجھے یہ چیز حاصل ہو جائے گی۔ میں اس کا تجربہ کروں گا۔ یہ بھی نہ کہئے
کہ مجھے اس چیز کے حصول کی قدرت نہیں اس لئے کہ زندگی کی نعمتیں
ایسے ڈانواڈول اشخاص کے مقدر میں نہیں لکھی گئیں جن کے اندر
نہ تو ہمت ہو نہ جرات نہ حزم و دانائی۔

طاقتور مردانِ فکر ہی ہیں جو زندگی میں کامیاب و کامران ہوا
کرتے ہیں۔ اور جاذب قوت فکر یہ ہی ایسی چیز ہے جو اپنی اثر آفریں
شعاعیں منزل مقصود کی طرف روانہ کرتی ہے اور وہ ٹھیک اپنے
نشانہ پر پہنچتی ہیں۔

کیا آپ اپنی زندگی میں ایسے شخص سے نہیں ملے جس کے متعلق
آپ نے محسوس کیا کہ آپ اس کی طرف کھنچے چلے جا رہے ہیں۔ حالانکہ
پہلے اس سے آپ کی جان پہچان نہیں ہے۔ کیا آپ نے اپنے پوشیدہ شعور کی
بنا پر کسی انسان کی اس کے مخصوص معاملہ میں مدد نہیں کی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس قسم کے واقعات سے آپ کو سابقہ

پڑا ہوگا۔ آخر اس کا سبب! آپ کس لئے ایک شخص کی حمایت کی کوشش
کرتے ہیں۔ اور دوسرے سے دوری کا احساس کرتے ہیں حالانکہ
یہ دونوں آپ کے حق میں اجنبی اور غیر ہیں۔

اس کا سبب اہتزاز فکری کی وہ قوت ہے جس نے آپ کے
نفس کے اندر اپنے نقوش محبت مرتسم کر دئے اور یہ واقعہ ہے کہ جنس
اپنے ہم جنس و مشابہ ہی کی طرف منجذب ہوا کرتی ہے۔

آپ کی کامیابی کا انحصار اس قوت کے حاصل کرنے کے پختہ
یقین و اذعان پر ہے۔ آپ کے یقین کو کمزور نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ آپ
کے ارادہ کو قوی ہونے کی ضرورت ہے اس کے بعد آپ دیکھیں گے اس
ارادہ کی بدولت کیسے کرشمے اور عجائب ظہور میں آئیں گے۔

خواہش کرو تو پاؤ گے۔ کھٹکھٹاؤ گے تو دروازہ آپ کے لئے کھول
دیا جائے گا لیکن طلب و جستجو اٹل یقین کے ساتھ ہونا چاہئے تب کامیابی
یقینی طور سے حاصل ہو جائے گی۔

ہیلن دلمان کہتا ہے:

"جو شخص اپنی شخصیت کو پوری طرح پہچان لے، وہ

سکون و طمانیت کو اپنی نگاہوں کے روبرو پا سکتا ہے
اس کا مستقبل آرزوؤں سے لبریز اور زندگی کی نعمتوں
سے بہریاب ہو کر اس کے روبرو آجائے گا۔

دلمان نے اپنے قول میں سکون و اطمینان کا جو لفظ استعمال کیا ہے اس سے اس کی مراد یہ نہیں ہے کہ آپ ہاتھ باندھے ہوئے ایک جگہ بیٹھ جائیں اور کامیابی آپ کے قدم چومنے کے لئے آپ کے پاس خود بخود دوڑی آئے گی۔ بلکہ اس کا منشا یہ ہے کہ آپ عقل و دانش کے ذریعے کسی شے کا ارادہ و خواہش کریں۔ اور جد و جہد اور عزم و ہمت کو کام میں لائیں۔ جو فیلڈ کی رائے پر عمل کریں جو یہ ہے کہ آپ کسی شے کے انتظار میں نہ رہیں۔ کہ وہ آپ کے پاس آجائے گی بلکہ اپنی جگہ سے اُٹھئے اور اس چیز کی تلاش و جستجو کیجئے۔ پھر آپ کو وہ چیز دستیاب ہو جائے گی

اس نظریہ کی صداقت کے لئے آپ ہم سے قطعی دلیلوں اور بُرہانوں کی توقع نہ رکھئے۔ بلکہ آپ سب سے پہلے اس کو صداقت کی کسوٹی پر جانچئے۔ تجربہ آزمائش اور امتحان خود آپ کو یہ باور کرانے کا ذمہ دار ہے کہ یہ قول صادق ہے اور فلاح و نجاح یقینی۔

آپ ہر چیز کو حاصل کر سکتے ہیں، جد و جہد، عزم پیہم اور
یقینِ محکم کے ساتھ اس کی آپ خواہش کریں۔
آپ اس امر کا تجربہ کیجئے تو یہ تجربہ بے کار نہ جائے گا۔
آئندہ باب اس حقیقت کی صداقت پر محکم دلیل ہوگا۔

بارھواں باب

تعمیر سیرت

انسان کی تعمیر سیرت اور اس کا نشو ونما،
تجدیدِ مملکتِ فکریہ کا قانون، عادات قدیمہ
کو ترک کرنا اور خصائلِ نو کا اکتساب،
چار اہم اسالیب ، قوت ارادہ ، مقناطیسی
تحریک ذہنی، ترغیب نفسی، افکار میں گہرائی
ان میں سے ہر اسلوب کے فوائد و نقصانات
مثالیں اور مشقیں۔ آپ خود اپنے
نفس کے معلم ہیں۔

اب تک جن ابواب و مضامین کا تذکرہ ہوا ہے، جو شخص ان
کو درجہ بدرجہ غور و فکر کے ساتھ پڑھ چکا ہے وہ یقیناً کہہ اُٹھے گا
کہ یہاں تک جو کچھ کہا گیا ہے ٹھیک ہے۔ اگر میں نفسی صفات و اخلاق
پر عبور حاصل کر لوں تو میں ان عظیم الشان نتائج تک پہنچ سکتا ہوں
یہ حصہ گویا بیت القصیدہ ہے۔

مہربانِ من! کیا آپ نہیں جانتے کہ شکست و ناکامی سے آپ
اپنی ذات کے منکر ہو جاتے اور اپنی قوت و طاقت میں آپ کو شک پیدا ہو جاتا ہے

ہر انسان کے لئے اپنی قوت ارادی کے ذریعہ یہ ممکن ہے کہ وہ
اپنی حسب منشا اپنے لئے اخلاق و کردار کا نمونہ اختیار کر لے۔ وہ اپنی
خواہش اور اپنے ارادے کے مطابق بن سکتا ہے لیکن اپنی تخلیق کو بدل نہیں
سکتا۔ ہر شخص اپنی ذات کو نئے روپ اور نئے رنگ میں پیش کر سکتا
اور اپنی شخصیت کو گوناگوں حیثیتوں سے نمایاں کر سکتا ہے

آپ اس امر کو پیش نظر رکھئے کہ ہر نتیجہ کا ایک سبب ہے اور
ہر واقعہ کی ایک علت ہوا کرتی ہے۔

چنانچہ کاروبار میں کامیابی کا دار و مدار بعض نفسیاتی قوتوں

پر ہے۔ اور اس کی صفات لازمہ بلاشک و شبہ حزم و دُور
اندیشی، حوصلہ مندی، شجاعت، صبر و ثبات اور فہم و فراست
ہیں۔ اس پر دوسری صفات کا بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

ہر انسان میں ان میں سے بعض صفات مختلف درجوں میں
پائی جاتی ہیں۔ ہر شخص اپنے نفس میں کمزوری کا کوئی نہ کوئی مقام جانتا ہے
بسا اوقات اس کمزوری کو اپنے دوستوں کے روبرو ظاہر نہیں
کرتا۔ حتیٰ کہ وہ اپنی بیوی اور بچوں سے بھی اس کو پوشیدہ رکھتا ہے۔
لیکن وہ اس کا اعتراف اپنے نفس میں اور اپنی ذات میں کر لیتا ہے
جب اس کے دل میں اس کے اپنے ضعف کے اسباب کو زائل کرنے
کا کوئی خیال گذرتا ہے تو ان اسباب کو وہ مذکورہ بالا صفات کے مابین
پاتا ہے۔ لیکن ان کو دُور کرنے کے لئے اپنے اندر ہمت و عزیمت
کی کمی پاتا ہے

کیا وہ اس عیب کی اصلاح کے لئے کسی قیمت سے بھی
دریغ کرے۔

اگر کوئی ماہر کیمیا داں یہ اعلان کردے کہ اس نے نفسیاتی عیوب

نقائص کے خلاف ایک دوا کا انکشاف کرلیا ہے جس کو وہ پچکاری کے
ذریعہ مریض کے بدن میں پہنچا دے گا تو ہزاروں طلب گار اور شائقین
اس زندگی بخش دوا یا ان صفات کو زندہ کرنے والی اکسیر کے حاصل
کرنے کے لئے اس کے دواخانہ میں ٹوٹ پڑیں گے۔ کوئی دور اندیشی
کی پچکاری لینے کی خواہش کرے گا، کوئی شجاعت کا شربت خریدے گا
اور کوئی اثر واقتدار کا سفوف طلب کرے گا۔ وقس علیٰ ہذا۔

لیکن ان بیماریوں کو دور کرنے کے لئے کوئی کیمیائی دوا نہیں
پائی جاتی۔ مگر اسی قسم کے نتائج برآمد ہو سکتے ہیں بشرطیکہ ہم فکری قوتوں
کے قانون کو رائج اور چسپاں کریں۔ پھر ہم کیوں نہ اس قانون
سے کام لیں۔

ہم اپنے جسمانی وعقلی عادات کے غلام ہیں۔ ہمارے اخلاق و
عادات تو فی الواقع ہمارے روزمرہ کے افکار وخیالات کا نچوڑ ہیں۔ اگرچہ
ان میں سے بعض عادات واخلاق بطریق وراثت ہم میں جڑ پکڑے ہوئے
ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ہم نفس کے ایسے طریقوں پر چلنا پسند کرتے
ہیں جو ہمارے لئے ہموار کر دیئے گئے ہیں ان سے انحراف اور کنارا کشی

کرکے دوسرے کسی راستہ پر چلنا ہمارے لئے دشوار اور مشکل ہے لیکن
ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ نئے راستے اور نئے طریقے قدیم طریقوں سے بہتر
ہیں۔ جب ہم ان پر چلیں گے تو ان کو شناخت کرلینا ہمارے لئے
آسان ہو جائے گا۔ پھر ہم کیوں نہ جدید نفع بخش راستہ اختیار کریں
اور قدیم فرسودہ اور ضرر رساں طریقہ سے کنارہ کش ہو جائیں۔

اوپر بیان کیا جاچکا ہے کہ فکری عمل دو طریقوں سے حاصل
ہوتا ہے۔ ایک اثر آفریں دوسرا اثر پذیر۔

اثر آفریں طریقہ اصلی اور ارادی افکار پیدا کیا کرتا ہے اثر پذیر
طریقہ کا کام صرف یہ ہے کہ جو اصلی اور ارادی خیالات وافکار صادر
ہوتے ہیں یہ ان کو نافذ کرے اور عملی جامہ پہنائے۔

منفعل اور اثر پذیر طریقہ کی خصوصیات میں سے یہ ہے کہ وہ ہم
پر حکمراں ہے اس لئے کہ وہ عادات وعقائد سے بہت تیزی کے ساتھ
متاثر ہو جاتا ہے۔

اخلاق وکردار میں تبدیلی حسب ذیل طریقوں میں سے ایک
کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔

۱۔ یا تو یہ کہ قدیم عقائد و عادات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے اور ان کے بجائے نئے افکار و عقاید کو حاصل کرنے کے لئے کسی دوسری قوت کی مساعدت و امداد کے بغیر پختہ ارادہ کیا جائے۔ لیکن اس طریقہ کی مشق ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں۔ جب تک کہ اس کا حوصلہ بلند، ارادہ مضبوط اور اعتقاد محکم نہ ہو مگر ہر شخص ان صفات سے آراستہ تو نہیں ہوتا۔

۲۔ یا یہ انقلاب اخلاق مقناطیسی تحریک و ترغیب اور اثر آفرینی کے ذریعہ ایک خواب آور کے وسیلہ سے ہوگا جو ماہر ہو اور تنویم مقناطیسی و مصنوعی طور پر نیند لانے کے فن سے بخوبی واقف ہو اور وہ آپ کے لئے قابل اعتماد ہو۔ لیکن اس قسم کے خواب آور شخص سے آگاہ ہونا نہایت مشکل کام ہے۔

۳۔ یا یہ انقلابی طریقہ تحریک نفسی یا اثر پذیری کے ذریعہ ہو جس کا تعلق گہرے فکر و خیال سے ہے۔ یہ مخلوط طریقہ خاطر خواہ فائدہ حاصل کرنے کے لئے تمام طریقوں میں سے نہیں ہے

کیونکہ ترغیب نفسی کے ذریعہ ہر شخص اپنا منوم آپ بن سکتا ہے۔ اور اپنی حسب منشاء اپنے نفس میں ترغیبات و خواہشات پیدا کرسکتا ہے۔ اس لحاظ سے اثر پذیر طریقہ اثر آفریں طریقہ کے ارادہ سے متاثر ہو جاتا ہے۔ اور فکر عمیق اور قوت تخیل کے ذریعہ انسان اپنے نفس کو ایک ایسی انفعالی اور اثر پذیرانہ حالت میں بنا دیتا ہے جو عادات جدیدہ یا نئے اخلاق و کردار کے قبول کرنے پر آمادہ ہو جائے۔

اس طرح آپ کے خزانہ حافظہ میں آپ جس تصور کا خیال کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کوئی دوسری شے اس تصویر کے نمونے پر ہو تو لازمی طور پر وہ صورت آپ کی ذات میں مرتسم اور آپ کی شخصیت میں مجسم ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ آپ اس صورت میں مسلسل اور پیہم فکر و خیال کرتے اور اس کے اکتساب کا دائماً ارادہ کرتے ہیں۔

ہمارے خیال میں یہی وہ دوا شافی ہے جس کی تلاش و جستجو نفسی مریضوں کو کرنی چاہئے۔ ہم ذیل میں ایک مثال پیش کرتے ہیں جس پر یہ تینوں مذکورہ بالا طریق منطبق ہوتے ہیں یہ بدیہی امر ہے کہ خوف انسان میں ایک خراب اور بری صفت ہے۔ اس نے کتنے ہزاروں کا خاتمہ کر دیا عزائم کو سینوں میں

دفن اور جسمانی قوتوں کو ناکارہ و رائیگاں کر دیا۔

ہم فرض کرتے ہیں کہ خوف آپ پر مسلط ہے اور آپ اس خوف کو سابقہ طریقوں میں سے کسی ایک پر کاربند ہو کر دور کرنا چاہتے ہیں۔

سب سے پہلے آپ اپنے ارادے کو مضبوط کیجئے اور اس کی مشق اس طرح شروع کرتے ہیں۔ آپ کو اپنے نفس سے سرگوشانہ انداز میں کہنا ہے میں خائف ہونا نہیں چاہتا۔ میں خوف کو حکم دیتا ہوں کہ وہ مجھ سے علیحدہ ہو جائے لیکن اس کے باوجود خوف ابھی تک باقی رہتا ہے کیونکہ آپکا ارادہ قوی نہیں ہوا ہے کہ اس خوف پر غالب آجائے۔

اب آپ نے ایک ماہر نفسیات کے پاس جو تنویم مقناطیسی کے فن سے واقف ہے رجوع کیا اس نے آپ کو ایک کرسی پر بٹھا کر آپ سے کہا کہ آپ اپنے عضلاتِ جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیجئے۔ اپنے اعصاب کو ساکن و بے حس کر لیجئے اور اپنے اوپر مکمل سکون آمیز حالت طاری کر لیجئے۔ جب اس کو یہ یقین ہو جائے کہ آپ اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہیں تو وہ دوبارہ آپ کے دل میں یہ اثر ڈالے گا کہ آپ خوف و اضطراب کو چھوڑ دیں اور شجاعت، آرزو امنگ اور طمانیت کے جذبات سے لبریز ہو جائیں۔

اس نفسی طریقہ علاج میں کامیابی اور جذبہ خوف کو جذبات شجاعت و طمانیت سے بدل دینے کا انحصار ایک ایسے ماہر اور واقف کار منوم (خواب آور) عامل پر ہے جو بیماری کے مقام اور اس کے اسباب و محرکات سے آشنا ہے۔ جب آپ کے لئے اس نے حصول شجاعت کا راستہ ہموار کر دیا تو وہ آپ کو بتائے گا کہ کس طرح آپ ترغیب نفسی اور ذاتی تحریک ذہنی کی مشق انجام دے سکتے ہیں۔ اور کیونکر فکری عمیق اور دقیق تخلیق حاصل کر سکتے ہیں۔ تاکہ آپ اس فکر و خیال کو براہ راست اپنے نفس پر طاری کر سکیں۔ اور اس طرح آپ کو اس مرض سے نجات میسر ہو۔

لیکن ترغیب نفسی اور ذاتی تحریک ذہنی کی قدرت و استعداد کو آپ اپنے اندر اس قول کو بار بار دہرانے کے ذریعہ محسوس کر سکتے ہیں کہ میں خائف نہیں ہوں۔

میں مطمئن ہوں، خوف کا اثر میرے نفس سے زائل ہو گیا اور میں کسی چیز سے نہیں ڈرتا۔ آپ کو یہ الفاظ نفع بخش طریقہ اور ذاتی یقین و اذعان کے ساتھ زبان سے نکالنا چاہئے۔ جب آپ اس حالت تک پہنچ جائیں تو فکر عمیق اور تخیل کی گہرائی تک منتقل ہو جائیں گے اور آپ کے اندر اتنی

قابلیت پیدا ہو جائے گی کہ اپنے نفس کو آپ انفعالی حالت میں بنا دیں
جو ہر قسم کی تاثیر کو قبول کر سکے۔ پھر آپ بہت دیر تک اس شے کے متعلق
فکر و خیال کیجئے جس کو آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس فکر تک رسائی
حاصل کرنے کے لئے حسب ذیل طریقے ہیں :۔

آپ فکری تعمق اور تخیل کی گہرائی تک کیونکر پہنچیں۔

ایک ایسا مقام انتخاب کیجئے جو سکون پرور ہو۔ ہر قسم کے شور و
غوغا سے دور ہو۔ ہر انسانی چہل پہل سے تنہا ہو۔ ایسے تنہا مقام میں آپ
ایسی کرسی یا چارپائی یا کسی ایسی نشست گاہ پر بیٹھ جائیے جو آپ کو اچھی
معلوم ہو۔ اپنے جسم کے تمام عضلات کو ڈھیلا کر دیجئے۔ اپنے اعصاب
کو حرکت کرنے اور جھٹکے لگانے سے محفوظ رکھئے پھر ایک لمبا سانس
آہستہ سے کھینچئے اور ہوا کو باہر پھینکنے سے پیشتر اپنے پھیپھڑوں کے اندر
چند سیکنڈ تک محفوظ رکھئے۔ ہوا اندر کھینچنے کا عمل بار بار دہرائیے
یہاں تک کہ آپ راحت و نشاط اور انبساط محسوس کریں۔

تیرھواں باب

ارتکاز فکری

ارتکاز فکری کی تعریف، فکر و خیال کو دائرۂ عمل
میں ضم کر دینا۔ ارتکاز فکری کے فائدے۔ عمل کا
ثمرہ، انحطاط جسم اور صنعت عقل کے خلاف ایک
مفید دوا، ارتکاز فکری کے شروط۔

ارتکاز فکر سے یہاں ہماری مراد قوتوں کو ایک نقطہ پر جمع
کر دینا۔ اور فکر و خیال کو تمام تر ایک قوت و غرض پر اس طرح متوجہ کر دینا
جیسے کہ مرئی عدسہ سورج کی شعاعوں کو ایک مرکز پر اکٹھا کر دیتا ہے
جس قوت کا مقتضا یہ ہے کہ انسان اس کے ذریعہ اپنی تمام توجہ

اور اپنی تمام عقلی قوتوں کو کسی خاص فکر یا کسی خاص عمل کی طرف پھیر دیتا ہے تو وہ بلاشبہ ایک ایسی عظیم الشان قوت ہے جس کی انسان کو اس کے روزمرہ کے کاموں میں اور اس کی زندگی کی ضروریات اور مصلحتوں کے پورا کرنے میں ضرورت ہوتی ہے۔

اور ہم جب اپنی فکر کو اپنی کوششوں کی طرف منسوب کردیں اور ان دونوں کو کسی عمل کے ہم آہنگ و مطابق بنادیں تو یہ عمل حسن و استحکام کے شہ کار نمونے پیش کرے گا۔ بخلاف اس کے جو انسان کسی مسئلہ یا معاملہ میں مشغول ہو لیکن اس کا خیال اس مسئلہ یا معاملہ کے ہم آہنگ نہ ہو بلکہ اس سے بھاگنے کی کوشش کرے یا وہ کسی اور کام کی طرف اپنی توجہ مبذول کئے ہوئے ہو تو اس سے کسی بلند و برتر کارنامے کو پیش کرنے کی توقع از بس عبث ہے۔

کسی شے کے بارے میں فکر و خیال کو ایک مرکز پر محصور کرنا اور اس کے ساتھ جدوجہد کو کام میں لانا اور کسی اور جانب اپنی توجہ کو نہ صرف کرنا اور دوسرے محرکات و موثرات کو دور کر دینا۔ یہ تمام اس شے کے حصول میں اور فکر و خیال کی کامیابی میں ممد و معاون ہیں اس کا

بلاشک و شبہ عمل کی جدت اور زاویہ نظر کی جودت ہے۔ جب عمل نیک اور خوش اسلوب ہو تو اس کا معاوضہ گراں بہا ہوگا۔

ہم گذشتہ باب میں ذکر کرچکے ہیں کہ ہر انسان اپنے مقصد و مراد کو حاصل کرسکتا ہے، بشرطیکہ اس کی طلب و خواہش میں جوش و خروش پایا جائے۔ جب وہ اپنی کوششوں کو ایک چیز پر محصور کردے اور اس کے ماسوا سے اپنی نظر پھیر لے تو یہ کوشش جو ایک ہی غرض و غایت کی طرف متوجہ اور مجتمع کی گئی ہے لازمی طور پر فلاح پانے کی حقدار ہے۔

گذشتہ بیانات کا خلاصہ اور نچوڑ اس ایک جملہ میں پیش کیا جا رہا ہے جب آپ کوئی کام شروع کرتے ہیں، خواہ وہ کام کسی کا کیوں نہ ہو، اس کو آپ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ انجام دیجئے

محنت اور جدوجہد سے کوئی کام آپ شروع کرتے ہیں تو آپ کے اس عمل میں خوبی اور جدت پیدا ہوگی۔

اگر آپ اپنی فکر کو ایک مرکز پر محصور کرنے اور وقت واحد میں امر واحد پر اپنے خیال کو مرکوز کرنے میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو گذشتہ مشقیں انجام دینی پڑیں گی اسی طرح وہ تجربات اور امتحانات بھی عبور

کرتے ہوں گے جن کا بیان چودھویں باب میں ہونے والا ہے۔ اس
مشق آزمائی کے دوران میں آپ نہ تو اُکتا جائیں اور نہ ناک بھوں چڑھائیں
بلکہ آپ اپنی قوت ارادی کو اپنے جذبات و حسّیات پر غالب کر دیجئے۔

ارتکاز فکری کے لئے علاوہ ان فوائد و منافع کے جن کا ذکر ہم نے
کیا ہے ایک اور فائدہ ہے وہ جسمانی اور نفسانی قوتوں کو آرام و آسائش بہم پہنچانا ہے۔

فرض کیجئے کہ جسمانی یا فکری جد و جہد کی وجہ سے جس کو آپ نے کسی
عمل میں صرف کیا ہے آپ کو تکان محسوس ہونے لگی اور آپ کچھ وقت کے
لئے آرام کرنا چاہتے ہیں، جب آپ سونا چاہتے ہیں تو لا محالہ وہ خیال جس سے
آپ کا دل و دماغ سیراب ہے۔ آپ کے تخیل پر آمد و رفت شروع کر دے گا
اور آپ کو نیند کی لذت سے محروم کر دے گا۔

یہ نظریہ مسلمہ نظریات میں سے ہے کہ ہر فکر و خیال کے لئے جد و جہد
درکار ہے اس سلسلہ میں دماغ کے چند خلیّات آرام لیتے ہیں۔

اس سے یہ امر ذہن نشین ہوتا ہے کہ جس وقت ہم خلیات کو آرام و
راحت پہنچانے کا ارادہ کرتے ہیں جو مسلسل عمل اور کوشش سے تھک گئے ہیں
تو ہم اپنے فکر و خیال کو ایک دوسرے عمل کی طرف پھیر دیتے ہیں جو پہلے عمل کے

مخالف ہے۔ اس طرح ہم پہلے خلیات کو موقع دیتے ہیں کہ وہ مشقت
اُٹھانے اور کد و کاوش جھیلنے کے بعد راحت و آسائش کا مزہ چکھیں۔

اب ہم اس باب کو یہیں ختم کرتے ہیں اور آئندہ باب میں بعض
اپنی مشقوں کا ذکر کرتے ہیں جو آپ کے اندر ارتکاز فکر کے ملکہ کو قوی
کرتی ہیں۔

چودھواں باب

خیال کو کس طرح ایک مرکز پر لا سکتے ہیں

اساسی شرط، قوت ارادہ، عضوی حرکات کا ارادے کے تابع ہونا، مشقیں، جسمانی اور عقلی راحت کے درمیان مساوات، مثالیں، خارجی اشیاء کی طرف پھیرنے والا انتباہ

(۱) فکر و خیال کو ایک مرکز پر مجتمع کرنے کی قوت کے حصول کے لئے اساسی شرط یہ ہے کہ اس فکر کو شور و شغف اور ہر قسم کی نقل و حرکت کو اور توجہ کو دور کر دیا جائے جو آپ کے پیش نظر مقصد کے مخالف ہو، اس چیز کے حاصل کرنے کا دار و مدار اس پر ہے کہ جسم اور

عقل پر غلبہ حاصل کیا جائے اور ان دونوں کو اپنے ارادے
کا تابع و مطیع کر دیا جائے۔

ضروری ہے کہ جسم روح کا تابع ہو اور روح ارادے کی
فرماں بردار۔

ارادہ بذاتِ خود قوی ہے۔ روح ہی ایسی چیز ہے جو تقویت
کی محتاج ہے۔

اس قسم کا نتیجہ اس وقت برآمد ہوتا ہے کہ جب روح کو ارادے
کا تابع و ماتحت بنا دیا جائے۔ جب ارادہ قوی ہوگا تو فکری اہتزازات
کے شدت کے ساتھ برپا کرنے کے لئے پورا نظام قوی و طاقتور ہو جائیگا
اس طرح مطلوبہ تاثیر حاصل ہو جائے گی اس قوت کے حصول کے لئے
حسب ذیل طریقوں پر کاربند ہونا ضروری ہے:

۱۔ آپ ایک کرسی پر آرام سے بیٹھ جائیے۔ اپنے عضلات
ڈھیلے چھوڑ دیجئے۔ اور تقریباً پانچ منٹ تک ساکن اور بے
حس حالت میں بیٹھے رہنے کی کوشش کیجئے۔

اس عمل کو کئی مرتبہ دہرائیے۔ یہاں تک کہ آپ اس فعل کے

انجام دینے سے کسی قسم کی تکان یا بے چینی اور گھبراہٹ کو
محسوس نہیں کرتے ہیں، پھر اس مدتِ عمل کو دس منٹ سے
پندرہ منٹ تک بڑھا دیجئے۔

آپ اس مقصد تک بہ یک وقت پہنچنے کے لئے خواہ مخواہ اپنے
نفس کو مشقت میں مبتلا نہ کیجئے۔ بلکہ الگ الگ کئی باریوں میں
مشق کا تجربہ کیجئے۔

۲۔ آپ ایک کرسی پر سیدھے بیٹھ جائیے اس طرح کہ آپ کا سر اور
ٹھوڑی سامنے کی طرف جھکی ہوئی اور آپ کے شانے پیچھے
کی جانب۔ سیدھا ہاتھ اپنے شانے کے اوپر تک بلند کیجئے اپنا
سر گھمائیے اور اپنی نظر ایک منٹ تک اپنے ہاتھ پر مرکوز کر دیجئے
بدون اس کے کہ آپ اپنے سیدھے ہاتھ کو جنبش دیں۔ یہی
تجربہ اپنے بائیں ہاتھ پر بھی کیجئے۔ جب آپ اس تجربے کے عمل پر
قابو پالیں اور اپنے ہاتھ کو بے حس و حرکت باقی رہنے دیں تو اس
مشق کی مدت کو دو منٹ پھر تین منٹ۔ یہاں تک کہ پانچ منٹ تک
بڑھا دیجئے۔ اس اثناء میں آپ کی ہتھیلی کا رخ پیچھے کی طرف ہونا

چاہئے اس صورت میں آپ انگلیوں کے پوروؤں پر نظر جماتے
ہوئے اپنے ہاتھ کو ساکت و جامد کر سکتے ہیں۔

۳۔ ایک گلاس کو پانی سے بھر دیجئے۔ اور اس کو اپنے داہنے ہاتھ سے
انگلیوں میں تھام لیجئے، اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی تک سامنے کی
طرف بڑھائیے۔ پھر اپنی دونوں آنکھوں کو گلاس پر جما دیجئے
اور کوشش اس امر کی کیجئے کہ ہاتھ بلا حس و حرکت اس طرح
باقی رہ جائے کہ پانی مسطح و ہموار و مستوی حالت میں رہے۔
اس عمل کو ایک منٹ کے عرصے تک شروع کیجئے۔ پھر اس کو
بتدریج بڑھاتے جائیے۔ یہاں تک کہ آپ پانچ منٹ تک
پہنچ جائیں۔ اس عمل کو سیدھے ہاتھ اور بائیں ہاتھ کے
درمیان مختلف مرتبہ انجام دیجئے۔

۴۔ آپ کو اپنی روزمرہ زندگی میں یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ اپنی وضع
قطع کو خشک یا نفرت انگیز بنالیں یا اپنی ہیئت اور شخصیت کو
ہیجان پذیر اور عصبی المزاج بنائیں۔ بلکہ آپ کو ہمیشہ باوقار
اور حلیم الطبع انسان کی سی شکل و صورت میں نمایاں ہونا چاہئے

ذیل میں جو مشقیں بیان کی جاتی ہیں وہ آپ کو خوشنما مظاہر
اور دل کش حرکات کے حاصل کرنے میں مدد بہم پہنچائیں گی۔
جب آپ کسی محفل یا تقریب میں جائیں تو کرسی پر بیٹھتے وقت
اپنی انگلیوں سے میز کو نہ کھٹکھٹائیے اور نہ اپنے پیر زمین پر زور
زور سے ماریئے۔ کیونکہ یہ حالت اور حرکت قلق و اضطراب
اور آپ کی نفسی کمزوری پر دلالت کرتی ہے۔ کرسی پر بیٹھنے کے بعد
ارتعاشی اور اضطراری حرکات کا مظاہرہ نہ کیجئے۔ دانتوں سے
اپنے ناخن نہ کتریں، کوئی چیز پڑھتے وقت یا لکھنے کے دوران
میں یا کوئی کام انجام دینے کی حالت میں نہ تو اپنی زبان دانتوں
کے درمیان کریں اور نہ اس کو منہ کے اندر موڑ دیں۔ بار بار
اپنی پلکیں نہ جھپکائیں اور نہ اپنی پیشانی پر شکن لائیں۔
آپ اپنے سے ان تمام انفعالی حرکتوں کو دور کر دیجئے جو ممکن ہے
کہ یہ آپ کی عادات بن جائیں۔ یہ تمام چیزیں آپ کے لئے
آسان اور سہل ہو جائیں گی جب کہ آپ اپنی شخصیت پر غور
کریں، آپ اپنے نفس کو مختلف آوازوں کے سننے اور ان کو

برداشت کرنے کا اس طرح عادی بنائیے کہ آپ کا نفس ان آوازوں
سے نہ تو اثر پذیر ہو اور نہ ہی بے چین و مضطرب۔ مختصر یہ کہ اپنے نفس
پر تسلط پائیے اور اس کو اپنا تابع و مطیع کر لیجئے۔

۲۔ ہم نے اوپر جو مشقیں پیش کی ہیں ان کا مقصد یہ ہے کہ آپ
اپنے نفس کو قوی کر لیں۔ اپنی اضطراری عضلی حرکتوں پر قابو
پالیں۔ اور اپنے جسم پر اختیاری افعال انجام دینے کو مسلط
کر دیں۔ ہم ذیل میں ان مشقوں کو بیان کرتے ہیں، جن کے ذریعہ
آپ عضلی حرکات کو اپنے ارادے کا تابع و مطیع کر کے
پیش کر سکتے ہیں۔

۱۔ ایک میز کے روبرو بیٹھ جائیے اور اپنی انگلیاں اس طرح
آپس میں ملائیے کہ انگوٹھا تمام انگلیوں کے اوپر رہے آپ
کے روبرو جو میز ہے اس پر اپنا ہاتھ اندرونی جانب سے
ٹیک دیجئے۔ اپنے ہاتھ کی مٹھی پر چند سکنڈ تک اپنی نظر جما دیجئے۔
پھر آہستہ سے اپنا انگوٹھا علیحدہ کر دیجئے لیکن شرط یہ ہے کہ آپ
اس عمل پر اپنی تمام تر توجہ مرکوز کر دیں۔ گویا کہ عمل بہت ہی اہم

ہے، نیز انگشت شہادت کو بھی آہستہ سے علیحدہ کیجئے۔ اس طرح درمیانی
انگلی پھر اس کے بازو کی انگلی، پھر چھنگلیا کو علیحدہ کریں اور انگوٹھے کو
بھی الگ کر لیں۔ یہاں تک کہ پوری ہتھیلی کھل جائے۔ پھر اس عمل کو
الٹ دیجئے اس طرح کہ چھنگلیا کو بند کیجئے۔ پھر اس کے بازو کی انگلی کو اور
اسی طرح تمام انگلیوں کو بند کرتے ہوئے انگوٹھے کو بھی بند کر دیں اور
پھر بدستور ہاتھ کی مٹھی تک لوٹا دیں۔ جیسا کہ وہ پہلے تھی۔ یعنی انگوٹھے
کو انگلیوں کے اوپر تک بند کر دیں۔ بعینہ یہی عمل اور مشق بائیں ہاتھ پر
کیجئے اور ہر دفعہ پانچ مرتبہ اس مشق کو دہرائیے۔ اور رفتہ رفتہ بڑھائیے۔
یہاں تک کہ دس مرتبہ بست و کشاد کے عمل تک پہنچ جائیں۔ اس میں
کوئی شک نہیں کہ یہ مشق آپ کے لئے پریشان کن اور تھکا دینے والی
ہے لیکن جو چیز اہم ہے وہ یہ ہے کہ آپ اس سے نہ اکتا جائیں کیونکہ
اس کے ذریعہ آپ اپنے التفات و توجہ کو ہر چیز پر خواہ وہ کسی نوعیت
کی کیوں نہ ہو مرکوز کر سکتے اور اپنے عقلی حرکات پر مسلط کر سکتے ہیں
اس پر نظر رہے کہ اس عمل کے دوران میں آپ اپنی انگلیوں کی
حرکتوں سے تغافل نہ برتیں۔

۲ — اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم ملایئے اور انگوٹھوں کو
علیحدہ رہنے دیجئے۔ کیونکہ یہ دونوں آپس میں کبھی دائیں طرف
اور کبھی بائیں طرف باہم ملاقی ہوتے رہیں گے۔ آپ کی تمامتر
توجہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے پوروں پر مرکوز ہونی
چاہیئے۔

۳ — اپنا دایاں ہاتھ اپنے شانے کے اوپر رکھیئے۔ آپکے انگوٹھے
اور باقی انگلیوں کو بجز انگشت شہادت کے جو ہمیشہ کھلی رہے
گی بند رہنا چاہیئے۔ آپ انگشت شہادت کو دائیں جانب سے
بائیں اور بائیں جانب سے دائیں جانب حرکت دیجئے اور اس کے
کنارے پر آپ کی توجہ مبذول رہے گی۔ آپ ان مشقوں کو اپنے امکان
بھر بکثرت انجام دے سکتے ہیں۔ ہم اس قسم کے مشابہ مشقیں ایجاد
کرنے کے لئے آپ کو آپ کی روشن فکر اور مہارت پر چھوڑتے ہیں
ان تمام میں اہم چیز یہ ہے کہ آپ اپنی تمامتر توجہ اس جز کی طرف
مرکوز و محصور کر دیں جس کو آپ اپنے جسم سے حرکت دے رہے ہیں
کبھی ایسا ہوگا کہ یہ آگاہی آپ کو اپنی توجہ سے برگشتہ بنا دے

اور آپ کو کسی ایسے دوسرے کام میں مشغول کرنے کے لئے اس سے رہائی
دلانے کی کوشش کرے جو جاذب فکر و نظر ہو۔ لیکن آپ اس کو ایسی حرکت
کر بیٹھنے کا موقع نہ دیجئے بلکہ آپ اپنے کو ایک ایسے شاگرد کے سامنے مدرس
خیال کیجئے جو کتاب کے صفحات پر نظر رکھتا ہو۔ آپ کا فریضہ اس وقت یہ ہو
کہ اس کو اپنے ملاحظہ میں رکھیں اور ماسوا سے نظر پھیر کر کتاب میں غائرانہ
نظر ڈالیے۔ اگرچہ سبق کتنا ہی پریشان کن اور تھکا دینے والا کیوں نہ ہو اس طرح
آپ کو اپنی عضوی حرکتوں پر اقتدارِ مطلق حاصل ہو جائے گا۔ اور آپ اپنے
اندر ارتکازِ فکر و عصرِ خیال کو قوی اور طاقتور کر لیں۔

۴ — ایک ایسی چیز لیجئے جو بہت ہی کم قیمت ہو، مثلاً کوئی قلم پنسل ہی
اٹھا لیجئے اس میں تقریباً ۵ منٹ تک یہ سمجھ کر کافی غور و فکر کیجئے
کہ گویا یہ بہت بڑی اہمیت کی کوئی چیز ہے۔ اپنی انگلیوں کے درمیان
اس قلم کو کئی بار الٹ پلٹ کیجئے اور غور کیجئے کہ یہ کس مادہ سے
بنایا گیا ہے کس غرض اور مقصد کے لئے تیار کیا گیا ہے اور کس طرح اس
کو استعمال کیا جائے۔ غور کیجئے کہ آپ کی زندگی کا بیشتر مقصد ماسوا کسی
اور چیز کے اس قلم کا مطالعہ اور اس کی تحقیق ہے۔ مختلف طریقوں سے

اس مشق کو انجام دیجئے مثلاً آپ کوئی ایک چیز اختیار کیجئے تاکہ آپ اس میں اس
طرح غور وخوض کریں کہ وہ ایک بیکار چیز ہے۔ اس کی کوئی قیمت نہیں یہاں
تک کہ آپ اس تھکان اور گھبراہٹ اور بے توجہی کا مقابلہ کریں جو آپ پر گرانبار
ہے۔ اور اپنی فکر کا مرتکز کرنے کے لئے جو کوشش اور جدوجہد آپ صرف
کر رہے ہیں وہ بیشتر اور عظیم ہوجائے۔

ہمارا خیال ہے کہ سابقہ مشقیں قارئین کے لئے کافی ہیں کہ وہ اسی قسم
کی مشقوں پر عمل درآمد کرتے رہیں۔ اور ان کے علاوہ اور مشقوں میں تنوع
اور جدت پیدا کریں۔ جو روزانہ ان کے حس و ادراک میں پیش آیا کرتی ہیں،
تاکہ وہ مخصوص شے پر اپنی فکر کو محصور و مرکوز کرنے اور اپنے خیال پر قابو حاصل
کرنے کی طاقت پیدا کرلیں۔ جب یہ تسلط حاصل ہوجائے گا تو اس کے
ذریعہ وہ اپنے نفس پر حکمرانی کریں گے اور اپنے خواہشات و میلانات کو اپنے
ارادے کا تابع و فرمانبردار بنا دیں گے اور پھر ان کو دوسرے لوگوں پر
اثر ڈالنے کے لئے استعمال کریں گے جب یہ ملکہ وہ حاصل کرلیں گے تو لازمی
طور سے وہ اپنی کارگاہِ حیات میں کامیابی اور دنیوی اعمال میں کامرانی سے
فیضیاب ہوں گے اور اپنی روزمرہ کی زندگی کو قابلِ رشک بنائیں گے۔

پندرھواں باب

حرفِ آخر

حقیقت کا طبعی ادراک، شخصیت کی پہچان حقیقت
کی تلاش کرنے والے کے لئے آگاہی، اخوت
انسانی، نہ فریب دینے والے ہو نہ فریب کھانے والے،
جس قوت کو آپ نے کسب کیا ہے اس میں افراط سے کام نہ لو۔

ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ جن اشخاص نے اس کتاب کے ابواب کو بہ نظرِ غائر توجہ
اور اعتنا کے ساتھ مطالعہ کیا ہے وہ اپنے اندر ہماری سابقہ اور پیشرو
حقیقت کے متعلق طبعی اعتقاد کو بڑھتے ہوئے محسوس کر رہے ہوں گے
ہم اس مختصر سی کتاب میں اور اس مخصوص زاویۂ نظر میں جس کا ذکر اوپر
ہوچکا ہے، صرف قارئین کی نظر کو ان ہم آہنگ اور معرکہ آرا واقعات

کی طرف مبذول کر سکتے ہیں، جن پر نفس اور ذات کی پہچان کی بنیاد ہے نیز
ہم بعض ایسی مشقوں کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں جن کا انجام دینا ان کے ذمہ
ضروری ہے۔ تاکہ ان کے اندر سوئی ہوئی قوت کروٹیں لینے لگے اور
جاگی ہوئی قوت نشو ونما پائے۔

ان حدود کی حد بندی ہمارے اس مقصد سے خارج ہے۔ جس کا
تتبع ہم نے اس کتاب میں کیا ہے۔ وہ مقصد یہ ہے کہ ہم عوام کے روبرو
ایک واضح اور جلی خاکہ کھینچ دیں جس کی بدولت وہ مقناطیسی اور تاثیرِ نفسی
کو اپنے روزمرہ کے کاموں میں اور زندگی کے واقعات میں استعمال
کرنے کی مشق کرتے رہیں۔

ہم زیادہ سے زیادہ یہ کہتے ہیں کہ ہر انسان کے اندر حقیقت
موجود ہے۔ یہ اس وقت اس کے روبرو اجاگر ہوتی ہے جب کہ وہ اس
حقیقت کو اس کی پوشیدہ گہرائیوں میں جنبش دے اور اپنے ارادے کے ذریعہ
اس کی نگرانی کرے۔ یہ کلی کی طرح بتدریج نشو ونما پائے گی۔ جب انسان اپنے
نفس کو پہچان لے گا تو اسے بہترین بدلہ نصیب ہوگا۔

یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح کھلی ہوئی ہے کہ آگ کے شعلہ کو جب

آپ بھڑکائیں گے تو اس کے بلند شعلے اور اس کی روشنی اس کے ارد گرد
کی تمام چیزوں کو گھیر لے گی۔

مکمل زندگی کے راستے میں آپ وقار و طمانیت کے ساتھ مسلسل چلتے رہنے
کی جلد کوشش کیجئے اور یہ یاد رکھئے کہ تیز رفتاری اور عجلت و مسابقت میں بہت
بڑا فرق ہے۔ اسی طرح ہیجان اور جوش اور ولولہ دو مختلف چیزیں ہیں قوت
اور شور و غوغا کبھی مساوی نہیں ہو سکتے۔

اس لحاظ سے جو شخص سرگرم صاحب ہمت باوقار اور ثابت قدم ہے وہی
اپنی منزل مقصود تک اس شخص کے مقابلہ میں بہت تیزی کے ساتھ پہنچ جائے گا
جو تلون پذیر مضطرب اور ڈانوا ڈول ہے۔

اس لئے طمانیت صبر جوش ولولہ اور وقار استقامت یہ تمام وہ
قوتیں ہیں جو کامیابی و کامرانی میں مدد دیتی ہیں دانشمند کبھی ایسی چیزوں سے گرانقدر
کام لیتا ہے جو نادان کی نگاہوں میں ناقابل اعتنا ہیں اس کی مثال ایسے پتھر کی ہے
جس کو معمار کمتر سمجھ کر پھینک دیتے ہیں لیکن وہی پتھر کبھی کنگرہ بن جاتا ہے
آپ اپنے اندر احساس کمتری کو کبھی دخل نہ پانے دیجئے کبھی اپنے نفس کو
حقیر و انکسار نہ تصور کیجئے کبھی آپ اپنی نسبت یہ خیال نہ کیجئے کہ آپ ذلیل

و خوار ہستی ہیں اپنی ذات اور اپنی شخصیت کے متعلق یہ نہ کہئے کہ آپ ایسے خطا کار
نامراد اور ناکام کی طرح ہیں جو ابدی ہلاکت کے مستحق ہے۔

ہرگز نہیں ہزار مرتبہ ہرگز نہیں۔ آپ تیر کی طرح سیدھے کھڑے ہو جائیے
اپنے قد و قامت کو سرو کی طرح کیجئے اور امیدوں آرزوؤں اور امنگوں سے لبریز
نگاہیں کئے ہوئے آسمان کی طرف دیکھئے اپنا سینہ کشادہ کر لیجئے اور طبعی خالص اور
پاکیزہ ہوا سے اپنے پھیپھڑے معمور کیجئے۔

آپ اپنے نفس سے یہ بیان کیجئے کہ آپ حیات ابدی کا ایک عنصر ہیں آپ
خلاقِ عالم کا ایک حسین شاہکار ہیں، اور آپ کے اندر زندگی کی الہامی ربانی کرنیں
درخشاں و رقصاں ہیں۔ آپ کو کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی اس لئے کہ آپ
ابدیت و ازلیت کا ایک جز ہیں۔

ایک عزم آہنی کے ساتھ نئے ولولے اور بے پناہ حوصلے کو اپنے قلب
میں سمائے ہوئے نئی قوت کے ساتھ جس کو آپنے حاصل کیا ہے اور جو آپکے قلب و دماغ
کے گوشوں میں دبے پاؤں داخل ہو چکی ہے آگے بڑھئے۔ سب سے پہلے آپکے نفس
کی جانب سے آپ پر جو فرض عائد ہوتا ہے اس کو انجام دیجئے پھر بنی
نوع انسان میں سے آپ کے جو دوست خویش و اقارب وغیرہ ہیں ان

کی طرف سے آپ پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ان کو پورا کیجئے۔

اخوتِ انسانی اور عالمگیر برادری سے پہلوتہی نہ کیجئے بلکہ یہ اقرار کیجئے
کہ تمام بنی نوع انسان ایک ہی خاندان کے افراد ہیں ایک ہی درخت
کی مختلف شاخیں ہیں

بنی آدم اعضائے یک دیگر اند　　　　کہ در آفرینش ز یک جوہر اند

اپنے ابنائے جنس کو فریب نہ دیجئے اور نہ یہ گوارا کیجئے کہ وہ آپ کو دھوکہ دیں اگر
آپنے کسی ایسی خواہش کی پیروی کی جو آپ کے ضمیر کے خلاف اور آپکے عقلی
فیصلے کے مناقص ہو تو اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ اس فعل کے ذریعہ آپ
صرف اپنے نفس ہی کو نقصان نہیں پہنچاتے بلکہ جس شخص کی آپنے خواہش و آرزو
کی پیروی کی ہے اس کو بھی آپ ضرور نقصان میں مبتلا کر دیں گے

آپ نہ تو کسی کے درپے آزار ہوں اور نہ اس کو کبھی یہ موقع دیں کہ وہ
آپ کے لئے وبالِ جان بن جائے

جب کوئی آپ کے دائیں گال پر طمانچہ مارے تو آپ اس کو بایاں گال
بھی نہ پیش کر دیجئے تاکہ وہ اپنی نفسیات پوری کرے اور مزید دست درازی
کرے بلکہ آپ اس گستاخی کی سزا کے مدِنظر اس کے طمانچہ رسید کیجئے۔ اور یہ

انتقام کسی کینہ و بغض کے جذبہ پر نہ ہوگا بلکہ تادیبی کارروائی ہوگی۔ جب وہ شخص آپ سے معافی مانگے تو آپ اس کو معاف کر دیجئے۔

لوگوں نے برائی کا مقابلہ نہ کرنے کے نظریہ کو غلط سمجھ لیا ہے لیکن اس مقابلہ کے معنی یہ ہیں کہ آپ اس کا مقابلہ جو کرتے ہیں اس میں بُرائی کا احساس یا جذبۂ انتقام کار فرما نہ ہو۔ بلکہ تادیب و اصلاح اس کا مقصد ہو۔ یہ نظریہ آپ سے اس امر کا طلب گار نہیں ہے کہ آپ قربانی یا صدقہ کا بکرا بن جائیں یا آپ خرگوش کی طرح بزدل ہو جائیں۔

جب آپ نے دوسرے شخص سے چشم پوشی کر لی کہ وہ آپ کو فریب دے تو آپ نے اس پر کسی قسم کی بھلائی اور احسان نہیں کیا کیونکہ آپ کا فریضہ یہ ہے کہ آپ نمونہ بن کر مثالی طریقہ سے اس فریب دہی کے حدود کو اس کے ذہن نشین کر دیں۔

ہم یہاں وہ حقیقی رسوائیاں اور کمزوریاں بیان کریں گے جو گاہے بگاہے آپ کو لاحق ہو جایا کرتی ہیں لیکن ہم فضول رسوائیوں اور مہمل احساسات سے بحث نہیں کریں گے جیسا کہ ایک مکھی نے یہ خیال کر لیا کہ وہ ہاتھی بن گئی ہے۔

حسد و کینہ کو ذرا بھی موقعہ نہ دیجئے کہ وہ آپ کے دل میں گھر کرلے۔

آپ اپنی راہ پر گامزن رہیں، درآنحالیکہ نعمتِ خداوندی سے آپ کا دل زاد راہ اختیار کرتا رہے۔

جب آپ اپنے نفس کا اور غیروں کا احترام کریں گے تو لوگ بھی آپ کی تعظیم و تکریم کریں گے اور آپ کو ان کے درمیان اچھا مقام حاصل ہوگا جو کتا اپنے گھر کے روبرو وقار و تمکنت کے ساتھ ٹہل رہا ہو اسے رہ گذروں کی ٹھوکروں سے خوف نہیں بخلاف اس کے جو حریص اور سرکش کتا ہر رہ گذر پر حملہ کرنے کے لئے اچکتا ہے، تو اسے اپنا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

ایک قدیم مفکر نے انسانی فریضہ حیات کا خلاصہ ایک ایسے جملہ میں بیان کر دیا ہے جس کو سنہری حروف میں ہر دروازے پر کندہ کرانے کی ضرورت ہے۔ وہ خلاصہ یہ ہے کہ

"کسی کو ضرر نہ پہنچاؤ، ہر شخص کو اس کا مخصوص پیدائشی حق ادا کرو"

اگر ہر شخص اس زرین اصول پر اپنی زندگی میں اور اپنے تمام افعال و اقوال میں کاربند ہو تو قید خانے معمور نہ ہوتے وکیلوں کی کثرت حشرات الارض کی طرح نہ پھیلتی۔ عدالتوں میں دعویداروں کا ہجوم چھٹ جاتا۔ بلکہ زندگی جنت الفردوس کا نمونہ ہوتی۔

آپ کوشش کیجئے کہ اس بیش بہا اصول کو اپنی زندگی کے تمام کاموں کے ہم آہنگ کر دیں۔

اس کتاب میں جن تعلیمات و اصول اور مشقوں کو بیان کیا گیا ہے اگر ان میں بعض کو آپ سمجھ نہ سکیں یا ان میں کوئی دشواری آئے تو ناامید نہ ہو جائیں بلکہ دوبارہ سہ بارہ ان کو بہ نظر غائر پڑھیں تو آپ کے روبرو اس کتاب کے اغراض و مقاصد منکشف ہو جائیں گے اور آپ بآسانی اس کے معنے کی گہرائیوں تک پہنچ جائیں گے لیکن اس کے لئے ہمیشہ یہ اصول پیش نظر رکھئے کہ کسی چیز پر غور کرنے سے پیشتر جسمانی و نفسی و حرکات و عضلات کو ساکن و بے حس کریں تاکہ مکمل سکون کا آپ پر غلبہ ہو۔ اس انتظار میں نہ بیٹھے رہیئے کہ آپ کی بصیرت روشن ہو جائے گی۔ بلکہ آپ فکر و بصیرت کے بند دروازے کھٹکھٹائیں تو وہ آپ کے لئے کھول دیئے جائیں گے معرفت و حقیقت کی تلاش و جستجو کیجئے تو وہ مجسم شکل و صورت میں آپ کی نگاہوں کے سامنے جلوہ گر ہو جائے گی۔

ختم شد